زیارت وارثہ

خمسہ مجالس (2008ء)

علامہ حافظ تصدق حسین لاہور

بمقام: امام بارگاہ امام بخاری ہاؤس 17-E-1 گلبرگ 3، لاہور

پیشکش

فخرِ لیلیٰ

ناشر

بقیۃ اللہ پبلیکیشنز گجرات

Cell: 0333-3360786

Presented by Ziaraat.Com

نام کتاب : زیارتِ وارثہ
مجموعہ تقاریر : علامہ حافظ تصدق حسین لاہور
پیشکش : فخرِ لیلیٰ
اہتمام اشاعت : سگ درِ بتولؑ مخدوم سید فخر امام کاظمی
ٹائٹل ڈیزائنگ : Murshad Graphics
کمپوزنگ : Khushi Graphics
اشاعت اوّل : جون 2015ء
ہدیہ : -/250 روپے
ناشر : بقیۃ اللہ پبلیکیشنز گجرات
Cell: 0333-3360786

ملنے کا پتہ

- ☆ افتخار بک ڈپو لاہور 0423-7223686
- ☆ القائم بک ڈپو کربلا گامے شاہ لاہور۔ 0336-4761012
- ☆ مکتبہ الحسین ابدالی روڈ، ملتان
- ☆ اسد بک ڈپو قدم گاہ مولا علیؑ، حیدر آباد
- ☆ رحمت اللہ بک ایجنسی، کراچی
- ☆ بخاری بک ڈپو، کروڑ لعل عیسن، لیہ 0306-8668516

Presented by Ziaraat.Com

فہرست

عرضِ ناشر	4
کلام	5
جلائے درد	6
دُعا امامِ زمانہؑ	8
مجلس نمبر 1	9
مجلس نمبر 2	43
مجلس نمبر 3	68
مجلس نمبر 4	97
مجلس نمبر 5	120

Presented by Ziaraat.Com

عرض ناشر

یا علیؑ مدد　　　　مولا ناصر الانبیاء علیہ السلام مدد

قارئین جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مقصرین عظمت آلِ محمد علیہ الصلوات والسلام کم کرنے کیلئے دن رات کتابیں لکھ رہے ہیں اور تقریریں کر رہے ہیں۔ لیکن جو مومنین عظمت آلِ محمدؐ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں وہ ان مقصرین کو بھانپ گئے ہیں اور ان سے نفرت کرتے ہیں۔

رئیس الحفاظ علامہ حافظ تصدق حسین (لاہور) کا نام کسی بھی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ زیر نظر کتاب زیارت وارثہ بتانے کا صرف یہی مقصد ہے کہ جو لوگ یہ خمسہ مجالس نہیں سن سکے، وہ اس کو کتابی شکل میں لیکر پڑھیں اور اپنی علمی پیاس بجھائیں۔

ہر چند کوشش کی گئی ہے کہ کتاب معیاری بنے لفظی اور مشینی غلطیوں سے پاک رہے۔

میں ناچیز صرف یہی کہوں گا۔۔۔

میرا شیوہ حق پرستی اور دنیا حق فروش

میں کہاں لے جاؤں ؟ اپنے میثمی کردار کو

(سگ درِ بتولؑ)

مخدوم سید فخر امام کاظمی

Presented by Ziaraat.Com

کلام

سیدہ خوش بخت کاظمی گجرات

لکھنے جو بیٹھوں کبھی کوئی تقدیر کی بات
فکر ہوتا ہے کہ اِس میں غمِ حسینؑ رقم ہے

کیوں نہ کہوں اِسے معجزۂ حسینؑ
کہ جس کے غم میں ہر سُکھ پھیکا لگتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

جلائے درد

درد جب دِل میں جڑیں اپنی لگا دیتا ہے
دِل میں اِک آگ کا طوفان جگا دیتا ہے

آدمی گھلتا ہے گھلتا ہی چلا جاتا ہے
یہ تو فولاد کے اعصاب جلا دیتا ہے

خواہشیں راکھ کا اِک ڈھیر سی بن جاتیں ہیں
حرفِ اُمید بلوحِ دِل سے مٹا دیتا ہے

غم کی ضربوں کے تسلسل سے بشر کو پھر سے
زندہ رہنے کے نئے ڈھنگ سکھا دیتا ہے

غم برا لاکھ سہی اس میں یہ اچھائی ہے
روحِ انساں کو یہ مضبوط بنا دیتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

پیدا ہو جاتی ہے انساں میں صلاحیت صبر
طاقت ضبط کو اک رنگ نیا دیتا ہے

گل صفت شخص کے رُخسار سے شبنم دھو کر
سُرخ فولاد کے انداز و ادا دیتا ہے

شبنمی اشکوں کو لاوے کی حرارت دے کر
زردیِ رخ کو شفق زار بنا دیتا ہے

جینا آجاتا ہے انساں کو بہ اسلوب جدید
خواہش مرگ میں جینے کا مزا دیتا ہے

جعفرؔ اک مغربی دانا نے ہے کیا خوب کہا
جس کے ہر غم میں بھی اندازِ خوشی ہوتا ہے

دَرد سے لُطف جو لیتا ہے مزے لیتا ہے
یا وہ پاگل ہے یا خالق کا وَلی ہوتا ہے

کلام

عارفِ ربانی واقفِ اسرارِ یزدانی
مخدوم سید جعفر الزمان نقوی البخاری

Presented by Ziaraat.Com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰتُكَ
عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰبَآئِهٖ طَاهِرِيْنَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ
وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِّنْ سَاعَاتِ لَيْلِ
وَالنَّهَارِ وَلِيًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّ
دَلِيْلًا وَّعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ
طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلًا

Presented by Ziaraat.Com

پہلی مجلس:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا وارث ادم صفوۃ اللّٰہ

السلام علیک یا وارث نوح نبی اللّٰہ

السلام علیک یا وارث ابرا ہیم خلیل اللّٰہ

السلام علیک یا وارث موسی کلیم اللّٰہ

السلام علیک یا وارث عیسٰی رُوح اللّٰہ

السلام علیک یا وارث محمد حبیب اللّٰہ

السلام علیک یا امیر المو منین ولی اللّٰہ۔

یہ ہمارے پانچ درس انشاءاللہ صرف زیارتِ وارثہ

سرکار امام حسینؑ علیہ السلام پر ہوں گے۔

وارثہ وراثت سے ہے کہ ان تمام کا جن کا ابھی ذکر ہوا ہے ان کے وارث کو حسینؑ کہتے ہیں، یہ زیارت وارثہ کہلاتی ہے کوئی وراثت ہے جس وراثت کا اِس زیارت میں اعلان کیا جارہا ہے اور وہ وراثت جب سے عصمت چلی ہے یہ وارث ہے۔

جب ورثہ عصمت ہے تو وارث کو کیسا ہونا چاہیے، .

توجہ فرمائیں۔۔۔!

یہ بہت ہی مبارک زیارت ہے اس کے بارے میں ہے کہ اگر کوئی شخص اسے تواتر سے پڑھے تو اُسے 10 حج اور 10 عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سرکارؑ فرماتے ہیں۔

جو اِسے یوم عرفہ پڑھے۔

یہ جو دس تاریخ آتی ہے اس سے پہلے جو ۹ ذی الحجہ ہوتا ہے اس کو کیا کہتے ہیں ؟

یوم عرفہ۔

عرفہ سے نکل کے جب منیٰ میں آتے ہیں

اس منیٰ میں جو کچھ وہاں ۹ ذی الحجہ کو پڑھا جاتا ہے اس کو کہتے ہیں یوم عرفہ۔

فرمایا :

جو اس یوم عرفہ میں اِس زیارت وارثہ کو پڑھے اسے ہزار حج کا ثواب ملتا ہے۔

خُدا جانے۔۔۔!

1000 حج کا وقت دیکھ لیں اور اِس زیارت وارثہ کے وقت کا تناسب کریں۔

دیکھئے !

ہزار حج کے لئے ہزار سال چاہئیں، ہر سال کے بعد حج ہوتا ہے، جب ہزار حج ہوگا تو ہزار سال چاہیں۔تو ہزار سال کی عبادتیں جس کے دس منٹوں کے برابر ہوں۔

اس وارث کو حسینؑ کہتے ہیں۔

صرف ہزار حج نہیں بلکہ اس میں ہزار عمرہ بھی ہے اور اس میں ہزار جہاد بھی ہیں۔

اللہ جانے جہاد کا وقت تو معین ہوتا نہیں،

جب اَمرِ امامؑ ہوتا ہے تب جہاد ہوتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اگر ساری زندگی میں بھی ہزار جہاد ہو، جو ایک زیارت ساری زندگی کے ثواب پہ بھاری ہو اُسے زیارت وارثہ کہتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اتنی اس زیارت کاملہ کی فضیلت ہے، اس فضیلت میں سب سے پہلے جو لفظیں صَرف ہوتی ہیں انھیں لفظوں کو مَیں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

ارشاد ہوتا ہے **اســلامُ علیکَ** ۔ سلام ہو آپ پر جب **عـلـیـک** ۔ کہیں گے تو جس کو سلام کیا جارہا ہوتا ہے اُس کا سامنے ہونا ضروری ہوتا ہے۔

اب پڑھنے والے ساری کائنات میں مومن پڑھیں گے۔

اور جس کو پڑھا جارہا ہے وہ مرکز ایک ہے۔

غور فرمائیں۔۔۔!

• جو عالمین کا ایک مرکز ہو اور ہر ایک کے سامنے ہو اُسے حسینؑ کہتے ہیں۔

مرکز تو ایک ہی ہوگا نہ۔

پڑھنے والے کوئی کہیں سے پڑھے گا کوئی کسی سمت سے پڑھے گا کوئی کسی طرف سے پڑھے گا، ان تمام کا مرکز کون ہوا۔۔!

امام حسین علیہ الصلوات والسلام،

السلام و علیک سلام ہو آپؑ پر ۔

یا وارث آدم صفوۃ اللّٰہ ۔

اے آدم علیہ السلام کے وارث،

توجہ فرمائیں۔۔۔!

سرکار آدمؑ کے وارث کیسے ہیں ؟

سب سے پہلے کن کے وارث ہیں، جناب آدم علیہ السلام،

وارث ہیں، وارث کیسے وارث ہیں ؟

Presented by Ziaraat.Com

جنہوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ تک نہیں کیا اُن کے وارث کیسے ہیں۔

سجدہ تعظیمی نہیں کیا نہ جنہوں نے سجدہ نہیں کیا تو نہ کرنا دلیل ہے یہ ملائکہ سے بھی افضل ہیں۔ جناب آدمؑ سے بھی افضل ہیں۔

انہوں نے سجدہ نہیں کیا سجدہ نہ کر کے بھی وارث کیسے ہیں۔

دیکھنا یہ ہے وارث کیسے ہیں۔ اس پر بحث کرتے ہیں۔

آدم صفوۃ اللہ۔

اے آدمؑ کے وارث۔ جو اللہ کے صفوا کے معنی (چنے ہوئے) ہیں۔

ان اللہ اصطفی آدم و نوحاً۔

تو یہ چنے ہوئے ہیں منتخب ہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جہاں سے انتخاب شروع ہوا وہاں سے ان کی وارثت شروع ہوئی جہاں سے منصب نبوت شروع ہو۔!

جہاں ان کی وارثت شروع ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے ان کی وراثت مادی نہیں ہے، رُوحانی ہے۔

توجہ چاہیے۔۔۔!

کہاں سے ان کی وراثت شروع ہوئی **آدم صفوۃ اللہ۔**

جناب آدم علیہ سلام جو اللہ کے صفوا معنی (صفا) سے ہے

(صفا) کے معنی چنے ہوئے۔ استفا جب ہوتا ہے تو چنے ہوئے میں آتا ہے۔

چنے ہوئے۔ ہم اُس پہ بحث نہیں کرتے۔

چنے ہوئے ہیں آدم علیہ السلام کے وارث ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اسلام علیک یا وارث نوح نبی اللہ۔

ہزار سال کے بعد جناب نوح آتے ہیں وہ نوحؑ کے بھی وارث ہیں۔

معلوم ہوتا ہے ان کی وراثت جاری ہے۔

جو بھی جتنا بھی جس کا عہدہ بڑھتا جائے گا ان کی وراثت کا مقام بھی وہی ہے۔

جناب آدمؑ نبی ہیں رسول نہیں ہیں۔

جناب نوحؑ نبی بھی ہیں رسول بھی ہیں۔

یہ نبیوں کے بھی وارث ہیں رسولوں کے بھی وارث ہیں دونوں کے وارث ہو گئے۔

اچھا جناب۔۔۔۔

جناب نوحؑ کے بھی وارث ہیں، نوحؑ کے بعد۔

اسلام یا وارث ابراھیم خلیل اللہ۔

جو جدِ انبیا ہیں، ان کے بھی کیا ہیں وارث جناب ابراہیمؑ کے بھی وارث ہیں،

ابراہیمؑ خلیل اللہ، معلوم ہوتا ہے یہ خلیل نہیں ہیں۔

غور فرما رہے ہیں۔۔۔

ابراہیم خلیل اللہ۔ سرکار ابراہیمؑ کے کیا ہیں وارث ہیں۔

ابراہیم خلیل اللہ۔

اَب دیکھیں۔

یہ رسالت دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے۔

یہ عصمت دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے۔

ایک جناب اسحاقؑ کی لڑی میں اور ایک اسمٰعیلؑ کی لڑی میں۔

Presented by Ziaraat.Com

جنابِ اسحاقؑ کے لئے پھر **اسلام علیک یا وارث۔**

معلوم ہوتا ہے یہ نبوت جدھر بھی ہوتی ہے جناب اسحاق میں جاتی ہے تو بھی وارث یہ ہیں جناب اسمٰعیلؑ میں آتی ہے تو بھی وارث یہ ہیں۔

جناب ابراہیمؑ کے وارث کون ہیں۔ جناب حسین علیہ السلام۔

اُن کے وارث کے بعد آتا ہے۔

اسلام علیک یا موسیٰ کلیم اللہ۔

موسیٰؑ کلیم اللہ جو ہیں۔ اُن کے بھی وارث کون ہیں۔

امام حسین علیہ السلام۔

آگے ہے **اسلام علیک یا وارث عیسٰی رُوح اللہ۔**

سرکار عیسیٰ علیہ السلام کے بھی وارث ہیں، امام حسین علیہ السلام، جناب ابرہیمؑ کی مرکزیت جہاں تک چلی جارہی ہے۔

وہاں بھی وراثت ان کی ہے۔

جب سے ابتدا ہوئی ہے تبھی سے وراثت اِن کی چلی آرہی ہے۔

اَب جناب اسمٰعیل کی وارثت سے سرکارِ دو عالم

اسلام علیک یا وارث محمد حبیب اللہ۔

سرکارِ دو عالم کے کیا بنے ؟

وارث !

سرکار دو عالم ہیں خاتم المرسلین۔

اَب لگتا ہے جو جزوی وراثتیں جہاں تھوڑی تھوڑی تھیں سمٹ کے حقیقتِ محمدیہ میں

Presented by Ziaraat.Com

آ کے ذم گئیں۔

اَب ساری وراثتیں جو آہستہ آہستہ تھیں وہ اَب کن میں آ کے سمٹ گئی۔

رسول خداؐ میں۔

بحث کریں گے اس میں جب اُن میں آ گئی تو مرکز کون بنا، سرکارِ دو عالم۔

تو سرکارِ دو عالم کے وارث کون ہیں؟

جناب امام حُسین علیہ السلام

اسلام و علیک یا وارث محمد حبیب اللہ۔

توجو فرمائیں۔۔!

سرکارِ دو عالم کے بھی وارث معلوم ہوتا ہے وراثت ابھی جاری ہے۔

رسولؐ کے بھی وارث ہیں۔وارث

دیکھیں گے کہ نواسہ ہو کے وارث کیسے ہیں۔

اور آگے جا کے فرماتے ہیں۔

اسلام علیک یا وارث امیر المومنین ولی اللہ۔

سلام ہو تم پر اے اللہ کے ولی **یاامیر المومنین۔**

جناب علی علیہ السلام کے تو بیٹے ہیں۔

معلوم ہوا۔۔۔۔وراثت جناب آدمؑ سے چلی، جناب علی علیہ السلام پہ مکمل ہوئی۔

کہاں سے چلی ہے وراثت آدمؑ سے، چل کہ کہاں تک پہنچی۔

سرکارِ علی علیہ السلام تک۔

تو معلوم ہوا یہ تمام کے وارث ہوتے ہوتے اپنے باپ کے بھی وارث ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

سرکارِ دو عالم کے بھی وارث ہیں۔

نبوتوں کے بھی وارث ہیں۔

اور امامت کے بھی وارث ہیں۔

اب یہاں آ کے وراثت کیا ہوئی۔۔؟

مکمل۔

اب جب مکمل ہوئی تو بات تو طے ہوگئی۔اب بات مکمل ہوئی اور وارث ہوئے امام حسین علیہ السلام۔

اَب جو وراثت ہوئے امام حسین علیہ السلام۔

اَب جو وراثت چلے گی نسلِ امام حسین علیہ السلام سے آگے بڑھے گی۔

اَب جو امامت چلے گی وہ حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام سے نہیں چلے گی۔

وہ کن سے چل رہی ہے امام حسین علیہ السلام سے،

اور جب 12 واں آئے گا،

تو اُس بارویں پہ جا کے یہ وراثت ہر اعتبار سے مکمل ہو جائے گی۔

اب امام حسین علیہ السلام کیا ہوئے۔

"آگے کیا ہے **اسلام علیک یا بن نبی مصطفیٰ۔**

اے محمد مصطفیٰ ؐ کے بیٹے۔

دیکھیں بیٹے کہا جا رہا ہے۔محمد ؐ کے بیٹے کا لفظ آیا ہے، محمد ؐ کے بیٹے۔

السلام علیک یبنا نبی مصطفیٰ

السلام علیک یبنا علی مرتضیٰ۔

Presented by Ziaraat.Com

جس کی اہلیت بیک وقت 2 معصومینؑ کی طرف منسوب ہو اُسے حسینؑ کہتے ہیں۔

السلام علیک یبنا محمد مصطفیٰ

اسلام علیک یبنا علی مرتضیٰ

السلام علیک یبنا فاطمہ الزھرہ۔(صلوٰۃ)

جب سے یہ وراثت چلی اور پھر اُس وراثت کے بعد سلام شروع ہوا۔

سرکارِ دوعالم یہ سلام حضور یہ سلام **السلام علیک یبنا محمد مصطفیٰ السلام علیک یبنا علی مرتضیٰ۔**

مجھے ایک جملہ کہنا ہے وہ آپ سمجھ جائیں گے۔

السلام علیک یبنا فاطمۃ الزھرہ۔

یہاں پر پہنچ کر بی بیؑ پاک کے بیٹے کا سلام کہہ کر اب ہم سلام کیا کہتے ہیں۔

اسلام علیک یبنا خدیجۃ الکبریٰ۔

معلوم ہوا جو معیارِ عصمت پیچھے چلا آرہا ہے یہاں بھی کم نہیں۔

بی بی پاکؑ کا نام آیا یا نہیں آیا۔بی بیؑ پاک کے بعد خدیجۃ الکبریٰؑ اگر ان سلاموں کے درمیان کوئی اور لفظ ہوتی۔پھر تو ہم معیارِ جناب خدیجہ کچھ کم سمجھتے۔

مَیں کیا کہہ رہا ہوں ہم تو لفظوں کو دیکھیں گے۔

اگر کوئی اور لفظ ہوتی بی بی پاکؑ کے لئے پھر تو ہم معیار جناب خدیجہ الکبریٰ بحوالہ عصمت کم سمجھتے۔

لیکن یہاں بھی برابر کا سلام ہے۔تو اب مخصوص عصمت تو ہے مخصوص ان چودہؑ کے لئے۔مگر جو مرکزِ عصمت کا بھی مرکز بن کر آئے اُسے خدیجہ کہتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

کم سے کم اِتنا تو ہمیں سمجھنا چاہیے کہ

جنابِ **خدیجۃُ الکبریٰ** کو بھی اس سلام میں شامل کیا گیا۔

اسلام علیک یبنا خدیجۃ الکبریٰ۔

ٹھیک ہو گیا بی بی پاک ؑ بھی اس میں شامل ہیں۔

تو اب امام حسینؑ کی نسل مبارک سے کیا چلی امامت۔

اَب وراثت امام ؑ در امام ؑ چلتی ہوئی آخر امام تک پہنچے گی،

تو اب امام حسین ؑ کن کے وارث ہیں؟

انبیاء اور مرسلین کے۔

تو جب بارھواں آئے گا وہ کن کے وارث ہوں گے؟

وہ صرف انبیاء کے نہیں ہوں گے۔ کیونکہ انبیاء کے تو امام حسینؑ ہیں، مرسلین کے بھی امام حسین ؑ ہیں لیکن یہاں مَیں ایک جملہ کہوں امام حسینؑ وارثِ آلِ محمد نہیں ہیں۔

امام حسین ؑ وارثِ انبیاء ہیں و مرسلین ہیں وارثِ آلِ محمد ؐ نہیں ہیں۔

یہی سے تو آلِ محمد ؐ شروع ہوتا ہے۔ آلِ محمد ؐ کہاں سے شروع ہوتا ہے ؟

جناب امام حسین علیہ السلام اور امام حسن علیہ السلام سے۔

پہلے تو آلِ عمران ہیں اور آلِ ابراہیم ؑ ہیں۔

اس سے پہلے تو رسولِ خُدا آلِ ابراہیم ؑ ہیں، جناب علی آلِ ابراہیم اور آلِ عمران ہیں۔

حضورِ خُدا کیا ہیں آلِ ابراہیم۔ جناب علی ؑ کیا ہیں۔

آلِ ابراہیم اور آلِ عمران۔ جناب علی ؑ کے دو عہدے ہیں، یہ دو عہدے ہونا دلیل ہے کہ مَرد کا ایک عہدہ بڑا ہونا چاہیے۔

Presented by Ziaraat.Com

اگر رمز کی بات مَیں کہوں، تو یہ سمجھنا ہے سرکارؐ بھی آلِ ابراہیم لیکن جناب عبداللہ کیا ہیں؟

آلِ ابراہیم جناب ابوطالبؑ کیا ہیں، آلِ ابراہیم۔ برابر حصہ ہے یا نہیں ؟

برابر جب سرکارِ دوعالم آئے تو سرکارِ دوعالم فقط آلِ ابراہیم ہیں،

آلِ عمران نہیں ہیں۔

معلوم ہوا جناب علیؑ کا ایک عہدہ آلِ عمران کا بلند ہو گیا۔

بہت بڑی بات ہے۔ آپ کیا سمجھ رہے ہیں؟

آلِ ابراہیمؑ کے بعد جو آلِ عمران آئے، اُسکا مرتبہ کم ہو گا یا پست ہو گا۔

آل کے برابر میں آل۔

جو ابراہیمؑ سے مرتبہ بلند لے کے آئے اُسے عمران کہتے ہیں۔

آلِ عمران میں کون ہے جناب علی علیہ السلام۔

یہ انتخاب الٰہی ہے اگر یہ نہ ہوتے تو جناب علیؑ کہاں سے آتے،

جناب علیؑ انبیاء میں سے تو آئیں گے نہیں۔

انبیاء میں سے تو سرکارِ دوعالم آگئے۔ نبوت کے کمال کو مصطفیٰ کہتے ہیں۔

ولایت کے کمال کو علیؑ کہتے ہیں۔

اَب جتنے آئیں گے علی علیہ السلام کے حوالے سے وَلی ہوں گے۔

ادھر سے ولایت چلے گی ادھر سے نبوت چلے گی۔

اب نبوت کے اختتام کو فاطمہؑ کہتے ہیں۔

ولایت کی انتہا کو علیؑ کہتے ہیں۔

اَب اللہ نے ان آلِ ابراہیمؑ و آلِ عمران کو جو ملایا، اب آگے کیا چلے گی۔ آلِ محمدؐ۔

Presented by Ziaraat.Com

تو آلِ محمد امام حسن علیہ السلام امام حسین علیہ السلام ہیں۔

ابھی تو آلِ محمدؑ ابھی باقی ہے جو آلِ محمدؐ کا وارث ہوگا آخری ہوگا۔

امام حسینؑ نہیں ہونگے۔

آلِ محمدؐ کا وارث امام حسینؑ کا لقب مبارک نہیں ہوگا۔

وارثِ آلِ محمدؐ کون ہوں گے ؟ امام زمانہؑ

جو سرکار کی نسل مبارک سے چونکہ یہ وارث ہیں، تو لہٰذا آخری جو وارث ہوگا وہ نسلِ امام حسین علیہ السلام سے، وہ وارثِ انبیاء بھی ہوگا۔ وارثِ المرسلین بھی ہوگا۔

اَب آپ کو خوشخبری سُنا کے آگے بڑھیں وارثِ المومنین بھی ہوگا۔

وہاں جا کے مومن اپنے کمالِ معیارِ ایمان پر پہنچے گا۔

اب تو ہم اب بھی مومن ہیں، مگر وہ ہمارا کمالِ معیار ایمانی ہمیں معلوم نہیں ہے۔

وہاں ہر کمال ہی ہمیں معلوم ہوگا۔ کوئی کمال ایسا نہیں ہے جو امام زمانہؑ کے وقت میں مومن کو وہ کمال نہ مل گیا ہو۔

کیونکہ دین کو ہر اعتبار سے کمال ملنا ضروری ہے۔ اور وہ کمال ملے گا مومنین کے حوالے سے اور مومنین کو ملے گا امام زمانہؑ کے حوالے سے پھر کوئی کمال ایسا نہیں رہ گیا ہوگا۔ جو اُس وقت موجود نہ ہو۔

جب اُس وقت ہر کمال موجود ہوگا۔ اُسی کا نام ہوگا۔

ان دین ان اللہ اسلام۔

وہ ہوگا اللہ کا پسندیدہ اسلام۔ اب امام کیا ہونگے وارثِ المومنین۔ پھر وارث المومنین کے بعد اور عہدہ کیا ہوگا۔ وہ کل بیان کریں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

وارثِ المظلومین ۔انتقام کون لے گا ؟

انبیاء کا انتقام امام حسین علیہ السلام نہیں لیں گے۔

یہ وارث انبیاء ہیں ختم انبیا ہیں ۔انتقام لینے والے نہیں ہیں۔

تو اَب انبیاء کا بدلہ کون لے گا۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف۔ امام حسینؑ نہیں۔

حالانکہ کہ بدلہ وارث لیتا ہے غیر کو حق ہی نہیں ہوتا بدلہ لینے کا۔

بارہویں کا انبیاء کا بدلہ لینا دلیل ہے یہی مذہب حقہ ہے۔ان کا بارھواں امام موجود ہے یہ کون ہیں کن کے لیں گے بدلے۔۔انبیاء کے۔

اب انبیاء تو معلوم ہی نہیں ہے ان کے نام تک ہمیں معلوم نہیں ہیں اُن کے حالات تک ہمیں معلوم نہیں ہیں۔

لیکن جو بدلہ لے گا اُس کا بدلہ لینا دلیل ہے کہ ہر نبی کو جانتا ہے،

وفات کو بھی قاتل کو بھی۔وہ بدلہ کون لیں گے امام زمانہؑ ۔بلند تر صلوٰۃ۔

امام حُسین وارث ہیں ۔وارث ہمیشہ اُس کا ہوتا ہے کوئی اُس سے پہلے مالک ہو۔وہ شے چھوڑ کر جائے ۔کوئی ورثہ چھوڑے کہ اُس کی اولاد کیا بنے اسکی وارث جناب آدمؑ کے وارث ہیں ۔ایک ہوتا ہے مالک۔تھوڑی سی توجو فرمائیں!

ایک ہوتا ہے مالک ایک ہوتا ہے وارث۔

مالک کے لئے ہوتا ہے دو صورتیں ہوتیں میں مالک کی۔

پہلی صورت کیا ہوتی ہے۔مالک کیسے بنتے ہیں کسی شے کے ؟

ابھی کل دنبے خریدے ہونگے ۔ایسے تو جا کے کسی کا بکرا ذبح نہیں کریں ہوگا،

Presented by Ziaraat.Com

مالک وہ ہوتا ہے جو خود جا کے خریدے اور خود جا کے قیمت اُدا کرے۔خود خریدے معلوم ہوتا ہے خریداری میں بھی مالک ہو سکتا ہے۔اور خرید وہی کرتا ہے جو خود مالک نہ ہو۔

مَیں بہت بڑی بات کر رہا ہوں اگر مَیں اشارہ کر دوں تو پھر آپ کو سمجھ آ جائے گی۔ مالک کب بنتا ہے جب کوئی شے خریدے۔اور خرید کر اُس کی قیمت دے۔بغیر قیمت کے خریداری درست نہیں ہوگی۔کیونکہ شرائط میں ہے قیمت برابر کی تھی۔ قیمت برابر کی دے۔اور پھر برابر کی اسے دے کے خرید کر پشیمان نہ ہو۔دیتے وقت زیادہ دے لیتے وقت کم لے یہ حکم ہے کہ دیتے وقت زیادہ دے لیتے وقت کم لے۔

یہ شرائط ہیں تجارت کے۔

تو جب خرید کر کے مالک ہوتا ہے تو معلوم ہو گیا اسکو کہتے ہیں مالکِ اول۔جو شے خود خریدے اور خرید کر قیمت بھی دے۔پھر وہ کیا بن جاتا ہے اُس کا مالک۔تو وہ کیا شے بن گئی۔اُس کی ملکیت۔وہ مملوبنی۔

اور دوسرا ہوتا ہے مالک جو خود کسی شے کو بنائے۔

بنانے والا بھی مالک ہوتا ہے۔اب خود تھوڑا تھوڑا میرے ساتھ ذہن ملائیں دلیل میرے نزدیک آ رہی ہے۔وہ ہی دلیل دے کے جناب آدمؑ کی طرف آتے ہیں۔ ایک تو مالک ہوتا ہے خریدے اور قیمت دے پھر وہ مالک ہوتا ہے اسکو کہتے ہیں مالکِ اوّل۔اور ایک ہوتا ہے کہ خود بنائے۔خود جب بنائے گا۔تو بنانے والا کیا بنے گا۔اُس کا۔کیونکہ اُسی نے تو بنایا ہے دوسرا کوئی صلاحیت ہی نہیں رکھتا بنا سکنے کی، ہے ہی وہ ہی پہلا بنانے والا۔

Presented by Ziaraat.Com

تو بنانے والے کی حیثیت ہے وہ کیا بنے گا۔؟

اُس کا مالک۔ جب وہ مالک بنے گا تو پھر وہ جو شے بنائی جائے گی وہ چیز ملکیت ورثہ ہوگی۔ تو اب جو بنانے والے کی اُولاد ہوگی۔ اُس ورثے کی مالک ہوگی۔ تو اب جو بنانے والے کی اُولاد ہوگی۔ اُس ورثے کی مالک ہوگی۔

اَب دلیل ہوا کہ آدمؑ کو بنانے والا بھی علیؑ ہے۔۔۔۔۔(نعرہ حیدری)

خریدا تو جناب آدمؑ کو جناب علیؑ نے نہیں یہ تو پھر بعد کی بات ہوگی کہ اللہ نے انبیاء کو نہیں خریدا۔ ان کو کیوں خریدا ہے۔

جناب آدمؑ کو تو جناب علیؑ نے نہیں خریدا۔ خریداری کے اعتبار سے تو مالکِ اوّل نہیں۔ جو وارث ہوتا ہے وہ مالک اوّل نہیں ہوتا،

مالکِ اوّل ہمیشہ پہلا خریدار ہوتا ہے جو اُس کے بعد آتا ہے وہ وارث ہو کے مالک ہوتا ہے۔ وہ مالک اول نہیں ہوتا۔ مالکِ اول کچھ اور ہوتا ہے۔ جب جناب امیرؑ نے جناب آدم کو بنایا۔ تو پھر آدمؑ کے بھی مالک ہیں۔

پھر نوحؑ آئے تو نوحؑ کے بھی مالک ہیں۔

ابراہیمؑ کے بھی مالک ہیں موسیٰ کے بھی مالک ہیں ہر شے کے مالک ہیں۔

تمام کے مالک ہیں یا نہیں ؟

جنابِ امیر علیہ السلام باعتبارِ دُنیا دمالک ہو گئے۔

جب مالک ہوئے تو جناب آدمؑ کیا بن گئے جناب ملکیت بنے جناب امیرؑ کی۔ اب جب جناب امیر جائیں گے تو وارث کون ہوگا۔ امام حسین علیہ السلام۔ ان کا بیٹا ہی ان کی جگہ پہ وارث ہوگا تو یہاں یہ ایک بات ہمیں یہ بھی مل گئی۔ کہ وارث

Presented by Ziaraat.Com

کون ہوتا ہے؟ بیٹا جو وارث ہوتا ہے وہ وارث ہو کے مالک ہوتا ہے۔

اَب ایک جملہ کہوں گا آپ سے۔۔۔

ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اول ملکیت میں مالک ہونے کا دعوای کرے۔مگر وراثت میں مالک ہونے کا دعویٰ غیر کر ہی نہیں سکتا۔وراثت کا قانون ہی ایسا ہوتا ہے کہ جس کا تعلق ہی نہیں ہے وہ دعویٰ کر ہی نہیں کرسکتا۔

اِسی لئے جس کو وراثت ملے گی۔اچھا چلو اسے پھر میں ذرا پھیلا کے بات کرتا ہوں تاکہ آپ خوش ہو جائیں تاکہ کل بلا وانا ہے نہ۔بلند تر صلوٰۃ

انبیاء کی وراثت علمی رُوحانی ہوتی ہے مادی نہیں ہوتی۔اب ہی سے پتہ چلا کہ ان کو تعلیم دینے والا ہی علی ابن ابی طالبؑ ہے اس لئے کے حکم ہوا۔

اللّٰہ ما آدم اسما اسبھم بہ اسماء ھم۔

اب آپ کو سمجھ آ گئی بات کہ یہ جو وراثت ہوتی ہے وہ کیا ہوتی ہے

عِلم اور رُوحانی وراثت ہوتی ہے۔مادی وراثت نہیں ہوتی۔

اب جناب آدم علیہ السلام سے عِلم چلا۔

تھوڑا تھوڑا چلتے چلتے جناب نوحؑ کے زمانے میں تھوڑا سا عِلم بڑھا۔

جناب نوحؑ میں کیا آنے لگے صحیفے۔

صحیفے آئے تو عِلم ذرا بڑھا۔

پھر جناب ابراہیم علیہ السلام آئے پھر صحیفے آئے پھر ذرا عِلم بڑھا۔

پھر جناب موسیٰ علیہ السلام آئے کتاب بھی آئی۔پھر کچھ عِلم بڑھا۔

پھر جناب عیسیٰ علیہ السلام آئے کتاب بھی آئی عِلم بڑھا۔

Presented by Ziaraat.Com

وراثتِ علمی بڑھتی بڑھتی اَب جو قرآن آیا ساری۔۔۔ سمٹ کر قرآن میں جمع ہو گئیں۔

ساری باقی شریعتیں منسوخ۔

کیونکہ جو اصل مرکزِ وراثت ہے وہ آ گیا۔

کیونکہ وراثت کے ساتھ وارث کا ہونا ضروری ہے۔

جب پہلی وراثت آئی۔

وارث جنابِ آدمؑ۔

دوسری آئی تو وارث جنابِ نوحؑ۔

پھر جنابِ ابراہیمؑ۔

پھر جنابِ موسیٰ۔۔

پھر جنابِ عیسیٰ جب یہ وراثت مکمل ہوتی ہوئی آ کے قرآن میں آئیں تو پھر وراثت میں سے کامل کون بنا سرکارِ دو عالمؐ۔

اَب سرکارِ دو عالمؐ سے پوری عِلم ورُوحانیت کے وارث کون ہوئے ؟

رسولؐ علم کا مرکز کون ہوا؟ قرآن

ساری وراثت سمٹ کر قرآن میں جمع ہو گئی سارا وارث کا کمال با شکل پیغمبرؐ ہو گیا۔ وراثت کا کمال باشکلِ قرآن ہو گیا۔ اب چونکہ رسول ہیں خاتم المرسلین آخر دُنیا میں رہنا نہیں جانا ہے۔

جب جانا ہے تو اَب رسولؐ نے کہا میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔

اب جب جائیں گے رسولؐ تو کتنی چیزیں چھوڑیں گے؟ 2 ،

انی طارق فی کو مثقالین۔

Presented by Ziaraat.Com

بہت بڑی بات ہو رہی ہے کہ مَیں دونوں برابر وزنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ۔وزن دونوں کا برابر ہے کم نہیں ہے۔ جو ایک شے کا ہے وہ ہی دوسری شے کا ہے۔

ثقالین کے معنی برابر کا وزن، اس پر بحث نہیں کرتے۔

انی طارق فی کو مثقالین ۔اللہ جعلون۔ کہے گا۔

طارق نہیں۔مَیں بنانے والا ہوں اللہ کہے گا۔رسول کہے گا۔

اِنی طارق میں چھوڑنے والا ہوں۔ جو اُس نے بنایا وہ ہی رسولؐ چھوڑ رہا ہے۔

جو اللہ نے بنایا وہ کہاں تک پہنچا رسولؐ تک۔

انی جعلو فی الارض خلیفہ ۔

کب سے بنانا شروع کیا کہاں آ کے مکمل کیا؟

سرکارِ دوعالم کے زمانے میں۔ یہاں مکمل ہو کے اب رسولؐ کیا فرما رہے ہیں۔

مَیں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اَب کوئی تھوڑی سی بھی عقل رکھنے والا ہو تھوڑی سی بھی، خُدا کی قسم سمجھ جاتا ہے۔

خُدا جانے دُنیا نے یہ کمسن گھری یہ کیوں ڈالی۔

تاکہ حقیقتِ آلِ محمدؐ پوشیدہ ہو جائے۔

ان کو پوشیدہ کرنے کے لئے کہ جو کچھ ہم نے کیا ہے وہ کسی طرح سے بہتر ثابت ہو جائے۔لیکن ثابت ہو ہی نہیں سکتا۔

رسولؐ نے کیا فرمایا۔ **انی طارق فی کو مثقالین ۔**

مَیں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں آپ کو آتی ہیں یہ ساری ایک کیا ہے کتاب اللہ ہے، ایک تو ہے قرآن اور ایک ہے عترت اہل بیتؑ۔

Presented by Ziaraat.Com

اور پھر آنا بھی عترت اہل بیت ؑ ہی ہے کیونکہ چھوڑنے کی دو ہی چیزیں ہوتی ہیں

ایک ورثہ ہوتا ہے، اور ایک وارث ہوتا ہے۔

وِرثہ سامت ہوتا ہے،

وَارث ناطق ہوتا ہے۔

جو بھی اِس دُنیا سے جاتا ہے مال دولت جو کچھ چھوڑ کے جاتا ہے،

وہ وِرثہ ہے وہ سامت ہیں خاموش ہیں۔

اولاد چھوڑ کے جاتا ہے وہ ناطق وَارث ہیں، اَب رسولؐ جارہا ہے فرمایا دو چیزیں

چھوڑے جارہا ہوں ایک قرآن یہ سامت ہے۔

اور دوسرا کون ہے اہل بیت ؑ کی عترت یہ ناطق ہیں۔

تو اَب خالی جگہ کن کی ہورہی ہے قرآن کی جگہ تو قرآن ہے۔

جارہا ہے رسول ؐ۔ خالی جگہ تو رسول ؐ کی ہورہی ہے نہ۔

اَب ناطق کی جگہ خالی ہے تو کون آئے گا اس کی جگہ

ناطق کی جگہ سنتیں نہیں آتی سنتیں خاموش ہیں رسول ؐ ناطق ہے۔

سنتیں نہیں آتی ناطق کی جگہ پہ۔

وہ جو کہتے ہیں کیا چھوڑا سنتیں، چھوڑا۔

سنتیں کیا ہے ؟ خاموش۔

نماز، روزہ، کیا ہے خاموش، تو خاموش تو آ گیا قرآن۔

ساری نماز روزے قرآن میں موجود ہیں یا سارا وہ وراثت تو اُس میں آ گئی۔

اَب چاہیے، وَارث،

Presented by Ziaraat.Com

تو رسولؐ کے بعد کون ہونا چاہیے وَارث۔

خُدا کی قسم دُنیا کو کیوں نہیں معلوم۔

وارث وہ ہوسکتا ہے جس کا ورثہ سے بھی تعلق ہو، وارث سے بھی تعلق ہو۔

وارثت تب تقسیم ہوسکتی ہے اُس کا تعلق وِرثے سے بھی ہو،

اور وَارث سے بھی۔

وِرثہ ہے قرآن۔ وَارث ہے نبیؐ۔

اب جو وارث ہو رہا ہے۔ اُسکا تعلق کس سے ہو ؟

ورثے سے بھی ہو، وَارث سے بھی ہو۔

یہی وجہ ہے کہ رسولؐ کو مباہلہ میں جناب حسنینؑ کو رسولؐ کا بیٹا بنا دیا۔

علیؑ کو نفسِ رسولؐ بنادیا۔ اور تعلق کیا۔

انا مدینۃ العلم و علی بابھا۔

اگر قرآن لفظوں میں اُترتا تو رسولؐ کے کون سے اعضاء پہ اُترتا۔

کانوں پہ لفظ کان بولتے ہیں۔ اچھا آج کل لاہور میں کان لفظ بولتے ہیں۔

لفظ کون بولتے ہیں۔ زبان۔ اگر قرآن اُترتا لفظوں میں تو کس پہ اُترتا۔ زبان پہ۔

الفاظ کا تعلق کس سے ہوتا ہے زبان سے۔ اگر قرآن نقوش میں اُترتا۔ نقش کیطرح تو

کس کے سامنے آتا آنکھوں کے۔ آنکھوں پہ اُترتا۔

اگر الفاظ ہوتے تو زبان پر اُترتا۔

لیکن قرآن آیا قلب پیغمبر پر معلوم ہوا نہ نقوش آئے ہیں نہ الفاظ آئے ہیں۔

تو کیا معنی۔ اَب معنی وہ علم قرآن ہے تو اَب علم قرآن ورثہ ہے۔ اَب یہ علم قرآن میں

Presented by Ziaraat.Com

وراثت کا حق دار وہ ہوگا جس کا اسی علم قرآن سے رشتہ ہو۔

اگر اُس کا علم قرآن سے رشتہ نہیں ہے۔ تو وہ وارث کیسے ہوگا ؟

ٹھیک ہے۔ تو اب قرآن کہاں اُترا۔ قلبِ پیغمبرؐ پر۔ دِل پہ۔

اَب معلوم ہوا کہ وارثِ قرآن وہ ہوگا کہ۔ جس کا قلب پیغمبر کہ قلب کہ مشابہہ ہو۔ قالب کے مشابہہ نہ ہو قلب کے مشابہہ ہو۔

یہ وجود قالب ہے۔ اب رسولؐ کا قلب کیسا ہے

رسولؐ فرماتے ہیں۔

تنا م عینی و نا یا نا م قلبی۔

میری آنکھ سوتی ہے مگر دِل نہیں سوتا۔ اَب ایسا دل ڈھونڈیں۔

آنکھیں تو سو رہی ہوں مگر دِل جاگ رہا ہو۔ میرا خیال ہے اِسی لئے تو بستر پر علی علیہ السلام کو ہی تو سولایا گیا، شبِ ہجرت جناب علی علیہ السلام کو ہی تو سُلایا گیا۔

کس پہ سُلایا گیا؟

بسترِ رسولؐ پہ۔

اَب جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اَب جو سو رہا ہے وہی بتائے گا کہ نیند آئی یا نہیں۔

ہمیں کیا خبر۔ نہ دیکھنے والا تو کیا دیکھے گا بتانے والا خود بتا رہا ہے۔

کہ ایسی نیند مجھے نہیں آتی جو اُس رات آئی ہے۔

تو جناب علی علیہ السلام اُس رات ہی تو گہری نیند سوئے۔

جب سوئے تو اَب اللہ نے کہا فرشتو جاؤ۔

Presented by Ziaraat.Com

میکائیل تو جناب علیؑ کے پینتی کھڑا ہو جا۔

جبرائیلؑ تو سرہانے کھڑا ہو جا۔ جا کے ان کو مبارک باد دو۔

جبرائیلؑ سرہانے کھڑا ہو گیا۔

مَیں ایک جملہ کہوں۔ پینتی کی طرف کون کھڑا ہو گیا۔ میکائیل۔

تو اس کا کیا مطلب ہوا؟

سرہانے جبرائیلؑ کھڑا ہے۔ پینتی پہ میکائیل کھڑا ہے۔

جو کمال علیؑ کے سر کا ہے وہی قدم کا ہے۔

قدم میں بھی تو معصوم کھڑا ہے۔ سر میں بھی تو معصوم کھڑا ہے۔

جس کا سر و قد ہر کمال برابر ہوا سے ہی تو علیؑ کہتے ہیں۔۔۔(نعرہ حیدری)۔

تو سرکار امیر المومنین کی طرف دیکھو۔۔اب یہ باتیں تو کئی دفعہ آپ نے کئی دفعہ سُنی ہیں کہ جاؤ اور علی علیہ السلام کا چہرہ دیکھتے رہو۔

عبادتیں چھوڑ وا کے اللہ کہتا ہے کہ علیؑ کا چہرہ دیکھتے رہو۔

جس کا چہرہ دیکھنا جبرائیل کی عبادت سے بہتر ہوا سے علیؑ کہتے ہیں۔

ابو طالبؑ کے بیٹے تمہیں مُبارک ہو، اللہ تعالیٰ فخر فرما رہا ہے تمہارے ملائکہ میں تمہارے یہاں سونے کی وجہ سے۔ مَیں کہوں گا جبرائیل کن کو سنا رہے ہیں وہ تو گہری نیند میں ہیں۔

معلوم ہوتا ہے علیؑ کی آنکھیں سو رہی ہیں دِل بیدار ہے۔ جن کا دِل کا بیدار ہو اُس علیؑ کا قلب مشابہ ہوتا ہے قلب پیغمبرؐ کے تو وہ وَارث ہوگا یا نہیں ہوگا۔۔؟

یقیناً ہوگا۔۔۔(صلوٰۃ)

Presented by Ziaraat.Com

اب بات کو ہم آگے بڑھاتے ہیں۔

اللہ کسی کا وارث نہیں ہوسکتا۔تھوڑی سی گہری بات کہہ رہا ہوں۔اللہ مالک ہوتا وارث نہیں ہوتا۔اگر کسی کا وارث ہوگا تو پھر اللہ نہیں رہتا۔اللہ کو اللہ بھی ہونا ہے۔جسکی ساری کائنات مملوق ہو۔پھر کسی کو تو وارث بنائے گا۔بنائے گا یا نہیں بنائے گا ؟

لا ھو ما فی سموات و ما فی الارض

لاھو جو پہلے آیا ہے یہ خبر کہلاتی ہے۔ل اور ہ جو ہے یہ جار مجرور کیا بنتا ہے خبر۔

الحمد اللہ۔حمد ہے اللہ کے لئے۔جب اللہ آگے آجائے حمد پہلے آجائے اللہ بعد میں یہ اللہ خبر ہے۔حمد مبتدا ہے۔جب مبتدا خبر۔خبر بعد میں ہو (الحمد اللہ) تو تخصیص کے معنی میں آتی ہے کہ حمد مخصوص ہے اللہ کے لیے۔

الحمد اللہ۔حمد ہے اللہ کے لئے۔جب خبر بعد میں آئے گی تو تخصیص کے معنی ہو گی۔جب خبر پہلے آجائے۔**للہ الحمد** ہوجائے اب **للہ** خبر سے پہلے آگئی تو کس کے معنی آتا ہے ملکیت کے معنی میں اور ملکیت میں مزید تخصیص۔

حمد کا مالک ہی فقط اللہ ہے۔اور کسی کے لئے حمد ہے ہی نہیں۔

اب **لا ھو ما فی سموات و ما فی الارض**۔**لا ھو** پہلے آگیا۔جو کچھ آسمانوں زمینوں میں ہے وہ خاص ملکیت ہے اللہ کے لئے۔کسی اور کی ملکیت نہیں ہے۔کس کی ملکیت ہے اللہ کی۔اللہ کیا ہو جائے گا،صحیح مالک کتنا بڑا مالک ہے، آسمانوں زمین جیسی چیز ملکیت میں ہے اتنا بڑا مالک ہے۔

یہ کیسے آگیا۔۔۔؟ کہ زمین و آسمان اللہ کی میراث ہیں جو مملوک ہوتا ہے وہ میراث ہوتی ہے نہ۔مالک کی جو مملوک ہوتی ہے۔یہ ٹوپی آپ کی ہے مثال کے طور پر تو یہ کیا

Presented by Ziaraat.Com

ہے آپ کی میراث۔ مکان ہے آپکا تو وہ کیا ہے آپ کی میراث۔ وہ لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر آپ میراث کے لفظ میں یہ مطلب لیں گے کہ اللہ نے کسی سے لی ہے مالک ہونا ہی مملوک کا میراث ہونا ہے۔

یہ مکان آپ کا ہے جب آپ کا ہے تو آپ کیا ہیں مالک۔ تو یہ کیا بن گئی میراث۔

یہ کسی سے لی ہے آپ نے۔

پھر اللہ کسی سے لیتا ہے میراث۔

اَب لفظ میراث آئی تو آپ نے کہا کہ شاید اللہ نے کسی سے لی ہے

للہ میراث سموات الارض۔

للہ یہ پھر وہ ل آ گئی۔ اللہ ہی کی ملکیت ہے جو کچھ ہے وہ اللہ ہی کی ملکیت ہے۔

اور اللہ کی ہی میراث ہے۔ مالک کون ہے، اللہ

تو میراث کس کی ہوئی۔

اللہ کی۔

اَب جو اس میراث کا آگے مالک ہوگا۔ وہ وَارث ہوگا۔

آسمانوں کا بھی زمینوں کا بھی۔

وَارث ہو کے مالک ہوگا۔

وہ وَارث بھی ہوگا مالک بھی ہوگا۔

حقیقی مالک کون ہوا، اللہ۔

جب اللہ حقیقی مالک ہے تو وہ تو ہو گیا مالکِ اوّل۔

لیکن اُس کے بعد جس کو یہ میراث پہنچے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ میراث ملے گی اللہ جن کو یہ میراث دے گا۔

جب دے گا وہ کیا بن جائے گا وَارث۔

جب وہ وَارث بنے گا پھر آسمانوں کا وَارث کون ہوگا وہ ہی جس کو اللہ بنائے۔

اَب اللہ مالک ہوگا وَارث نہیں ہوگا۔

تصرف وَارث کا ہوتا ہے مالک کا نہیں ہوتا۔

تصرف کون کرتا ہے وَارث جب وَارث بنا دیا۔تو تصرف کون کرے گا۔یہ الگ شے ہے کہ مالک کی بھی مرضی اُس میں شامل ہوگی۔رضا مالکِ اوّل کی بھی شامل ہوگی۔

لیکن تصرف کون کردے گا۔

معلوم ہوا سارا نظام اللہ نہیں چلا رہا، امامؑ ہی تو چلا رہا ہے۔

خدا کی قسم سارے نظام کسی کے حوالے سے چل رہے ہیں

اُس وَارث کے جو وَارثِ عالمین ہے۔

وہ کون ہے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف۔

اب جب امامِ زمانہؑ ہے وَارث تو اَب اللہ نے اتنی ملکیت جو اللہ کی ہے ہر شے اللہ کی ہے۔پانی ہے اللہ کا زمین ہے اللہ کی، ہوائیں ہیں بادل ہیں تو طے ہو گیا، ہر وقت یہ سنتے رہتے ہیں۔آپ زمین پر چل رہے ہیں اس کا وَارث کون ہے۔امامِ زمانہؑ۔

پانی پی رہے ہیں تو اسکا وَارث کون ہے۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

ہوا لے رہے ہیں، تو اس کا وَارث کون ہے امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

معلوم ہوا ہمیں امامِ زمانہ ہی کی وجہ سے حیات بھی مل رہی ہے ہمیں بقا بھی ملی ہوئی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ہمیں وجود بھی ملا ہوا ہے۔ تو ہمارا محسن کون ہے جس نے سب کچھ ہمارے نظام کا سنبھالا ہے وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔ یا نہیں سارے نظام کی میراث کو اَب اللہ نے کن کو دینا ہے، کسی کو تو دینا ہے۔

اب کیوں کہ آگے میراث کی ملکیت تمام ہوئی سرکارِ امیرؑ پر۔

جنابِ امیرؑ پر۔

اسلام علیک یا وارث امیر المومنین ولی اللہ۔

یہاں بات آ کے امام حسینؑ کی یہاں تمام ہوگئی، اب یہاں سے ہمیں پتہ لگا کہ اللہ کی پوری ملکیت کا جو پہلا وارث ہے وہ ہے علیؑ۔ اُسے رسول نہیں کہتے اُس کو علی علیہ السلام کہتے ہیں۔ جو وارث ہو کے مالک ہے وہ کون ہے سرکارِ امیر علیہ السلام اب اُن کو وارث بنائیں تو کیسے۔ اب اُن کو وارث بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ان کو اللہ بنا کے بھی مالک ہو سکتا ہے۔ بنا کے بھی مالک ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر آگے بنانے میں آگے یہ آجائیں گے۔ پھر وہ کمال تو نہ رہا۔

ٹھیک ہے اللہ ان کو بنانے والا ہے۔ لیکن ان کا بھی تو تصرف ہے نہ۔ اَب اللہ نے ان کے اس تصرف کو کمال۔ اپنا ہی تصرف قرار دے کے پھر ان کو وارث بنانا یہ کمالِ خالق۔

اَب اللہ نے کیا کہا کہ ان کو بسترِ ہجرت پر لٹا کے ان کے نفس کو ہی خرید کے مالک بنایا۔

اللہ کیا بن گیا۔

اللہ نے خرید لیا۔ کن کو خرید لیا۔ ایک نفس کو خریدا وہ نفس کون ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سرکارِ علی علیہ السلام ۔کہ جس نے بیچا یا لوگوں میں سے اللہ نے خرید لی اس کو اس نفس کو

ابتغا مر ذاتہ اللہ ۔

یا اُس نے اپنا نفس بیچا ۔کیا چاہتے ہوئے ۔اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ۔

معلوم ہوا نفس کی قیمت رضائیں ہیں ۔اللہ نے نفس خرید لیا رضائیں دے دیں ۔

اَب نفس کس کا ہو گیا ،نفس اللہ ،علیؑ کے پاس کیا آ گئی ۔رضائیں ۔

اَب علیؑ جو نفس اللہ ہو کے کیا بنے گا ،اُس مملوک کا کیا بنے گا ۔

خریدا ہوا ہے ۔مالک بھی بنے گا وارث بھی بنے گا ،

جناب علیؑ وارث بھی ہو گیا مالک بھی ہو گیا ۔چونکہ رضائیں اُس کی ان کے پاس ہیں جو بھی کام کرے گا بغیر رضا کے ہو گا ہی نہیں ۔

اگر کسی کو جو بھی دے دے گا تو اس رضا کے تحت ۔رضاِ الٰہی شامل ہو گی یا نہیں ۔کوئی عمل وراثت میں ایسا نہیں ہو گا ۔جس میں رضا الٰہی شامل ہی نہ ہو ۔ہر کام رضا الٰہی کے تحت امیر المومنین کریں گے ۔۔۔(صلوٰۃ)

حضرت عباس نے کہا :

ان کی وراثت میں مجھے بھی حصہ دیں کیونکہ میرے چچا تھے ۔یہ وراثت دوسری ہے جس کے ہم وارث ہیں آپ نہیں ۔کہہ رہے نہیں ہم نے لینی ہے تو مدینے میں یہ بات پھیلی تو سرکارؑ نے فرمایا ۔چار چیزیں ہیں ۔

(1) اِمامہ (2) زِرہ (3) تلوار (4) سواری

آؤ ہم مسجدِ نبوی میں چل کے آپ کو دیتے ہیں جناب رسولؐ کی وارثت جناب عباس کو دینا چاہتے ہیں ۔جناب علیؑ آؤ ساری دُنیا آ کے بیٹھ گئی ۔

Presented by Ziaraat.Com

سرکارؑ نے امامہ ذرہ اور تلوار رکھ کے گھوڑا باہر باندھ دیا۔

فرمایا۔۔۔چچا آپ یہ پہن لیں،

ساری چیزیں۔پہن کے گھوڑے پر بیٹھ کے چلے جائیں۔

گھوڑا بھی آپ کا ہے یہ ساری وراثت بھی آپ کی۔

انہوں نے امامہ رکھا سر پر،

ذرہ پہنی تلوار لگائی،

اَب جو اُٹھنا چاہتے ہیں اُٹھ نہیں سکتے،کوئی تو وزن ہے نہ۔

لوگ حیران ہو گئے اتنا بڑا آدمی یہ صرف امامہ اور تلوار اسکا کیا وزن ہو سکتا ہے تلوار اُتار کے رکھ دی پھر اُٹھنا چاہتے ہیں نہیں اُٹھ سکے۔ذرہ اُتار دی پھر اُٹھنا چاہتے ہیں نہیں اُٹھ سکے،دستار رکھی ہوئی ہے۔اَب جب دستار اُتار دی،تو کھڑے ہو گئے۔

اور جب کھڑے ہو گئے کہنے لگے نہیں جناب علی علیہ السلام سے کہ مَیں اِن کا وَارث نہیں بنوں گا۔

آپؑ ہی وَارث ہیں تو جب جانے لگے تو بنی عدی کا ایک آدمی آیا اُس نے کہا یہ بنی ہاشم ہے شاید انھوں نے کوئی چیز وزنی رکھ دی ہو آپ اُٹھا نہ سکتے ہوں۔

گھوڑے کو مَیں دیکھتا رہا ہوں وہاں کوئی آدمی نہیں گیا۔گھوڑے پر آپ بیٹھ جائیں،گھوڑا آپ کو مِل جائے گا۔گھوڑے کے قریب گئے۔اُس نے پیچھے والی ٹانگیں اونچی کی،گرے بیہوش ہو گئے۔اَب جو ہوش آیا تو کہتے ہیں یہ بھی مَیں نہیں لیتا۔

اَب جناب نے فرمایا کوئی مدینے کا آدمی جائے نہیں۔

واپس آؤ۔۔۔۔

Presented by Ziaraat.Com

اَب جب واپس آئے تو جناب امیر علیہ السلام نے کیا کیا۔
زرہ پہنی۔ امامہ پہنا۔ تلوار لگائی۔ اُٹھ کے اُسی گھوڑے پہ بیٹھ کر چکر لگا کے واپس آئے
اُتر کر فرمایا جانا نہیں اندر آئے فرمایا۔
حسنؑ پہنو۔ خوش ہونا چاہیے۔
بیٹا حسنؑ نے پہنا۔
اُسی گھوڑے پہ بیٹھ کر چکر لگا کے پھر اندر آئے فرمایا جانا نہیں۔
فرمایا حُسینؑ پہنو۔
پہن کے چکر لگا کے جب واپس آئے، اب پتہ چلا یہ ہیں وَارث۔
جو وراثت امام حُسینؑ پر جا کے ختم ہوئی۔ اب ان کو وارث بنایا۔ لیکن یہ ہی حسینؑ کہاں آئے۔

Presented by Ziaraat.Com

ذکرِ مصائب

مَیں نے آپ کو سینکڑوں مرتبہ بیان کیا کہ آج ہی سے مَیں بات کو آگے بڑھاتا ہوں کہ آواز آئی بیبیوں کو رُوک دو،

ابھی بازار سجے نہیں، آگیا زہراؑ کا بیٹا۔

شام کے بازار میں، ابھی ابھی اتفاق سے مَیں دیکھ رہا تھا کہ امام کا جب گزر ہوا تو ایک کوٹھے پر پانچ عورتیں بیٹھی تھیں۔

اللہ اکبر۔ اُن میں سے ایک بوڑھی عورت نے پوچھا کہ یہ سر کس کا ہے۔ تب انہوں نے کہا حُسینؑ ابنِ علیؑ کا سر ہے۔

جب اُس نے نامِ علیؑ سُنا تو اُس ملعونہ نے بوڑھی عورت سے کہا کوئی پتھر قریب ہے تو مجھے دے۔

اُس ملعونہ نے ایک پتھر دیا۔ اُس کا نام اُمِ حجام لکھا ہے

اَب اُس نے پتھر لے کے امامؑ کے مارا نہ میرے امام کی پیشانی پہ آ کے لگا۔

مَیں کیا کہوں پیشانی پہ لگنا تھا کہ خون کا فوارہ نکلا۔ جب جنابِ زینبؑ نے یہ منظر دیکھا اُس وقت بی بیؑ نے کہا اے اللہ اِس ملعونہ کو اُس آگ سے پہلے اس آگ کا مزہ چکھا دے۔ بس اتنا کہنا تھا کہ جس مکان پہ وہ بیٹھی تھی وہ مکان گرا اور گرتے ہی اُس میں آگ لگی۔ اور یہ جل خاکستر ہو گئی۔

زاہرہؑ کی بیٹیاں آئیں دربارِ یزید میں۔

بس مَیں جملہ کہوں۔ جب آئیں نہ بازار میں۔ اس ملعون نے حکم دیا کہ ان کو وہاں

Presented by Ziaraat.Com

کھڑا کردو، جہاں غیر مسلموں کو کھڑا کیا جاتا ہے۔اب بھی وہ جگہ بنی ہوئی ہے جہاں زہرا کی بیٹیاں وہاں کھڑی ہوئیں تھیں تو روایت میں ہے کہ امام سجادؑ کے گلے میں بھی رسی ہے۔ یہ بھی کھڑے ہیں۔ مقتل کی کتابوں میں ہے کہ امامؑ جب کھڑے ہوئے تھے ایک بوڑھا آدمی باہر ہے اُس دروازے سے گزر کے آیا تو اُس نے دیکھا کہ قیدی کھڑے ہیں بجائے ادھر جانے کے وہ سیدھا قیدیوں کی طرف آیا۔

امامؑ کو پہچانتا نہیں تھا۔ دیکھ کر میرے امامؑ کو اُس نے ایک جملہ کہا۔

اُس نے حمد کی اللہ نے تمہیں بھی قتل کیا تمہارے خاندان کو بھی قتل کیا۔ تمہارے مردوں سے پورے شیروں کو۔۔۔۔۔ یعنی تکلیف کا تصور اُس نے دیا۔ جب امام نے اُس کے یہ جملے سنے تو امام علم امامت سے جان گئے۔

اسے معلوم نہیں کہ میں کون ہوں ؟

اس نے مجھے پہچانا نہیں تو اُس وقت امامؑ نے اُس بوڑھے کی طرف دیکھ کر فرمایا۔

کیا تو نے کبھی قرآن پڑھا ہے۔ اُس نے کہا ہاں میں نے پڑھا ہے

سرکارؑ نے فرمایا یہ آیت پڑھی ہے تو نہ ۔

کہ اجرِ رسالت کن قریبوں کی مودّت ہے اس نے کہا میں نے پڑھا ہے۔

کیا وہ آلِ رسولؐ ہیں۔ وہ مودّت فی القربا کون ہیں۔ آل رسولؐ ہیں۔

سرکارؑ نے فرمایا وہ ہی آلِ رسولؐ ہم ہیں۔ اللہ اکبر۔ پھر سرکارؑ نے پڑھا۔

ذلــــقربا آت حقا هوان ۔کو جانتا ہے کہا وہ کون ہے کہنے لگا۔ آلِ رسول

اس کے بعد پھر امام نے آیت پڑھی۔

یہ ذی القربا کون ہیں کیا آلِ رسولؐ۔

Presented by Ziaraat.Com

سرکار نے فرمایا وہ آلِ رسولؐ ہم ہیں۔

ابھی وہ اِن چیزوں میں تھا کہ امام نے آیت پڑھی۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔

فرمایا، اہل بیتؑ کو جانتا ہے کہا مَیں جانتا ہوں۔

کہا اہل بیتؑ کون ہے کہا آلِ رسولؐ۔

ہم اہل بیتؑ نبوت ہیں۔ خدا کی قسم جب یہ کہا وہ حیران ہو کے کہنے لگا۔

امامؑ نے فرمایا۔

واللہ نحنو اھل بیت نبوۃ۔

جب کہا نہ اللہ کی قسم ہم اہل بیتؑ نبوت ہیں۔

تو اَب وہ امامؑ کی طرف آگے بڑھ کے کہتا ہے۔

اھل لی توبہ۔

میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے۔

مولا مَیں نے اِتنی بڑی گستاخی کی ہے۔ توبہ ہو سکتی ہے۔

امامؑ نے فرمایا۔ ہاں ہاں تیرے لئے توبہ ہے۔

ہاں، ہاں تیرے لئے توبہ ہے۔

ہم نے تمہاری توبہ کو قبول کیا۔ یہ کہہ کہ اب وہ پوچھتا ہے۔

قیدی آپ کون ہیں آپ کا کیا نام ہے

مَیں نے کہنا تھا کیونکہ یہ بوڑھا آدمی تھا

Presented by Ziaraat.Com

یہ اُس وقت خدا جانے کیا تصور پیدا ہوا کہ امامؑ کو پہچاننے کا۔

امامؑ نے فرمایا۔۔۔میری طرف دیکھو اُس نے جو دیکھا۔

چلا کے کہتا ہے۔۔۔

انتا علی زین العابدین ۔کیا آپ علی زین العابدینؑ تو نہیں۔

امامؑ نے کہا ہاں تو نے صحیح پہچانا۔

مَیں تیرا چوتھا امام، اس نے کہا آپ کے بابا کہاں گئے۔

فرمایا جو تخت کے نیچے زینے پر سر رکھا ہے وہ میرے بابا حُسینؑ کا سر ہے۔اَب اُسے معلوم ہوا یہ جو برہنہ سر بیبیاں ہیں یقیناً یہ ان کے ساتھ ہیں۔اب تو

اُس نے کہا مولا۔۔۔۔آپ تو آئے ہیں یہ بیبیاں کون ہیں؟

اُس وقت امام سجادؑ نے فرمایا آنکھیں بند کرو یہ زاہرہؑ کی بیٹیاں ہیں۔

آلِ رسولؐ ہیں ان کے سَروں پہ چادریں نہیں ہیں۔

اَب جب اُسے پتہ چلا تو اُس نے یزید کو کوسنا شروع کیا۔

اَب آیا اور جو کچھ اس کے منہ میں آیا یزید سے کہنا شروع کیا۔

یزید نے کہا جلاد کو کہ آگے بڑھو اور اِسے کوڑے مارو۔

وہ کوڑے مارتا۔وہ کہتا کوڑے مارو۔یزید پوچھتا کیا سبب۔

کہتا رسولؐ مجھے سلام کرتے ہیں۔

سرکارِ دوعالم مجھے سلام کرتے ہیں پھر جب کوڑا لگا

تو اَب مجھے جناب علی علیہ السلام سلام کرتے ہیں۔

اب اُس کی چیخیں نکل گئی۔

Presented by Ziaraat.Com

کہ اَب جناب زاہرہ سلام اللہ علیہا مجھے سلام کر رہی ہیں۔

جب اتنا کہا تو اُس وقت امامؑ نے فرمایا

انہیں ہماری طرف سے بھی سلام کہہ دو۔

اور یہ کہہ کر یزید نے حکم دیا کہ اِس کا سر قلم کر دو۔

اُس کا سر قلم کر دیا اُسی وقت اور وہ جنت میں چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
وَرنہ یہ کلی کُھل کے کِھلی ہے نہ کِھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

کلام: شہید محسنؔ نقویؒ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

دوسری مجلس:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا ثار اللّٰہ وابن ثارہ والوتر الموتور

(زیارت وارثہ)

زیارتِ وارثہ سرکارِ امام حُسینؑ حوالے سے کل جہاں ہم پہنچے ہیں وہ یہ جملے ہیں کہ امام بارگاہ میں ہم جب زیارت پڑھتے ہیں تو یہ جملے ہمیں حکم ہے کہ کہیں اور سلام کر کے کہیں، پہلے وہ لائق سلام ہیں۔

اسلام علیک، سلام ہو آپ پر۔

سرکارمَیں نے کل ہی عرض کیا کہ عالمین کی ساری دُنیا اِنھیں سلام کر رہی ہے۔ اور لائقِ سلام ہیں یہ سبحان اللہ۔ **اسلام علیک** سلام ہو آپ پر۔ کیا سلام ہے

یا ثار اللّٰہ ۔اے اللہ کے بدلے

بڑی توجہ فرمائی ہے!

یہ لفظ ہیں ان پہ ہم نے بحث کرنی ہے۔

یہ لفظ موجود ہیں، **یا ثار اللّٰہ** ۔اے اللہ کے ثار (بدلے)

ثار کے معنی (بدلے) ہوتے ہیں۔اے اللہ کے بدلے،

یعنی کیا کمال ہے اس امام کی عظمت کا کہ جو اللہ کا بدلہ کہا جا رہا ہے۔

یا ثار اللّٰہ ۔اے اللہ کے بدلے۔

صرف بدلے ہیں ثار کیا ہوتا ہے، ابھی بحث کریں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

وبنا ثارھی ۔اوراُس کے ابنا کے معنی بیٹے۔ وَ بْنَا اوراُس کے بیٹے کے بدلے۔اُس کے بدلے جو باپ بھی بدلہ ہے بیٹا بھی بدلہ ہے۔

توحید کا باپ بھی بدلہ ہے توحید کا بیٹا بھی بدلہ ہے۔

وبنا ثارھی ۔اور بیٹے کس کے اللہ کے بدلے کے

ذرا سمجھیں۔۔۔!

اے اللہ کے بدلے اور **وبنا بیٹے ثارھی** ۔اُس کے بدلے کے بیٹے۔یعنی باپ بھی بدلہ ہے اور بیٹا بھی بدلہ ہے۔اور بدلے رکن کے ہیں توحید کے۔

آگے ہے **ول وِتر موطور۔**

اور وتر کہتے ہیں اکیلے کو۔تنہا کو۔

جب سلام کیا تو بابا کا ذکر آیا۔جب ذات کی بات کی تو اکیلے آئے۔

یہ امام حُسینؑ کا ذکر مبارک اکیلا آیا **ول وتر موطور۔**

وِتر کہتے ہیں بدلے کو۔وتر کہتے ہیں اکیلے کو،وتر کہتے ہیں انتقام کو۔

کئی معنی ہیں۔موطور ایسا انسان جو اپنے مقتول کا بدلہ نہ لے سکے۔

موطور۔جو اپنے مقتول ہونے کا بدلہ نہ لے سکے۔

خُدا جانے اسکو کتنا بڑا تصور دے دیا گیا۔

کہ جو اپنے مقتول ہونے کا بدلہ نہ لے سکے وہ تنہا حُسینؑ۔

اَب اس پہ ہم نے کرنی ہے بحث کہ ثاراللہ کیا ہے؟

ثار کیا ہوتا ہے؟

ثار جناب لغت کے حوالے سے اسے تشریح کے حوالے سے بیان کرنا ہے مقصد صرف

Presented by Ziaraat.Com

یہ نہیں ہے کہ وقت کو پورا کرنا ہے بلکہ تشریح سے بیان کرنا ہے۔

ثار لسانیات جو لغت کی کتابیں ہوتی ہیں۔لسانیات میں ثار یشور، ثار کہتے ہیں اصل میں غبار کو گرد و غبار۔ایک گرا ُٹھتا ہے تو ایسے گرد میں غبار اور گرد مل جائیں تو وہ ایسا گرد و غبار ہوتا ہے جس میں کوئی شے نظر نہ آئے۔اسکو کہتے ہیں عربی میں ثار ۔

اِسی لئے عربی میں ثار کہتے ہیں، کہ وہ گرد و غبار ہو تو شے نظر نہیں آتی۔

کبھی ایسے ہوا کہ گرد و غبار میں آپ پھنس گئے نظر نہیں آتی شے،

اِتنی گہری گرد و غبار ہوتی ہے اُسکو کہتے ہیں ثار۔

نمبر 2۔

خواہ وہ گرد و غبار ہو یا وہ ایسی بادلوں کا گرد و غبار ہو کہ اُس کے آجانے سے شے نظر نہ آئے۔

اب ثار اصل میں کہتے ہیں وہ جوشِ انتقام۔وہ جو انسان کے اندر انتقام کا جوش ہوتا ہے ۔کہ جس جوش میں سوائے قاتل کے خون کے کوئی دوسری شے نظر ہی نہ آئے اُسے ثار کہتے ہیں۔

جب ایک قاتل دشمنی میں انتقام لے۔

اسی لئے ثار کے معنی انتقام کے بھی آتے ہیں بدلے میں بھی آتے ہیں۔

ثار اصل کہتے ہیں، خون کا انتقام، خون کا بدلہ۔

مثلاً کسی نے قتل کیا تو جو مقتول کیا ہے تو مقتول کا بدلہ کس سے لیا جائے گا۔قاتل سے نہ، قاتل سے مقتول کا بدلہ لینا۔

پھر وہ بدلہ لینے والا ثائر کہلاتا ہے۔اُس خون کے بدلے کو تو کہتے ہیں ثار۔

Presented by Ziaraat.Com

اور اس ثار میں اُس بدلہ لینے والے کا بدلے کا تصور یہ ہو کہ اُس کی نظر میں دوسری کوئی شئی نظر ہی نہ آئے اُس ثائر کے سامنے کوئی دوسری شے بالکل اہمیت کے قابل ہی نہ ہو بلکہ وہ فقط وفقط اُس کی نظر میں اُس قاتل کا خون ہی ہو۔

خون ہی بہانہ ہو قتل ہی کرنا اُس کے پیشِ نظر ہو۔

اس کو کہتے ہیں ثار۔

ثار میں فقط خون کا بدلہ ہوتا ہے۔ قاتل کو قتل کرنا۔

کِس اعتبار سے جتنا کہ اُس کے اندر جوش انتقام ہے۔ وہ کتنا ہے۔

اَب جوشِ انتقام اُتنا ہوگا، جتنی محبت کا معیار جوش کو اُبھار رہا ہوگا۔ اگر آپ کو اللہ سے محبت ہے جو محبت اللہ کے معیارِ محبت میں، جو آپ کا محبت کا معیارِ توحید کے ساتھ ہوگا۔ وہی محبت کا معیار انتقام میں ہمدردی میں حُسین میں قاتلِ حُسینؑ سے ہوگا۔

معیارِ محبت کس کا ہوگا ؟

چونکہ یہ ثار کس کا ہے، اللہ کا ہے

اَب اس سے دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ

باپ اور بیٹے دونوں کا قتل ان کا قتل نہیں بلکہ توحید کا قتل ہے۔

اَب مَیں دوسرے معنی میں کہوں کہ جو توحید کا قاتل ہو اُسے کون بدلہ لے گا،

اور اُس بدلے کا معیار بدلہ کتنا ہونا چاہیے۔

جب اللہ کا بدلہ لینا ہے تو اللہ کا بدلہ لینے کے لئے تو بدلے لینے والے کا معیارِ محبت کیا ہوگا۔ جو خُدا ہی کا مرکز محبت ہوگا وہ ہی تو ثائر بنے گا۔

اِسی لئے تو اللہ نے ان کو اپنا مطلوبِ محبت بنایا۔ طالبِ محبت نہیں بنایا۔

Presented by Ziaraat.Com

مَیں بہت بڑی بات کہہ رہا ہوں۔۔۔(نعرہ حیدری)

جب بدلہ لیا جائے گا، توحید کے بدلے کا تو توحید کا بدلہ لیا جائے گا تو جوشِ انتقام میں تو اُس کا مرکز کیا ہوگا بدلہ لینے کا۔

محبت۔تو محبت کس سے ہوگی۔توحید سے۔اگر جس نے بدلہ لینا ہے وہ طالبِ محبت ہے تو پھر تو طلب میں رہی محبت نہ۔

تو معیار بدلہ صحیح نہیں ہوگا۔معیارِ بدلہ یہ ہے کہ ثائر جو لینے والا ہے بدلہ وہ طالبِ محبت نہ ہو۔

توحید کا مطلوبِ محبت ہو۔

اللہ چاہے کہ میری اِن سے محبت بڑھتی رہے کم نہ ہو۔

وہ کیا بنے گا مطلوبِ محبت۔

اَب مَیں ایک جملہ کہہ کہ آگے بڑھوں، جتنا اللہ کا بدلہ جس میں معیار وہ ثائر لے گا اُسی معیار کا بدلہ ہے قتلِ حُسین ؑ کا۔یہ لفظوں میں ہم بیان نہیں کر سکتے اب جتنی بدلے میں توحید کا معیار ہو سکتا ہے۔

تو جو بدلہ لینے والا ہوگا تو وہ امام حُسین ؑ کے قاتل سے کس معیار کا بدلہ لے گا۔

اُسے کس معیار کا بدلہ لینا چاہیے۔جو اُس کی نظر میں معیارِ توحید ہے۔

جنابِ امیر ؑ کے قاتل کا جو بدلہ لیا جائے گا وہ جو بدلہ لینے والا ہوگا تو بدلہ لینے والے کا بدلے لینے کا معیارِ محبت جن کی وجہ سے بدلہ لے رہا ہے اُس کا معیارِ محبت۔باپ والا نہیں ہوگا۔رشتے داری والا نہیں ہوگا۔توحید والا ہوگا۔

وہ بدلہ لینے میں مرکز توحید کو بنائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

نہ کہ رشتوں کو بنائے گا۔

اَب جو وہ بدلہ لے گا تو اُس کے پیشِ نظر اِن کی رشتہ داری نہیں ہوگی توحید کو ہوگی توحید سے جو اُس کا رشتہ ہوگا توحید سے جو اس کا معیارِ ایمانی ہے معیار تصدیق ہے معیار اطمینان ہے یا معیار ہے ماننے کا اُس معیار کے تحت وہ کیا لے گا بدلہ لے گا۔

اب جب اللہ بدلہ اُس کے ذریعے امام حُسین علیہ السلام کا دلوائے گا تو پھر اُس کو خالق کس معیار کا بنائے گا۔

پھر یہ ہمارا بنا ہوا نہیں ہوگا توحید کا بنایا ہوا ہوگا۔

کیونکہ وہ بدلہ کس کا ہوگا توحید کا بدلہ۔ اب توحید تو قتل نہیں ہوسکتی نہ۔

معاذ اللہ توحید کوئی قتل ہوتی ہے ؟

قتل کا وہاں تصور ہی نہیں ہے۔

لیکن ان کو اس معیار کا بنایا کہ ان کی حیات گویا حیاتِ توحید ہے۔

مَیں دوسرا جملہ کہوں اگر آپ نہیں سمجھ رہے مَیں کیا کروں۔

ان کا قتل جب توحید کا قتل ہے تو پھر ان کا وجود ہی گویا توحید کا وجود ہے۔

جس کا وجود ہی بنائے توحید ہو، پھر وہ ہی سجدہ حقا کہ بنائے لا الہ ہست حُسین۔

پھر کہوں کہا گیا۔۔۔ حقا کہ بنائے لا الہ ہست حُسین ۔

امام حسین علیہ السلام وجود مبارک کس بنا پہ ہے۔

بدلہ توحید کا ہے یا نہیں جب بدلہ توحید کا ہے تو معیار بدلہ کتنا ہوگا۔ قتلِ امام حسینؑ کے قاتل سے کس معیار کا بدلہ لیا جاتا اُسی معیار کا بدلہ لیا جانا چاہیے۔

قاتلِ حُسینؑ سے بھی قاتلِ علی علیہ السلام سے بھی۔

Presented by Ziaraat.Com

اَب جو بھی علیؑ کے مقابل آئے گا، یا حُسینؑ کے،

وہ اِن کے مقابل نہیں آیا توحید کے مقابل آیا۔۔۔(نعرہ حیدری)

جو اِن سے جنگ کرے گا اِن سے جنگ نہیں ہوگی توحید سے جنگ ہوگی،

جو اللہ سے جنگ کرے وہ مسلمان کہاں ؟

جو توحید سے لڑے وہ مسلمان ہے ؟

اَب جو ان کے مقابلے میں آیا کس کے مقابلے میں آیا توحید کے اللہ کے مقابلے میں آیا۔ جو اللہ کے مقابلے میں آ کے اُس دشمنی میں آئے گا یہ محبت میں آئیں گے۔

مقابل والا دشمنی میں آئے گا۔

جو دُشمن ہو کے اللہ کا مقابلہ کرے اُسے توقع ایمان کیا ہوسکتی ہے۔۔۔(نعرہ حیدری)

اَب مَیں مناظرہ تو میں پڑھتا نہیں لیکن جو جناب علیؑ کے مقابلے میں کوئی بھی جنگِ جمل میں آئے ہاں کوئی بھی ہو۔

ثار کا تعلق صرف ایک قاتل سے نہیں ہوتا۔ کچھ اور بھی ہوتے ہیں جو اس کے ساتھ ملوث ہیں ابھی بحث کرتے ہیں۔

اَب ثار میں اگر صرف قاتل ہی تک بات ہوئی تو قاتل تک تو بات نہیں ہے اگر میں جلدی سے ابھی کہہ دوں تو۔

برابر کی لعنت ہے جو امامؑ کا قاتل ہے۔

جس نے ظلم کیا وہ بھی برابر کا قاتل ہے۔ جو راضی ہو گیا ان پر بھی برابر کی لعنت۔

اَب معلوم ہو گیا تین حالتیں ہیں توحید کے مقابلے میں جو امام کے قاتل کو سزا دی جائے گی وہ اُن میں اک قاتل نہیں آئے گا۔ قاتل کا معاون بھی آئے گا۔ مشورہ دینے

Presented by Ziaraat.Com

والا بھی آئے گا۔اُکسانے والا بھی آئے گا۔فوجیں بلانے والا بھی آئے گا۔ Oragnise کرنے والا بھی آئے گا۔

اور جو اس پوری Mission پر راضی ہو گیا جائے بے شک نہ۔میدان میں جانے کی ضرورت نہیں گھر بیٹھا رہے اور کہے بہت اچھا ہوا وہ بھی اُسی میں (صلوۃ)۔

اب یہ کیا ہوا۔

یہ آ گیا اس میں،اب یہ کیا ہوا۔

ثار اللہ ہیں۔اللہ کے بدلے کہہ کہ ہمیں کتنا بڑا میدان وسیع دے دیا۔

کہ اِن کا قتل اِن کا نہیں ہے توحید کا ہے۔تو پھر اِن کا وجود کیا ہے ؟

اِن کا وجود نہیں ہے۔یہ توحید کے مقام پر فائز ہیں۔

اَب اِن کا بدلہ کون لے گا ؟

امام حُسین علیہ السلام تو بدلہ نہیں لے سکے۔

جناب علی علیہ السلام بھی بدلہ نہیں لے سکے۔

کسی کو تو مقرر ہونا چاہیے۔اور وہ کیسا ہونا چاہیے۔

پھر اُس کی تلوار میں عدل ہی عدل ہو گا وہاں رعایت نہیں ہو گی۔

امامؑ نے فرمایا۔

اچھا تمہارے دلوں میں ان کے بارے ابھی میں کچھ ہے۔اگر توحید کے قاتل کو ایک آدمی قتل کرنا چاہتا ہے،ذرا یارا کہے، وہ ذرا یارا نہیں کہا۔

وہاں تو رواداری کا تصور ہی نہیں ہے۔تو اسی وجہ سے مَیں جلدی جلدی حدیثِ معراج کو پڑھ کے بات کو آگے بڑھائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

سرکار معراج پہ تشریف لے گئے۔

حدیث معراج ہے میرا حبیب مَیں شے ہوں مگر شے جیسا نہیں۔

شے سے میری تعریف نہیں ہوسکتی لوگوں پر یا کسی پر میرا قیاس نہیں ہوسکتا۔

خلقتک من نوری و خلقتک علی من نوری۔

مَیں نے تجھے اپنے نور سے بنایا۔اور علی علیہ السلام کو تیرے نور سے بنایا۔

تیرے دل کی گہرائیوں کا مَیں نے مطالعہ کیا ہے۔توحید فرما رہی ہے۔

مَیں مطلع ہوا۔جیسے ایسا لگتا ہے خود بتانے والا کہہ رہا ہے۔معراج میں مَیں نے تجھ سے علیؑ کی زبان میں خطاب کیا کہ تیرا دِل مطمئن رہے۔

کلام کوئی کیسے کہتا ہے کہ مَیں نے کلام کیا۔یہ باتیں ہوئیں ہوتی ہیں اِشارے ہوتے ہیں حدیث لفظوں میں تولانا ہے۔

لفظوں میں لانے کے لیے کوئی تو لفظیں ہوں گی لفظیں تو اللہ میں ہوں گی۔

لفظیں تو نشاندہی کرتی ہیں نہ وہ تو بات ہمیں بتاتی ہیں۔

کیا تو ان کو دیکھنا چاہتا ہے۔معراج یہ کہہ رہا ہے کیا تو ان کو دیکھنا چاہتا ہے۔

سرکارؐ نے فرمایا۔ہاں

فرمایا میرے عرش کے دائیں طرف دیکھو۔اب جو دیکھا۔

فااذبہ علی و فاطمہ والحسن والحسین۔(صلوٰۃ)

یہ سارے کسی میں مصروف ہیں۔عبادت میں مصروف ہیں

اُن کے درمیان میرا بارھواں امامؑ ہے۔

نا جانے اِن باراں چودہؑ کے درمیان یہ بارھواں کیسا چمک رہا ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا۔

ایسے چمک رہے تھے ایک ستارہ ہوتا ہے چمک رہا ہوتا ہے۔

یہ کہہ کر سرکارؐ نے فرمایا۔

یہ میرا بارھواں مَیں نے بنایا ہی اپنا ثائر ہے۔ بدلہ لینے والا اِسی کو مَیں نے بنایا ہے۔

تیری عترت کا بدلہ والا ہے یہ ہے۔

عترت میں کون آتے ہیں، خود رسولؐ آتے ہیں، سب سے مرکز عترت کون ہے۔

جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اس میں مرکز ہے اور اس کے بعد اہل بیتؑ۔

یہ سارے نظام ان تمام کا ثائر کون ہے۔؟

عزتی و جلالی ۔ یہ کہہ کر معلوم ہوگیا جو عترت کے بدلے لے گا۔

وہ بارھویں امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔

معلوم ہوگیا سرکارِ دو عالمؐ سے اب جنہوں جنہوں نے۔

مجھے عزت وجلال کی قسم۔

اِسی کو تو میں نے تمام ولیوں پہ حجت بنایا ہے۔

جو ولیوں پہ حجت ہو وہ ہی تو امامِ زمانہؑ ہے۔

آگے فرمایا۔

اور میرے دشمنوں سے انتقام لے گا۔

تیری عترت کا بدلہ لے گا۔ میرے دشمنوں سے انتقام لے گا۔

معلوم ہوگیا انتقام بھی عدالت ہے۔ بدلہ لینا بھی عدالت ہے۔

اللہ کے دشمنوں سے انتقام کون لے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

اچھا ایک بات بتائیں جو اللہ کا دشمن ہو وہ رسولؐ کا دوست ہوگا ؟

اگر اللہ کی دشمنی میں یہ دشمن ہو سکتے ہیں تو جو ان کا دشمن ہے اللہ ان کا دوست ہو سکتا ہے

تو معلوم ہو گیا۔

محبت کا معیار کیسا بنایا؟ ایک،

جو میرا محب ہوگا ان کا بھی ہوگا۔

جو میرا دشمن ہوگا وہ ان کا بھی ہوگا جو ان کا ثائر ہوگا وہ میرا بھی ثائر ہوگا، جو میرا مُحب ہوگا

وہ اِن کا محب ہوگا جو ان کا دشمن ہوگا وہ میرا بھی دشمن ہوگا۔

عدائی یعنی جو میرا دشمن ہوگا۔

2 عہدے ہو گئے ایک ہو گیا انتقام اور ایک ہو گیا ثار۔

اور ثار لینے والے کو کہتے ہیں ثائر۔ ثائر خون کا بدلہ لینے والا۔

منتقم انتقام لینے والا

معلوم ہو گیا انتقام عدل ہے ظلم نہیں۔ کیسے کیسے انتقام لیا جائے گا؟

مَیں بتاتا ہوں۔

اللہ کیسے انتقام لے گا ؟

عدل تو ہے نہیں انتقام لینا عدل ہے۔

جب لے گا تو عدل تو ہے نہیں انتقام لینا عدل ہے۔ جب لے گا تو عدل نے کون سے

طریقے استعمال کرے گا کہ ان سے انتقام لے لے۔

اب انتقام کا مادہ ہے قمت۔ سزا۔ بدلہ

قمت کیا ہے مادہ انتقام۔ اس قمت کہتے ہیں درمیانی راستے کو۔

Presented by Ziaraat.Com

نقمت کے معنی تکلیف اور اذیت کے معنی میں بھی آتا ہے۔

تو نقمت کی ضد کیا ہے؟

نعمت۔ نقمت ۔نعمت۔

دو چیزیں ہو گی۔اَب اللہ نے رحیم ہو کر عالمین کے لئے مومنین کے لئے رحیم ہے عالمین کے لئے رحمٰن ہے۔جو چیزیں مومن کے لئے باعثِ مسرت ہیں اُسے نعمت کہتے ہیں۔جو باعثِ اذیت ہیں اُسے نقمت کہتے ہیں۔

اب اس نعمت میں تب سلب نقمت ہو گی نعمت چھین لینا انتقام ہے۔

انتقام عدل ہے تب نعمت چھینتا ہے جب کفرانِ نعمت ہوتا ہے۔

اَب علیؑ سب سے بڑی نعمت ہے اگر نہیں مانا تو اللہ ان پر انتقام لے تو اب عدل ہے اللہ کا۔۔۔(نعرہ حیدری)

کفرانِ نعمت پر کیا ہوتا ہے سلب نعمت ہے۔

نعمت کیوں چھین لی جاتی ہے جب کفرانِ نعمت ہو گا۔

کفرانِ نعمت میں جب کوئی نعمت سب سے بڑی ہو گی جب اُس کا انکار ہو گا تب سلبِ نعمت ہو گا۔

عام نعمت پر سلب نعمت عدل کے خلاف ہے۔

جب اُس کی کلی نعمت کا اِنکار ہو گا تب ہی سلب نعمت ہو گا۔

کفرانِ نعمت پر سلب نعمت۔انتقام،اب انتقام عدل ہے اللہ انتقام لے سکتا ہے یہ اس کا عدل ہے۔

اور اِسی طرح ان کا انکار ہی اسرار گناہ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

چوری کرنا گناہ نہیں ہے ان کی ولایت کا انکار سب س بڑا گناہ ہے۔

تو اَب سلبِ نعمت ہو گئے یا نہیں ؟

انتقام ہوگا یا نہیں۔

اس میں اذیت ہوگی اذیت تو اَب معلوم ہوگیا کہ جتنی اذیتیں دی جائیں گی۔

اذیت اور انتقام میں کیا فرق ہے اذیت جسمانی بھی ہوسکتی ہے ذہنی بھی۔

رُوحانی بھی ہوسکتی ہے مگر انتقام میں یہ خصوصیات نہیں ہوتیں اذیت بلا وجہ بھی ہوسکتی ہے مگر انتقام بلا وجہ نہیں ہوتا۔

انتقام کی کوئی نہ کوئی وجہ ہے۔ تو اَب اذیت اسی سے آگئی۔

اَب عمل کے آخر کو کیا کہتے ہیں، عقب، عقب معنی آخر۔

بُرے عمل کے ردِ عمل کو کیا کہتے ہیں عُقوبت۔ عُقوبت کو سزا کہتے ہیں۔

مَیں یقین سے آپ سے کہہ رہا ہوں۔

نماز کی معافی ہوسکتی ہے۔ ہوسکتا ہے نماز ترک ہو جائے عذاب نہیں ہوسکتا، کیونکہ شفاعت اس میں ہوسکتی ہے۔ جس میں عذاب یقینی ہے وہ ترکِ ولایت علیؑ ہے، مَیں بہت بڑی بات کہہ رہا ہوں۔

جتنا وِلایت کو ترک کرتا جائے گا اُتنا عذاب زیادہ ہوتا چلا جائے گا۔

اِس لئے جناب علی علیہ السلام کا چہرہ دیکھنا ثواب نہیں عبادت ہے۔

ثواب نمازوں پہ ہوتا ہے۔

عقب کا تصور کیا ہے یہ بھی انتقام ہے اب انتقام کے پھر دو شعبے آجاتے ہیں۔

ہم جرم کرنے والوں سے انتقام لیں گے۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں ایک جرم اور ایک ظلم۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک ہے عدل اور عدل کے مقابلے میں آتا ہے ظلم۔ ظلم کیا شے ہے اسکی شے پہ نہ رکھنے کا نام ظلم ہے۔ سب سے بڑا ظلم ہی وہ ہے۔ انتقام ظالم سے ہوگا کہ شے کو اُس کے مقام پر نہ رکھے۔

اگر ایک دن میں ٹوپی کو یہاں رکھ لوں تو یہ ظلم نہیں ہے۔

لیکن ظلم کا معیار کہاں جائے گا سب سے بڑا ظلم کیا ہے شرک جنہوں نے شرک کیا سب سے بڑے ظالم ہی سب سے بڑا ظلم شرک ہے شرکِ جلی جسے کہتے ہیں،

یہ سب سے بڑا ظلم ہے۔

اَب قرآن سے پوچھتے ہیں قرآن تو بتا شرک کیا ہے

اللہ چاہتا ہے منتخب کرتا ہے جسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے چُن لیتا ہے انتخاب بھی کرتا ہے اپنے عبدوں کے لئے جن کو۔

ان کو نہ بنانے کا اختیار ہے، نہ پیدا کرنے کا اختیار ہے

یہ ہم بنائے ہوئے کے مقابلے میں جو بناتے ہیں یہی تو ظلم اَب جناب یہ کیا ہو گیا جرم۔ جُرم کسے کہتے ہیں ؟

درختوں سے پھلوں کو کاٹ لیں بغیر وجہ کہ۔ کیا تشبیہہ دی گئی ہے ظلم کی۔ درخت سے بغیر وجہ کے پھل کاٹ لینا تو درخت کا تو قصور نہیں ہے

نہ مجرم تو وہ ہے نہ جس نے بغیر وجہ کاٹا۔

اَب خُدا جانے استعارہ کہاں جاتا ہے۔ آم کے درخت سے آم کو کاٹ لینا بغیر وجہ کہ وہی تو مجرم ہے اُسی مجرم سے تو ہم انتقام لیں گے۔

کہ جو ہمارا ثمر جس کو ہم نے منزل تک پہنچایا تھا وہاں تک انہوں نے جانے نہیں دیا۔

Presented by Ziaraat.Com

پھل کا پکنا منزل ہے یا نہیں۔

اُس نے پھل کو پکنے سے پہلے کاٹ دیا تو مجرم ہوا یا نہیں، جو مقصد تھا اُس پر تو انھوں نے پہنچنے نہیں دیا۔ تو سب سے بڑا ظالم وہ ہی ہے جو السلام و دین کو اپنی منزل تک پہچانے سے پہلے ختم کرے۔

اب یہ کیا ہو گیا ظلم مجرم اب ہم کیا لیں گے اُس سے انتقام

اب انتقام کیا ہے جناب عدل۔

عدل اور منتقم میں کیا فرق ہے ؟ عدل اور انتقام میں کیا فرق ہے ؟

عادل مظالم اور جرائم میں فریق نہیں ہوتا۔ ورنہ وہ عدل نہیں کر سکتا اگر فریق ہو۔ فریق تو پھر اپنی طرف ڈنڈی مارے گا۔ تو پھر عدل تو نہ ہوا نہ۔ تو عدل کے لیے ضروری ہے کہ وہ مظالم اور جرائم کا فریق نہ ہو۔ اور انتقام لینے والا جب تک فریق نہ ہو انتقام نہیں لے سکتا۔

لیکن دوسری شرط عادل یہ ہے کہ دوست کو دوست اور دُشمن کو دُشمن کی حیثیت سے نہ دیکھے ظالم و مظلوم کی حیثیت سے دیکھے۔ تاکہ صحیح عدل ہو سکے۔

انتقام میں یہ شرط ہوتی ہی نہیں ہے تیسری شرط میں ایک جملہ کہوں، لڑنے والے آپس میں صلح کر دیں تو پھر عادل سزا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہ فریق ہی نہیں ہوتا۔

انتقام میں صلح کا امکان ہی نہیں ہوتا۔ اگر صلح ہوتی تو انتقام کیوں کہا جاتا۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ جناب علی علیہ السلام راضی ہو گئے تھے راضی ہونے کا تو تصور ہی نہیں ہے۔ عدل میں ایسا نہیں ہوتا۔

کہ اُس کا آنے والا نمائندہ صلح کرے پھر وہ منتقم کیسے ہو گا۔ جو دوست ہے وہ دوست

Presented by Ziaraat.Com

ہے جو دشمن ہے وہ دشمن ہے، کبھی بھی صلح نہیں ہوگی۔

عادل ہمیشہ قانون کے ماتحت فیصلہ کرتا ہے۔قانون کون بناتا ہے۔

اسمبلی قانون بناتی ہے اور بنا رہی ہیں۔اور وہ ہی جج کو دیتی ہے۔اُس قانون کے خلاف کوئی فیصلہ دے نہیں سکتا۔عادل قانون کے خلاف فیصلہ نہیں دے گا۔

انتقام میں فیصلہ قانون کے مطابق نہیں حُجت ودلیل کے مطابق ہوتا ہے۔عدل بعد میں ہوتا ہے، حجت اور دلیل انتقام میں ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اگر ایک عادل چور کو سزا دیتا ہے اور ثابت ہوگیا چوری اس پر۔تو کیا حکم ہوگا ہاتھ کاٹ دو۔

اُس میں انگلیاں کاٹنے کا حکم ہے یا نہیں ؟ لیکن عادل کبھی بھی جو اس کی لوٹائی ہوئی جو چوری ہوگئی ہے وہ دولت کبھی نہیں لوٹائے گا۔

یہ عادل کی ذمہ داری نہیں ہے یہ انتقام لینے والے کی ذمہ داری ہے وہ ہاتھ بھی کاٹ سکتا ہے اور دولت واپس بھی لے سکتا ہے تو عادل کتنی آنکھیں نکالے گا۔کیونکہ ہے اُس کی ایک تو ایک ہی نکالے گا۔

اگر دو آنکھوں والے نے کسی کی آنکھ نکال لی تو ایک ہی نکالے گا دوسری نہیں نکال سکتا ۔لیکن انتقام میں دلیل یہ ہے کہ کیونکہ اس نے اُس کی آنکھ نکالی تھی ہی اُس کی ایک اس کو اندھا کردیا۔لہٰذا دلیل ہے کہ اس کی دونوں نکالیں تاکہ یہ بھی اندھا ہوجائے۔

انتقام میں دلیل ہوتی ہے۔۔۔(صلوٰۃ)

اَب یہ جو ثار ہوتا ہے یہ کس کا بدلہ ہوتا ہے ؟

خون کا بدلہ خون کا بدلہ لینے والا کیا ہوتا ہے ثائر۔

اَب ثائر اور منتقم میں کیا فرق ہوا۔۔؟

Presented by Ziaraat.Com

انتقام اور ثار میں کیا فرق ہے ؟ انتقام ہر شے کا ہوسکتا ہے مگر ثار فقط خون کا بدلہ ہے قاتل کا خون ہے صرف انتقام خود بھی لے سکتا ہے اور کسی سے بھی دلوایا جا سکتا ہے ۔انتقام کسی کے حوالے سے بھی ہوسکتا ہے۔مگر ثار بدست خود ہوگا۔اور ہونا بھی ایسے چاہیے۔کیونکہ جو ثائر ہوگا وہ اپنے ہاتھ سے ہی خود بدلہ لے گا۔

جب امام حُسین علیہ السلام کے لئے زیارت ہے اللہ کا بدلہ۔

تو جس ہاتھ سے امام بدلہ لے گا وہ ہاتھ اللہ کا ہوگا یا نہیں ؟

وہ ہاتھ یدُ اللہ ہوگا کہ نہیں۔

اُس کمال میں کیا ہوگا یدُ اللہ ۔یعنی ہاتھ اُس کا ہوگا کمال الٰہی کا ہوگا تاکہ اُس کمال میں جو اس کا کمال ہوگا وہ وار کس کا بدلہ ہوگا۔

اِسی لئے اس ہاتھ کو یدُ اللہ کہتے ہیں۔

معلوم ہوا جو اِن کے ہاتھ سے قتل ہو جائے گا وہ قتل ہونے والا بھی جنتی نہیں ہوگا نہ ان کا مقتول بھی جنتی ہوگا، نہ اِن کا قاتل کبھی جنت میں جائے گا۔

تو اَب کیا ہو گیا خود بھی بدلہ لے سکتا ہے کسی کے حوالے سے بھی بدلہ دِلوایا جا سکتا ہے ۔اب آگے آ گیا قصاص اور ثار میں کیا فرق ہے۔

قصاص بھی عدل ہے۔انتقام بھی عدل ہے اب اذیت بھی عدل ہے۔

قصاص کا حکم کہاں سے ملتا ہے۔جو شرعی حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے وہ قتل کا بدلہ قتل دیتا ہے۔اُس قتل کے بدلے کا قتل کا نام قصاص ہے۔

یہ حکومت کی طرف سے پھانسی دیتے ہیں کہ نہیں ؟قتل کے عوض میں کیا ہوتا قتل۔

پنچائیت بیٹھتی ہے یا جرگہ بیٹھتا ہے تو یہ کس میں بیٹھتے ہیں، قصاص میں، معاف کرنے

Presented by Ziaraat.Com

والے کو دیت کہتے ہیں وہ جو دے کے معاف کرتا ہے وہ قصاص نہیں ہوتا وہ دیّت ہوتی ہے۔۔۔(صلوٰۃ)

قصاص جو پنچائیت میں جو قتل کے بدلے قتل کا حکم ہوگا وہ قصاص ہوگا لیکن ثار میں کسی عدالت سے حکم لینے کی ضرورت نہیں کسی جرگے سے حکم لینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ قصاص لینے والا خود عادل ہوتا ہے وہ تو کسی سے تب حکم لے جب وہ علم میں کسی سے کم ہو امام وہاں وہ اُس دن جو فیصلے کریں گے وہ اپنے علم سے کریں گے۔ علم وعدل کے مطابق فیصلہ ہو امام کا جو ثارٔ ہوگا عالمین کا۔ اس لئے امامؑ جو ہیں ان کے لئے عدالت سے کسی دنیا کی عدالت سے حکم لینے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا امام جو لے گا وہ قصاص نہیں لے گا ثار لے گا۔ امامِ زمانہ کا جو بدلہ ہوگا بطور قصاص نہیں ہوگا۔ اگر بطور قصاص ہو گیا پھر تو وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ قصاص تو اُس کے عوض میں ہوتا ہے اَب جو امامؑ کی تلوار سے جو مارا جائے گا۔ وہ کیا ہوگا ثار ہوگا۔ قصاص نہیں۔

اور پھر قصاص کا تصور ہوتا ہے یہ بین المسلمین ہوتا ہے۔

کافرین کا اگر تصور ہے قصاص میں ہوگا اگر کسی مسلم نے کافر کو قتل کر دیا تو اس کافر کے قصاص میں مسلم کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ وہاں دیّت دی جائے گی۔ پیسے دیئے جائیں گے ایک ایک کو رقم دے کر اُسے چھڑا لیا جائے گا۔ رقم دینا قصاص نہیں دیّت ہے۔ اگر مسلم، مسلم کے ساتھ تو وہاں قصاص ہو سکتا ہے کسی نے آنکھ پھوڑ دی ہے تو آنکھ کے مقابلے میں کیا پھوڑی جائے گی آنکھ۔

لیکن قصاص میں قتل ہی ہونا ہے۔ قصاص کا بدلہ آنکھ نہیں قصاص ہے۔

قصاص میں آنکھ ہوتی ہے ثار میں قتل کا بدلہ قتل۔۔۔(صلوٰۃ)

Presented by Ziaraat.Com

قصاص میں جو قاتل ہے صرف قاتل کو قتل کیا جاتا ہے۔

جو قتل کے معاون ہوتے ہیں اُن کو صرف ایک ضرب لگائی جاتی ہے۔

قصاص میں ایک ایک ضرب ہوتی ہے۔اُنہیں قتل نہیں کیا جاتا۔

قصاص میں صرف قاتل کو قتل کیا جاتا ہے لیکن معاونین کو قتل نہیں کیا جاتا۔

معاونین کو خاذل کہتے ہیں۔

خاذل کے معنی مددگار۔اُن کو صرف ایک ضرب لگائی جاتی ہے لیکن یہاں کیا ہے ضرب نہیں لگائی جاتی۔جو بھی اُن کے جس طرح کی معاونت کرنے والے ہیں جیسے قاتل سے ثار ہوگا۔ویسے اُن سے بھی ثار لیا جائے گا جو اُن سے راضی ہیں ان سے بھی ثار لیا جائے گا۔

ثار کیا ہوگا۔تلوار سے قتل کرنا۔تو اب جو قاتل ہوگا اُس سے بھی ثار لیا جائے گا۔جو معاونین ہونگے اُن سے بھی ثار لیا جائے گا۔جو اُس پہ راضی ہونگے اُن سے بھی ثار لیا جائے گا۔

اگر قصاص میں ایک بچے نے کسی کو قتل کیا تو وہ قتلِ خطا شمار ہوتا ہے، قتل نہیں ہوتا۔

قتل سہو کہلاتا ہے۔قتل خطا کہلاتا ہے۔

لیکن ثار میں کوئی امتیاز نہیں۔خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا۔

ثار جن سے قصاص لیا جائے گا اُن کی نسلوں کو بھی ختم کر سکتا ہے۔

اِسی وجہ سے امامؑ کا ظہور بھی تب ہوگا جب نسلوں میں مومن رہے گا ہی نہیں۔جب آنے والے مومن نے ابھی انتظار ہی نہیں جب سارے آ چکے ہوں گے تب امامؑ کا بدلہ شروع ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

امامؑ زمانہ کیا بنیں گے ثائر۔

اور ثائر کن کی طرف سے ہونگے توحید کی طرف سے،

اور بدلہ کس کا لیا جائے عترت کا۔

یا طالبہ ثار انبیاء و ابناء الانبیا۔

جتنے انبیا میں ان کی اُولادیں ہیں اُن کا ثائر کون ہوگا امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

۔بدلہ کون لے گا امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف۔

رات جہاں بات مَیں نے ختم کی آج وہی ہے مَیں مصائب کو شروع کرتا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

ذکرِ مصائب

زاہراؑ کی بیٹیاں دربارِ یزید میں آئیں۔

ہم جملہ تو کہہ دیتے ہیں یہ تو اُس جنابِ سجاد علیہ السلام سے پوچھیں جس نے اِذن دیا اندر جانے کا۔ جب بیبیاںؑ آئیں یزید (لعنت بے شمار) کے دربار میں جب اندر دیکھا ڈھول بج رہا ہے۔ اور یہ بیٹھے شرابیں پی رہے ہیں اُس وقت میری شہزادی نے کہا سجادؑ کوئی اِن سے کہیں کہ دوسرا راستہ نہیں ہے۔ ہمیں دوسرے راستے سے لے جائیں۔ لیکن اس ملعون نے کہا نہیں ہمیں حکم ہے اِس راستے سے لے کے جانا ہے۔

تب بی بیؑ نے فرمایا۔۔۔۔

سجادؑ بیٹا تو امامؑ ہے ہمارے لئے کیا اِذن ہے ؟

کیا حکمِ الٰہی ہے۔؟

امامؑ نے فرمایا پھوپی اماں حکم یہ ہے جس طرح یہ لے جانا چاہتے ہیں چلے جائیں یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ زاہرہؑ کی بیٹیاں چلی گئیں۔

اِس نے حکم دیا، بیبیوں کو وہاں کھڑا کر دیا جائے جہاں غیر مسلموں کو کھڑا کیا جاتا ہے ۔ جہاں آج بھی جگہ بنی ہوئی ہے۔

زینبؑ بنتِ علیؑ لکھا ہوا ہے آج بھی۔

آ کے بیبیاں کھڑی ہو گئیں جنابِ سجاد علیہ السلام آگے کھڑے ہو گئے۔ ایک شخص ہے وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہیں تو وہ آیا وہ ایران کا رہنے والا تھا۔ اُس نے آ کے یزید کو ہنسانا شروع کر دیا۔ باتیں کرتے کرتے اُس نے بیبیوںؑ کو دیکھا۔ کیا کریں ہم ان

Presented by Ziaraat.Com

کے ظلم کو سنانا چاہتے ہیں۔اب سُنانا تو پڑے گا۔

اس نے ایک بی بیؑ کی طرف اشارہ کر کے یزید سے کہا۔

یہ بہت بڑی بات تھی جب یہ اس نے اشارہ کر کے ہاتھ سے کہا تو جناب زینبؑ نے فرمایا اللہ تیرا ہاتھ قطع کرے۔

جب اُس نے لفظ اللہ سُنا فوراً یزید سے کہتا ہے۔

یزید یہ تو اللہ کا نام لے رہی ہیں تو نے غیر مسلموں کی جگہ ان کو کھڑا کیا ہوا ہے۔

یزید نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ خود چل کے امامؑ کے قریب آیا۔

کہتا ہے **من انا تم یا اسیرا۔**

قیدی آپ کون ہیں ؟

سرکارؑ نے فرمایا: کیا پوچھنا چاہتا ہے۔

قیدی مَیں یہ پوچھنا چاہتا ہوں آپ کون ہیں ؟

کہاں کے رہنے والے ہیں ؟

مولاؑ نے فرمایا۔۔۔ہم مدینہ کے رہنے والے ہیں۔

اچھا آپ مدینہ کے رہنے والے ہیں یہ کہہ کر اُس نے کہا آپ کا نام کیا ہے ؟

سرکارؑ نے فرمایا۔۔۔

میرا نام علیؑ ہے۔

بس علیؑ کا نام آنا تھا کہنے لگا مدینے میں علیؑ۔آپ مدینے کے علیؑ ہیں

یہ کہہ کر امام تعارف کے لئے فرماتے ہیں۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و

Presented by Ziaraat.Com

یطہرکم تطہیراً۔

اے شخص اہل بیتؑ کو جانتا ہے ؟

جب اِتنا کہا تو اب جواُس نے غور سے دیکھا چلا کے کہتا ہے ۔۔۔۔

بولا کہ آپ علی زین العابدین علیہ السلام تو نہیں ہیں۔

آپؑ نے فرمایا۔۔۔ہاں تو نے صحیح پہچانا۔

خُدا کی قسم اپنا مُنہ پیٹنے لگا۔

اور روکے کہتا ہے مولاؑ کیا میرے لئے بھی توبہ ہے کہ مَیں اتنی بڑی گستاخی کی ہے ۔اور آپؑ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بیبیوںؑ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

مولاؑ کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے ؟

سرکارؑ نے کہا۔۔ہاں توبہ کے لئے گنجائش ہے۔

یہ جب کہا بولا کیا میری بخشش ہو سکتی ہے۔ سرکارؑ نے فرمایا ہو سکتی ہے۔ یہ کہہ کر تھوڑی دیر کے لئے وہ گیا اور واپس جب آیا تو وہ ہی اشارے والا ہاتھ کٹا ہوا تھا۔

قطع کر کے ہاتھ میں لیا، امامؑ کے آگے ڈال کے کہتا ہے۔ مولاؑ کیا یہ میرا عمل قبول ہے آپؑ کی بارگاہ میں ۔جس ہاتھ سے مَیں نے گستاخی کی تھی وہ ہاتھ مَیں نے کاٹ دیا ہے۔

جب اُس نے کہا نہ کہ مَیں نے وہ ہاتھ کاٹ دیا ہے تو امامؑ نے فرمایا ہم نے تیرے عمل کو قبول کیا۔ اُس وقت یہ کہتا ہے مولاؑ آپ تو آ ئے ہیں،

یہ مخدرات کون ہیں 'یہ بیبیاں' کون ہیں تو اَب امامؑ نے فرمایا۔

اب یہی آنکھیں بند کر کے چلا جا یہ زاہرہؑ کی بیٹیاں ہیں ۔ برہنہ سر ہیں اور یہ دربار

Presented by Ziaraat.Com

میں کھڑی ہیں۔

دربار سے ایسا گیا پھر وہ کہ کسی کو معلوم نہیں زمین میں چلا گیا، یا باہر چلا گیا۔

یہ امام ابھی کھڑے تھے کہ ایک شخص کا بہت بڑا مناظر وہ آیا۔ راہب تھا۔ آ کے یزید سے پوچھتا ہے۔ اُس نے ابرو پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔

۔۔۔ اُس کو کہتے تھے۔ آ کے کھڑا ہو گیا یزید کے سامنے۔ امام حسینؑ کا سر پاک آگے رکھا تھا۔ یہ دیکھ کر کہتا ہے یہ، کن کا سر ہے۔

اُس نے کہا تو کیوں پوچھتا ہے۔ کہنے لگا ابھی مَیں نے خواب دیکھا۔

رسولِ خُداؐ روتے ہوئے آئے ہیں، روتے ہوئے ملائکہ آئیں ہیں جب مَیں نے اُن کو ہوئے دیکھا مَیں نے پوچھا آقا آپؐ کون ہیں ؟

فرمایا۔۔۔ میرا بیٹا حُسینؑ یزید کے دربار میں اُسکا سر رکھا ہے اس لئے مَیں آیا ہوں۔

یہ کن کا سَر ہے۔ کہا حُسینؑ کا۔۔

کہنے لگا حسینؑ کس کا بیٹا ہے۔۔۔ کہا۔۔ فاطمہؑ زاہرہؑ کا۔

بس اِتنا کہنا تھا۔۔ زندیق نے کہا کہ زاہرہؑ کی وہ بیٹیاں ہیں جو مباہلے میں آئیں تھیں یہ جناب زاہرہؑ کا بیٹا ہے۔؟

کہا تجھے شرم نہیں آتی کہ زاہرہؑ کے بیٹے کا سر اور وہ بھی تیرے تخت کے نیچے زینے پہ رکھا ہوا ہے۔

اور تو خوشیاں منا رہا ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے کہا ہمیں خواب سُنانے آیا ہے جلاد سے کہا آگے بڑھو اِسے کوڑے مارو۔

جوں جوں کوڑے لگتے ہیں یہ کہتا ہے مجھے اور کوڑے مارو مجھے رسولؐ سلام کر رہے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد کہا مجھے جناب علی علیہ السلام سلام کر رہے ہیں۔

اب مَیں یہ جملہ کہوں۔۔۔۔۔

ایک وقت آیا اس نے دونوں ہاتھ تو سر پہ رکھ کے کہا کہ مجھے جناب زاہرہؑ سلام کرتی ہیں۔

جب یہ کہا یہ آگے بڑھا اور امام کے سَر کے قریب آ کے کہتا ہے۔

مولاؑ۔۔۔۔مَیں آج سے تیرا ماننے والا ہوں میری شفاعت فرمائیں۔

اِن پر مَیں لعنت کرتا ہوں۔

یہ کہا تلوار چلی اور وہ سیدھا جنت میں چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہادت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

اوہ ہے سردار زمانے دا میڈے دِل کو عین یقین۔

اوندا وچہ بغداد دے رُل مرَنا اسلام دی ہے توہین۔

تُساں آہدے ہو ایہ ہے موسیٰ کاظمؑ پر دِل کوں نہیں تسکین۔

ایہ پُتر ہے جعفر صادقؑ دا یا عرب دا کوئی مسکین۔

کلام : ملک صفدر حسین ڈوگر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

تیسری مجلس:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشهد انک قد اقمت الصلوٰة واتيت الزكوٰة وامرت با لمعروف ونهيت عن المنكر واطاعت الله ورسوله حتى اتک اليقين فلعن الله امة قتلتک ولعن الله امة ظلمتک ولعن الله امته سمعت بذالک فرضيت۔

(زیارت وارثہ)

سرکار امام حُسین علیہ السلام کی زیارت کو بیان کرتے ہوئے اہم زیارت کے ان جملوں پر پہنچے ہیں کہ اب امامؑ کی زندگی کی ساری کیفیات ہیں ابتدا سے انتہا تک ان کو بیان کیا جا رہا ہے۔

ارشاد ہو رہا ہے اور کہنے والا کہہ رہا ہے۔

اشهد انک ۔

مَیں گواہی دیتا ہوں اور گواہی کسی کے سامنے دی جا رہی ہے امامؑ کے سامنے۔

عام عادل کے سامنے نہیں۔ اور امامؑ کے سامنے کہہ رہا ہے **اشهد انک** مَیں گواہی دیتا ہوں جب امامؑ کے سامنے گواہی ہو گی مجبوری کی گواہی نہیں۔ اگر مجبوری کی گواہی ہو تو پھر تو کوئی ایسی بات ہو سکتی ہے جہاں اختیار اور ایمان کی گواہی ہے وہاں اُس کا معیار کس معیار کا ہونا چاہیے۔

و اشهد ۔ اور کہا جا رہا ہے کہ مَیں گواہی دیتا ہوں۔ اور گواہی دیتا رہوں گا۔ یہ نہیں

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ دیتا نہیں ہے، دیتا بھی ہوگا، اور دے بھی رہا ہوں۔

معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔ کہ گواہی دینا

اشھد ۔ عمل نہیں عقیدہ ہے، وہ اپنا عقیدہ بیان کر رہا ہے۔

معلوم ہوتا ہے زیارت میں عمل نہیں عقیدہ ہوتا ہے۔

امامؑ کے سامنے عقیدہ بیان کی جا رہا ہے عقیدہ کیا بیان کر رہا ہے۔

واشھد ان ۔ کا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو امامؑ سے کہہ رہا ہے **قد اقمت الصلٰوۃ** ۔ کہ تو نے **اقمت الصلوۃ** ۔ کو جو **الصلوۃ** ہے اُسی کو تو نے قائم کر دیا۔ بہت بڑی بات ہے اگر دنیا میں اس بات کو سمجھے تو پھر انہیں صحیح نماز اگر ملنا چاہتی ہے تو صحیح نماز اگر ملے گی تو اِسی در سے ملے گی۔

صلوٰۃ کیا ملی ہے جس کا حکم قرآن **اقمت الصلوۃ** ۔ میں دے رہا ہے۔

اُسی کے لئے ہم کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں **قد اقمت الصلٰوۃ** ۔

تو پھر نماز ہی یہی صحیح ہے طریقہ بھی یہی صحیح ہے۔

قد اقمت الصلوۃ ۔ کے تو نے **صلوۃ** کو صحیح طور پر قائم کر دیا۔

صلوۃ کو قائم کیا۔

اب اس میں گہری باتیں بھی آ سکتی ہیں۔

اگر یہ جملہ میں کہہ رہا کہ آگے بڑھوں اس کو بھی قائم کیا جو آگے آ رہا ہے۔

اس صلوۃ کے جتنے مفاہیم ہر اعتبار سے ہو سکتے ہیں کل اعتبارات کو **الصلوۃ** کے حوالے سے تو نے اُنہیں قائم کر دیا کہ کوئی صلوٰۃ کا پہلو رہ نہیں کیا۔ معلوم ہوا جو علمِ الٰہی میں صلوۃ کا حکم ہے وہ سارا یہاں قائم کر دیا گیا۔

Presented by Ziaraat.Com

جب اللہ کہے گا اقیمُ الصلوٰۃ۔تو اس کے علم میں کوئی تو اصلوۃ کا تصور ہوگا۔

خُدا جانے اُس میں الصلوۃ سے مراد یہ نماز ہے۔

الصلوۃ سے مراد خبر نہیں کوئی اور نماز ہوا گر کوئی کہے

أنا الصلوۃ المومنین۔

اَب یہ قرآن ہے اور قرآن میں علمی وسعتیں اتنی ہیں ایک معلم قرآن ہی اس کی حقیقتوں کو سمجھ سکتا ہے اور امامِ وقت اپنے زمانے کا معلم قرآن ہوتا ہے۔

اب قد اقمت الصلوۃ۔کا اس الصلوۃ کو تو نے قائم نہیں ہوئی۔

واتیت الذکوۃ اور تو نے جو الزکوۃ کا تصور ہے کسی بھی پہلو سے ہے وہ بھی تو نے اُدا کر دیا۔

اُس میں اگر زکوۃ ہے اگر علم ہے تو علم۔اگر رزق ہے تو جو بھی ہے اُس تصور کو اس میں اُدا کر دیا۔اس کے بعد آگے عجیب ترجمہ آ گیا۔

نماز سب سے افضل عبادت میں نماز ہے نماز آ گئی۔نماز کے ساتھ زکوۃ ہے۔زکوۃ اور تو نے اَمر کر دیا ہے المعروف کا۔

معلوم ہوتا ہے المعروف سے مراد یہ جو نیکی ہے یہ نیکی نماز والی تو ذکر پیچھے ہو چکا۔اصلوۃ میں تو ساری عبادتیں اُس میں آ گئی۔

زکوۃ کی ساری صلوۃ اُس میں آ گئی۔

لیکن یہاں امرت بالمعروف تو نے معرفت کا اَمر کر دیا۔

معلوم ہوتا ہے نماز پڑھی جاتی ہے نماز کا اَمر نہیں ہوتا۔

نماز قائم کی جاتی ہے نماز تو امامؑ نے قائم فرمادی۔

Presented by Ziaraat.Com

زکوٰۃ دے دی۔ یا امرۃ تو نے حکم کردیا ہے اَمر کردیا ہے۔ کس کا معروف کا۔

معلوم ہوتا ہے

کوئی معروف ایسی شے ہے جس کا اَمر کرنا امامؑ کے لئے واجب تھا وہ کردیا۔

تو اَمرِ امام کے لئے واجب اُمتی کے لئے واجب کیوں نہیں ؟

جس معروف کا امامؑ نے اَمر کردیا صرف اَمر معروف کا نہیں کیا۔

و نهيت عن المنكر۔

اور جو منکر تھا، منکر معروف کے مقابلے میں آرہا ہے جس معیار میں اَمر کا معروف کا تصور ہے اُتنا منکر کا روکنا برابر کا ہے۔

اب اگر مَیں ایک جملہ کہہ دُوں تو آپ کے لئے بہت اچھا ہو جائے گا، جیسے اَمر معروف کا حکم ہے اَمر کرنے کا اتنا منکر حکم ہے اُس سے روکنے کا۔

اَمر کرنے کا اور روکنے کے تصور کو اگر مَیں دوسرے پہلو سے کہوں تو لا اَمر کو تولا کہتے ہیں روکنے کو تبرا کہتے ہیں۔

کہ امر کو تو اللہ کہتے ہیں روکنے کو تبرا کہتے ہیں۔

اَمر تو کیا کہتے ہیں تو اللہ روکنے کو کیا کہتے ہیں تبرا۔

اَب تولا اور تبرا کا تعلق نماز سے نہیں ہے یہ عقیدے سے ہے،

اِسی لئے تولا کو محبت کہتے ہیں تبرا کو نفرت کہتے ہیں۔

اِسی لئے سرکارؐ نے۔۔۔

ایک درود پڑھ رہا ہے، اور ایک بڑبڑ کر رہا ہے تو سرکارؐ نے درود والے کو سلام کیا بڑ بڑوالے کو چھوڑ دیا وہ گھبرا کے چپ کر کے۔ بیٹھ گیا امامؑ جو آئے فرمایا چپ کیوں بیٹھا

Presented by Ziaraat.Com

ہے بولا اُس کو آپ نے سلام کیا مجھے سلام تک نہیں کیا۔

اب یہ جو امام کا جملہ ہے یہ یاد ہمیشہ رکھنا۔ فرمایا تو ایک ایسی عبادت میں مصروف تھا۔ مَیں نے دخل دینا گوارا ہی نہیں کیا۔۔۔۔ (حیدری)

معلوم ہوتا ہے معروف میں دخل ہے مگر منکر میں دخل نہیں ہے۔

اَب یہی بات میرے چھٹے امام علیہ السلام (صلوۃ) امام نے ہمارے بھائیوں کے جو سب سے بڑے تھے وہ تشریف لائے۔

امام اعظم تشریف لاتے ہیں تو سرکارؑ نے اُس سے پوچھا کہ المعروف کیا ہے۔

اُمر بالمعروف اور نہی المنکر کیا ہے ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے سوال کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ امامؑ نے خود پوچھا۔ جو بھی ہے۔

فرمایا کہ المعروف کیا ہے۔

تو وہ خاموش ہو گئے یا انہوں نے سوال کیا تو امامؑ نے فرمایا۔

المعروف وہ ہے جسے آسمان اور زمین والے برابر جانیں وہ المعروف ہے۔ یہ لفظ میرے لئے بہت عجیب ہے۔ کچھ لفظ ایسے ہوتے ہیں جو ہمارے لئے بہت وزنی ہوتے ہیں۔

یہ المروف وہ کمال ہے کہ جس کو آسمان اور زمین والے برابر کے معیار سے جانیں۔

جب یہ امامؑ نے کہا تو فوراً ہی ان کے جو امام ہے انہوں نے فوراً کہا پھر اس سے مراد تو آپ کے جناب علیؑ ہیں جناب علی علیہ السلام وہ ہیں جن کو زمین اور آسمان والے برابر کے جانتے ہیں۔

سرکارؑ نے فرمایا۔۔۔۔ معروف سے مراد یہی جناب امیرؑ ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

ولایت علی ابنِ طالب ہیں۔ جب معروف سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے تو پھر منکر سے کیا مراد ہے۔

فرمایا: اَمر بالمعروف ہے علی علیہ السلام کی ولایت کا حکم دینا۔

نہی المنکر یہ ہے کہ اُن کے دشمنوں سے قریب ہونے سے روکتے رہنا۔

یہ اَصل امر بالمعروف ہے۔

امرۃ باالمعروف اب جب یہ ہے تو امامؑ نے کتنا امر بالمعروف کیا ہوگا۔

آپ نے امر بالمعروف کیا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔

اَب جس پہ مجھے بحث کرنی ہے وہ بات آگے آرہی ہے۔

امر بالمعروف بھی ہوگیا اور نہی عن المنکر مکمل ہوگیا تو اب فرماتے ہیں۔

واطاعت اللہ ۔اور آپ نے اطاعت کردی۔

اطاعت کی۔

جس کی ہمیں اطاعت کا حکم ہے اُس نے اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی۔

ہمیں حکم ہے ان کی اطاعت کرنے کا۔

ان کو حکم ہے اللہ کی اطاعت کرنے کا۔ ہم کیا کریں گے ان کی اطاعت۔

انہوں نے کن کی اطاعت کی اللہ کی۔

معلوم ہوتا ہے انہوں نے ذات کی اطاعت کی۔

ہم نے ان کے اَمر کی اطاعت کی انہوں نے ذات کی اطاعت کی۔

ہم نے ان کے اَمر کی اطاعت کی انہوں نے ذات کی اطاعت کی۔

اَب ہماری اور ان کی اطاعت میں کتنا فرق ہوگیا۔

Presented by Ziaraat.Com

ہمیں تو کہا گیا نہ اطاعت کرو۔

اطاعت کرو اللہ اور اُس کے رسول کی اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

اب اطاعت ہوتی ہے عقیدے میں۔

اِتباع ہوتا ہے شریعت میں، اتباع عمل میں ہوتا ہے، اطاعت عقیدے پہ ہوتی ہے۔

اِتباع فروعِ دین میں ہوتا ہے

اطاعت اصولِ دین میں ہوتی ہے،

اطاعت کا نام ایمان ہے اتباع کا نام عمل ہے۔

اِس لئے اللہ کی اطاعت کا حکم ہے اتباع کا حکم نہیں ہے کیونکہ اللہ تو خود عمل کرتا نہیں ہے

اللہ کی اتباع کہیں آئی ہے ؟

اطاعت کرو اللہ کی۔ بلکہ ہے اللہ کی اطاعت کرو۔

اتباع عمل میں ہوتی ہے جب اتباع عمل ہے تو نمونۂ عمل کون ہوگا۔

اللہ تو نہیں ہوگا۔

نمونۂ عمل ہے نہ جس کی ہم نے اتباع کروہ تو رسولؐ ہے۔

رسول ہمارے لئے کیا ہیں۔ نمونۂ عمل۔

اتباع رسولؐ کی ہوتی ہے اتباع امامؑ کی ہوتی ہے۔

اللہ کی اطاعت ہوتی ہے۔

کسی اور کی اطاعت ہے ہی نہیں۔ اطاعت فقط اللہ کی ہے۔ لیکن اللہ پھر جن کی اطاعت کا خود حکم دے گا اب یہ اطاعت اُن کی نہیں ہوگی گویا اللہ کی ہوگی۔

اطاعت کس کی ہے اللہ کی۔

Presented by Ziaraat.Com

اَب انہوں نے کس کی اطاعت کی ؟ اللہ کی۔

ان کی جو اطاعت ہوتی ہے وہ ذات کی ہوتی ہے۔اب جب یہ ذات کی اطاعت فرمائیں گے تو ان کا معیارِ اطاعت کیا ہوگا ان کے لئے یہ نماز و روزہ ہماری طرح واجب نہیں ہے۔یہ ہمارے لئے چونکہ نمونہ ' عمل ہیں اِس لئے پڑھتے ہیں ان کے لیے واجب نہیں ہے۔

واجب ہمارے لئے ہے ان کی اطاعت توحید کی ہوتی ہے۔حکم ہے وجود کا۔

یہ ہمارے لئے نمونہ ' عمل ہیں جب اللہ نے اطاعت کا حکم دیا۔

تو نمونہ کون ہونا چاہیے کوئی تو نمونہ بتائے گا بھی تو ہم اطاعت کریں گے عمل ہوگا تب ہی تو ہم اتباع کریں گے۔

جب اتباع کریں گے تو ان کی۔

اس لئے اللہ نے کہا تم میری اطاعت نہیں کر سکتے۔

اللہ کی اطاعت ہم نہیں کر سکتے۔

خُدا جانے وہ کیا ذات ہے اُسکی اطاعت کا معیار کیا ہے ؟

حکم تو دیا ہے اطیعوا اللہ۔

اللہ کی اطاعت کرو۔لیکن اطاعت ہم نہیں کر سکتے۔

اب ہماری اطاعت کا معیار یہ ہے کہ جس نے رسول ؐ کی اطاعت کر لی اُس نے اللہ کی اطاعت کر لی۔

اَب ہماری اطاعت کا معیار اطاعت رسولؐ ہے۔

ہم جو اطاعت کریں گے کس کی کریں گے رسولؐ کی۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ کی اطاعت ہم کر نہیں کر سکتے۔ اُسکا معیار تو ہمارے علم و اِدراک میں آ نہیں سکتا۔

تو ہم رسول کی اطاعت کریں گے۔ پھر رسول ؐ کی اطاعت کیسے کریں گے۔۔؟

جتنی ہماری صلاحیت ہوگی۔

جتنا ہمارا علمی معیار ہوگا۔

اُس کے مطابق ہم رسول ؐ کی اطاعت کریں گے۔ لیکن رسول ؐ اور امام ؑ اللہ کی جو اطاعت کرے گا اُس کا معیار کیا ہوگا۔

توحید کی اطاعت کرنا ہے نہ جس کی اطاعت کے لئے ہم مومنین کو حکم ہے۔ کہ تم رسول ؐ کی اطاعت کرو یہ اطاعت اللہ کی اطاعت ہوگی۔

اب رسول ؐ کی اطاعت کو ہم جو طریقہ اطاعت ہے اُسی طرح ہم کرتے ہیں۔

لیکن ان کا ماننا ہمارے جیسا تو ہے نہیں۔

ان کی اطاعت کا معیار کتنا بلند ہے۔

اب ان کی اطاعت کا معیار ہی ہوگا۔ اور یہ اللہ نے ہمیں ان کی اطاعت کا معیار بتایا ہے۔ وہ معیار یہ ہے۔

وما تشاءنا الا ان یشا اللہ۔

اے آلِ محمدؐ تم چاہتے ہی وہی ہو جو مَیں چاہتا ہوں۔

اَب ان کی اطاعت کا معیار ہوگا۔

اُس کا چاہنا۔ اِن کا چاہنا۔ اُس کا چاہنا ہوگا۔

اُس کا چاہنا ان کا چاہنا ہوگا۔ پھر ان کے لئے وحی کیا ہوگی

جب ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا ہے تو پھر ان کے لئے وحی کا معیار کیا ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ ہی چاہت ہی تو وَحی ہو گی۔

ان کے چاہنے کا نام وَحی ہے۔

یہ وَحی کے بعد عمل نہیں کرتے ان کا عمل وَحی ہوتا ہے۔

اب یہ جو اطاعت کریں گے اب کیا کہا گیا **اطاعت اللہ و رسولہ**۔

اور تم نے اطاعت کی اللہ کی اور اللہ کے رسولؐ کی۔

معلوم ہوتا ہے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا جو معیار ہے چونکہ معیار اطاعت پہلے اللہ کا ہے۔

پھر رسولؐ کی لفظ آتی ہے۔

جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

یہاں کیا ہے اطاعت اللہ ورسولہ ۔کہ تو نے اللہ کی بھی اطاعت کی اور رسول کی بھی۔

لیکن جب سرکار کا نام آئے گا تو **انکا** پہلے آئے گا۔

اُس کے بعد جب رسولؐ کی بات آئی تو ساتھ درمیان میں کیا ہے

اطاعت اللہ و رسول۔

اطاعت کے لفظ دونوں کے لئے برابر ہیں۔مگر ہمارے لئے **اطیعو** الگ ہے اللہ کا **اطیعو**۔الگ ہے۔(صلوٰۃ)

اَب ایک لفظ کو کہہ کر میں بات کو آگے بڑھاؤں۔

انہوں نے نماز کو قائم کیا۔زکوٰۃ کو قائم کیا اور انہوں نے کیا کی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کی۔

ایک آیت سورۃ انبیاء پارہ سترہ کی 73 نمبر آیت ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

وجعلنھم أئمۃ یھدون بامرنا

ہم نے امام بنایا یہ ہمارے اَمر کی ہدایت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

ان کا ہر عمل ہماری ہدایت کے تحت ہے۔

اَمر کے تحت ہوتا ہے ان کی ہدایت کا معیار کیا ہے ؟

ہمارے اَمر سے ہی اَمر کے مطابق ہی ہدایت کرتے ہیں۔

واوحینا الیھم فی الخیرۃ۔

ہم نے **الخیراۃ** جتنی خیرات نیکیاں ہیں جتنی ہیں قیامت تک جتنی خیرات ہوتی ہے ان خیرات کا مرکز کون بنے گا۔

خیرات سے کون ۔۔۔رائے ہیں ہم تو نہیں لائیں گے نہ اب پتہ نہیں کتنی نیکیاں ہم نے نہیں کی۔ آپ نے ساری نیکیاں کی ؟

خُدا جانے نیکیوں کا معیار قرآن کے حوالے سے کتنا ہے۔

لاکھ ہے۔ دو ہے دس ہے ارب ہے کھرب ہے۔

یہ وہ ہی جانے جس نے خیرات بنائی ہے۔

خیرات ہی ان کے ہر عمل کا نام خیرات ہے۔

ہم نے وحی کردی ہے ان کو کُل خیرات کے کرنے کی۔ آلِ محمدؑ کو ہم نے اماموں کو ہم نے ہر خیرات کی وَحی کردی یہ ہم نے نہیں کہا کہ تم خیرات کرنا۔

فعل مصدر ہے ہر خیرات کے کرنے کی ہم نے وحی کردی۔

یہ نہیں کہا کہ خیرات کرنا اگر فعل امر آئے نہ **افیلو** ۔خیرات مصدر آتا ہے تو اُس مصدر میں کسی شے کے رہ جانے کا یا انجام پذیر نہ ہونے کا امکان ہی ختم ہو جاتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

کہ ہر شے امکان پذیر ہے **فیعل اور افیلو** ۔خیرات میں ہر شے نے ایک خیرات میں وجود میں آنا ہے اگر **افیعلو**۔خیرات ہوتا کہ تم نیکی کرو تو ہوسکتا ہے اس میں عملی طور پہ امکان موجود ہے شاید کوئی خیر رہ جائے۔

لیکن اللہ نے خیر کے رہ جانے کا تصور نہیں دیا۔

فیعل خیرات ۔کہا یعنی کل عالمین میں ایسا خیر ہے ہی نہیں جو آلِ محمدؑ سے ہوا نہ ہو۔

اللہ جانے اب خیرات کی تعداد کتنی ہوگی ؟

ہر لمحے کے خیرات کا ہر روز کے خیرات کا الگ ایک تصور ہو۔

لیکن قیامت تک جتنی خیرات ہوگی ہر چیز کو بجالانے کی ہم نے وَحی کردی ہے۔

توجہ فرمائیں جناب۔۔۔!

اور نماز کے قائم رکھنے کی بھی ہم نے وحی کر دی ہے۔ہر نماز کو قائم رکھنا ایک نماز کو نہیں جتنی تم نے اپنی زندگی میں نمازیں پڑھی ہیں ہر ہر امامؑ نے اور اُس صلوٰۃ کا سب سے بڑا نمونہ کون ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وَ آلہ وسلم

شریعت کا نمونہ کون ہوگا۔حضور صلی اللہ علیہ وَ آلہ وسلم

کیونکہ شریعت تو رسولؐ سے ہمیں ملی ہے نہ۔

امامؑ تو محافظِ شریعت ہوتا ہے۔نمونہ شریعت کون ہوتا ہے ؟

رسول صلی اللہ علیہ وَ آلہ وسلم۔

اب یہ جو اقامصلوٰۃ کا نمونہ رسولؐ بنے گا۔اور اُس رسولؐ میں امام بھی تو موجود ہے۔

چونکہ رسولؐ کی زندگی میں امامؑ بھی موجود ہیں ۔

Presented by Ziaraat.Com

تو اَب حکم ہے کہ ہم نے وَحی کردی رسول کو کہ نماز کے قائم رکھنے کی۔

بہت بڑی بات ہو رہی ہے اگر آپ متوجہ ہیں!

اب ہمیں پتہ چلا کہ روزانہ کی نماز قائم تو ہوتی ہے۔

لیکن ایسی ایک نماز ہوتی ہے کے رسول ہیں سجدے میں پشت پر آ گیا حُسینؑ ۔

اَب کہا کہ ہم نے وَحی کردی۔

روز کی نماز تو رسولؐ پڑھتا ہی ہے نہ۔ وہ تو قائم ہے ہی۔

لیکن اُس میں کسی کی مداخلت تو ہے ہی نہیں۔

معلوم ہوتا ہے اگر کسی کی مداخلت ہو ہم نے وَحی پہلے سے کردی کہ نماز قائم رکھنی ہے

حُسینؑ کا آنا مداخلتِ نماز نہیں ہے۔ قیامِ نماز ہے۔۔۔۔(حیدری)

رسول صلی اللہ علیہ وَآلہ وسلم کی نماز میں جو امامؑ کا آنا ہے

یہی تو نماز کو قائم رکھنے کی وجہ ہے، امامؑ کا آنا نماز کو توڑتا نہیں نماز کو قائم رکھتا ہے۔

جس کا بیٹھ جانا نماز کو قائم رکھے اُس کا اپنا سجدہ کیسا ہوگا ؟

اَب رسولؐ جو سجدے میں ہیں وَحی پہلے ہو چکی ہے۔

معلوم ہوتا ہے وحی کے تحت رسولؐ سجدے میں ہیں اور امام حسین علیہ السلام وَحی کے تحت آ کے پُشت رسولؐ پہ بیٹھے ہیں۔

یہ جو کہتے ہیں جبرائیلؑ نے کان میں آ کر کہا کہ عبادت بڑھا دو۔

نہیں نہیں یہاں جبرائیل کا واسطہ ہی نہیں ہے۔ یہ غلط کہتے ہیں۔

دونوں اِماموںؑ کے درمیان میں جبرائیل کے واسطے کا کیا تعلق ہے ؟

وَحی تو ہو چکی ہے نہ پہلے، اَب جبرائیلؑ کے وحی لانے کا تصور کیا ہے ؟

Presented by Ziaraat.Com

پھر تو وحی کا آنا غیریت ہو جائے گا۔

حسین منی و انا من الحسین ۔

یہ تو غیریت ہوئی لوگ کہنے میں جلدی کہہ دیتے ہیں لیکن اس کی گہرائی میں نہیں جانے

پھر نتیجہ کیا نکلے کہ رسولؐ نے کسی لمحے میں غیریت کا تصور نہیں دیا۔

وہاں غیریت نہیں ہے۔ حسینؑ مجھ سے ہے میں حسینؑ سے ہوں۔

جب وہ شے ہی ایک ہے پھر درمیان میں جبرائیلؑ کے آنے کا کیا تصور ہے۔

اب رسولؐ کا سر سجدے میں ہونا وحی کے تحت ہے۔

امامؑ کا بیٹھ جانا نماز کو قیام رکھنے کی وحی ہو چکی ہے، اَب جتنی دیر تک رسولؐ سجدے

میں رہیں گے، حسینؑ پشت پہ بیٹھا رہے گا۔ نماز قائم ہو رہی ہے۔

جس نماز میں حسین علیہ السلام آئے تب نماز قائم ہوتی ہے کچھ مجھے دینا۔

امام اَب حسینؑ پشت پر ہیں ناناؐ پڑھ رہیں ہیں سبحان ربی الاعلیٰ اور امامؑ کہتے ہیں

ایک یہ درمیان میں مداخلت ہے یا نہیں ؟

کبھی رسولؐ کی نماز میں ایسے ہوا ؟

جو رسولؐ کو تسبیحیں پڑھا دے اُسے حسینؑ کہتے ہیں۔

ان کے علما کے جو انہوں نے Remarks دیئے ہیں ان کو آپ دیکھیں۔

بڑے بڑے علما نے پاکستان اور ہندوستان کے جو ہیں انہوں نے ایک جملہ کہا ہے کہ

جو رسولؐ کی نماز کو کمال عبادت بنا دے اُسے حسینؑ کہتے ہیں۔

حالانکہ رسولؐ کی اپنی عبادت کا معیار کیا کمال عبادت نہیں ہے۔

یہاں یہ تصور آ رہا ہے اطاعت اللہ۔

Presented by Ziaraat.Com

رسول ؐ نے بھی اللہ کی اطاعت کی اور حسینؑ نے بھی اللہ کی اطاعت کی۔

اللہ کی اطاعت ہی ہے تو سجدے میں حسینؑ بیٹھا رہے۔

یہ اطاعت کس کی ہوئی اللہ کی۔ جب ان کے حکم سے یہ کام ہوا ہے پھر اطاعت کس کی ہوئی۔ پھر نمازیں باطل کہاں ہوئیں۔۔۔۔

جب اللہ کی اطاعت میں نماز ہو رہی ہے تو پھر دوبارہ نماز کے نہ ہونے کا تصور کیا ہے۔

رسول ؐ کی یہ نماز صحیح ہے یا نہیں۔

مَیں ایک جملہ کہوں۔۔۔۔

علماء نے بھی فرمایا۔

کہ رسول ؐ کے اور سجدے یاد رہیں یا نہ رہیں یہ سجدہ بھولتا ہی نہیں ہے۔

معلوم ہوتا ہے خالق نے یہ کر کے یادگار سجدہ ہی تو بنا دیا۔

یہی ایک ہی تو سجدہ ہے جو توحید اور نماز کو قائم کیے ہوئے ہے۔

یہ تو تھا جناب حسین علیہ السلام کے لئے۔

کہ ہم نے وحی کر دی تھی نماز کے قائم رکھنے کی۔

یہ ہیں جو ہمارے خاص عابدین ہیں یہ ہیں۔

یعنی یہ سب کچھ کر کے بھی ہمارے عابدین ہیں **وکانوا لنا** معنی کون ہیں جن کو مَیں نے وحی کی ہے۔

اصل عابدین کون ہیں، آئمہؑ ہیں، ہم نہیں ہیں۔ یہ جو امام ہیں یہ عابدین ہیں۔

اس لئے یہ اول العابدین ہیں۔ ان کی عبادت کا معیار ایسا ہے ہماری عبادت کا معیار نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اَب نماز کو بھی اور زکوٰۃ کو بھی قائم رکھیں۔

زکوٰۃ اور شے ہے ایک الگ فروع ہے زکوٰۃ۔

زکوٰۃ کا نصاب بھی اور ہے حکم بھی اور ہے۔ شرائط بھی اور ہیں۔

نماز کے شرائط اور ہیں۔

اَب معلوم ہوا کہ کوئی ایسا مقام تصور میں تھا کہ نماز کے دوران زکوٰۃ دی جاتی تھی۔ کہ جہاں نماز بھی ہو اور ساتھ زکوٰۃ بھی ہو۔

پھر اِس کا مقصد یہ ہوا کہ وہ جو سائل آیا ہو گا، مسجدِ نبوی میں اُس نے آنا تھا عملِ الٰہی میں دوران نماز۔ آنا نہیں تھا اُسے بھیجا جانا تھا دورانِ نماز اچھا اگر وہ آ کے چلا بھی جاتا کبھی بھی انہوں نے سائل کو جو صحیح سائل آیا ہے کبھی اگر یہ رد کریں تو پھر اللہ کریم نہیں کہلا سکتا۔

اللہ کے کریم ہونے کے مظہر کون ہیں ؟

یہی تو ہیں۔ اُسکی سخاوت کا نمونہ کون ہیں یہی تو ہیں۔

ہم ہیں ہم جیب سے نکالتے ہیں اور جو سوال کرے وہ فقیر ہی ہیں ہوتا چلو اُدھر نہیں جاتے۔ اَب جب سائل نے آ کے سوال کیا تو انہیں تو دینا ہے اب مجھے ایسے لگتا ہے کہ علی علیہ السلام کا زکوٰۃ دینا دلیل ہے کہ سائل سید نہیں آیا۔

اُمتی آیا ہے۔ ہمارے علی علیہ السلام کا حالت رکوع میں زکوٰۃ دینا دلیل ہے۔

سید نہیں آیا کوئی اُمتی آیا ہے جبرائیل ؑ امتی ہے سید نہیں ہے۔

تبھی تو علی علیہ السلام نے زکوٰۃ دی ہے یہ بتانے کے لئے سید کے لئے خمس ہوتا ہے امتی کے لئے زکوٰۃ ہوتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

معلوم ہوتا ہے بات لکھی ہوئی تھی پہلے سے فلاں تاریخ فلاں دن،

اُدھر جناب علی علیہ السلام کیا دی۔۔۔زکوٰۃ۔

انگوٹھی دی جس میں حضرت سلیمانؑ کی ساری سلطنت تھی وہ انگوٹھی دے دی۔

اور دی بطور زکوٰۃ۔

اور زکوٰۃ کے لئے نصاب ضروری ہے۔

بتایا علی علیہ السلام نے نصاب بھی بتایا یہ میرے نصاب کی زکوٰۃ ہے۔

اِتنا تو نصاب بنتا ہے نہ امامؑ کا جس کی زکوٰۃ یہ ہے۔

اور وہ انگوٹھی اُسے دے دی۔اُدھر دی اَب وہ اُسے لے کے ابھی اندر ہی کھڑا تھا

کہ مسجدِ نبوی میں فوراً آیت آ گئی۔

انما ولیکم اللّٰہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ۔

یہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ بھی دیتے ہیں ،وحی کیا کر دی تھی ۔اطاعت زکوٰۃ۔اقامت صلوٰۃ۔واطاعت زکوٰۃ۔اُس نے نماز کے دوران زکوٰۃ دے کے زکوٰۃ بھی پوری کردی،نماز بھی قائم کردی۔

زکوٰۃ بھی دے دی اور نماز بھی قائم رکھی۔

پھر مَیں کیوں نہ کہوں جو دورانِ نماز زکوٰۃ دے دے نہ آج کوئی زکوٰۃ۔

آگے پیچھے ہم زکوٰۃ نہیں دیتے دورانِ نماز کیسے ؟

پھر دیکھیں۔۔نماز ہوتی ہے یا نہیں۔

کسی نے فتویٰ نہیں لگایا کہ دورانِ نماز زکوٰۃ کیوں دی؟

Presented by Ziaraat.Com

نماز اور عبادت ہے زکوٰۃ اور عبادت ہے۔

اُس کا تعلق ہی نہیں ہے۔ شرائط زکوٰۃ اور ہیں عبادت کی شرائط اور ہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔

اِن کا ہر عمل ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہوتا ہے ٹکراتا نہیں بلکہ عبادت بڑھتی ہے۔

اَب تو نے اطاعت کی کس کی اللہ اور اس کے رسول ؐ کی۔

اچھا رسول ؐ کی اطاعت کیوں کی۔ بعثتِ رسول ؐ کی غرض کیا ہے۔

غرض بعثت رسالت کیا ہوئی ؟

رسول کیوں بھیجا جاتا ہے ؟ ہمیں ہدایت کیسے ہوگی ؟

جب ہم اُس رسول ؐ کی اطاعت کریں گے۔ اطاعت ہی کا نام ہدایت ہے۔ اس لئے غرضِ بعثت اطاعت ہے رسول کو رسول بنا کے اس لئے بھیجا گیا تا کہ ہم اُس کی اطاعت کریں۔

اب یہ رسول ؐ کی اطاعت گویا اللہ کی اطاعت ہوگی۔

یعنی اس کی اطاعت معیار بنے گی اطاعت الٰہی کی،

اور رسول ؐ کے بعد غرضِ امامت کی جو بعثت ہے وہ کس کے لئے ہے ؟

وہ بھی اطاعت کے لئے ہے۔ نبی بھی اطاعت کے لئے اور امام ؑ بھی اطاعت کے لئے۔

تو دُنیا کیوں نہیں سمجھتی کہ آج اگر قرآن میں اطاعت کا حکم ہے تو جس کی اطاعت کا حکم ہے وہ ہے ہی نہیں تو پھر قرآن کا حکم کہاں گیا ؟

ہمارا تو امام موجود ہے ان لوگوں کا نہیں ہے نہ میں ان سے پوچھتا ہوں ؟

Presented by Ziaraat.Com

اب جن کی اطاعت کا حکم ہے یہی نہیں اطاعت کس کی کر رہے ہیں جب وہ بغیر اطاعت کے ہی نمازیں پڑھ رہے ہیں تو نمازیں قبول کہاں ہونگی۔

زیادہ گہری بات نہیں کرتے اُنھیں ناراض نہیں کرتے انہیں سوچنا چاہیے،

خُدا کی قسم مجھے تعجب ہے ایسے لوگوں کے لئے۔

تو اَب جب اطاعت غرض ہے تو پھر قرآن کہتا ہے

پانچویں پارے میں سورہ نساء میں 63 آیت میں۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

ہم نے رسول نہیں بھیجے مگر کہ اُس کی اطاعت کی جائے۔ جب اذن آجائے گا تو رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہو جائے گی۔ اَمر ہو گیا نہ۔

خُدا کی قسم ۔۔۔۔۔ قرآن ایسی عمدہ کتاب ہے کہ ہر شے کھول کے بیان کی ہے۔

بہ اذن اللہ جب آئے گا تو کس کے حکم سے ہو گا اللہ کے،

تو پھر رسول ؐ کی اطاعت کس کی اطاعت ہو جائے گی اللہ کی۔

انہوں نے رسول ؐ کس لئے بھیجا کہہ اذن اللہ کہ اللہ کی اطاعت کی جائے۔ اب اطاعت ہر ایک نے اگر کرنی ہوتی تو آگے آیت کسی شے کی نشاندہی نہ کرتی۔

معلوم ہوا، اطاعت رسول ؐ کی نہیں، امام ؑ کی نہیں۔

امام ؑ کی اطاعت کس کے ذریعے سے ہو گی رسول ؐ کے ذریعے سے، اعلان کون کرے گا رسول ؐ۔

اور سختی کون کرے گا، اللہ۔

اگر رسول ؐ تو نے اگر یہ کام نہ کیا تو میری رسالت کا کوئی کام ہی نہ کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

رسول ؑ اُس کی عظمت کے معیار کے تحت کہے گا۔

کہ اِتنی اہم ہے کہ اگر تو نے نہ پہنچایا تیری رسالت ختم ہمیشہ کے لئے اب جنہوں نے نہ مانا ہر شے قبول ہی نہیں۔

اب اگر سارے مان لیتے تو اللہ آگے کیوں کہتا،

پانچواں پارہ سورہ نساء مَیں پڑھ رہا ہوں۔

میرا حبیب ہم نے اس لئے بھیجا ہے تا کہ تیری اطاعت کی جائے اب اگر کوئی تیری اطاعت نہیں کرتا۔جنہوں نے اطاعت نہیں کی۔جب انہوں نے اپنے نفسوں پہ ظلم کر دیا ظلم کیا ہے۔علیؑ کی ولایت سے انکار۔

سب سے بڑا ظلم کیا ہے علی علیہ السلام کی ولایت سے انکار۔

تو مکلف کون ہے نفس۔

جناب علی علیہ السلام اطاعت کا انکار کر دیا ہر مکلف شے نماز روزہ ختم۔

عدل کے خلاف ہو رہا ہے ظلم ہو رہا ہے۔

اَب ہم کیا کریں گے دور تک جاری ہے بات۔

اور اگر جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کر دیا۔ولایت سے انکار کر دیا۔

اللہ کے لئے تمام وقت برابر ہوتے ہیں بات پہلے بھی کر لیتا ہے وہ اس کے بعد والا وقت اور وہ ایک ہوتا ہے۔

اگر ان کو بعد میں بھی تھوڑی بھی پشمانی ہوتی اور فوراً تیرے پاس آتے اور خود بھی اللہ سے توبہ کرتے، غلطی ہو گئی۔پہلے تیرے سامنے آ کے تیرے سے غلطی کا اعتراف کرتے۔آپ نے جو اُس وقت کہا تھا، اُس وقت ہم نہ مانے۔

Presented by Ziaraat.Com

اَب ہم مانتے ہیں۔رسولؐ کے سامنے جب آ کے کہیں گےاور رسولؐ جوان کے لئے سفارش کریں گے ہاں ہاں انہوں نے میرے سامنے آ کے کہا ہے۔پھر وہی لوگ پاتے ہیں۔اللہ کو،توبہ قبول کرنے والابھی رحیم بھی۔

تب وہ پاتے اللہ کو **تواباً الرحیم**۔

توبہ قبول کرنے والابھی۔

معلوم ہوتا ہے جوایسے نہیں کرے گا اُس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

ہر گز نہیں میرا حبیب تیرے ربّ کی قسم یہ ایمان لائیں گے ہی نہیں۔

اللہ جب کہے نہیں تو پھر کون ہوگا اُس نہیں کو توڑنے والا۔

اللہ کے مقابلے میں کوئی تصور ہے ہی نہیں کسی کا کہ وہ نہ کہے اور ہم ہاں کہیں۔

ہماری ہاں کا کوئی وزن ہے۔اُسکی لا ایک ہی کافی ہے۔تیرے رب کی قسم یہ بالکل ایمان نہیں لائیں گے،مومن بنے گے ہی نہیں۔مومن ہونگے ہی نہیں۔

معلوم ہوامومن ہوناولایت سے ہوتا ہے۔

اسلام سے نہیں ہوتا۔ **لا مومنون** ہے **لا یسلمون** نہیں ہے۔

حتی کہ تب تک نہیں بنے گے حتی انتہا کے لئے آتا ہے نہیں بنے گے لاکھ کہے مَیں مومن ہوں۔

تب مومن بنے گے وہ جب تیرے پاس آئیں۔

نہیں مانتے نہ مانیں ہمیں کیا تکلیف ہے۔بہت اچھا ہے جب اللہ کہتا ہے نہیں مانے گے تو ہم بھی اللہ کی تائید کرتے ہیں کہ نہیں مانیں گے۔کچھ تو ثواب کمائیں نہ۔

جب تک کہ انہوں نے جو عہد کیا تھا جب تک تجھے قاضی نہ بنائیں فیصل نہ بنائیں اُس

Presented by Ziaraat.Com

وقت تک نہیں۔

یسلم تسلیماً ۔اور ایسا تسلیم کریں علیؑ کو جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے۔

یہ حق اللہ کہہ کر رہا ہے اور اُدا کرو علیؑ کو تسلیم کرنے کا حق۔ یہ تسلیما ماضی مطلق ہے کہ نہیں۔ **و یطھر کم تطھیر** کی طرح۔

یہ وہ ہی تسلیما آیا نہیں ایسے تسلیم کریں جیسے تسلیم کرنے کا حق ہے ورنہ کریں گے نہیں۔

ابو ہارون ایک شخص ہے۔

ابو ہارون آنکھوں سے نابینا ہے۔ یہ گلی سے گزر کے مدینے میں امامؑ کی طرف جا رہا ہے۔ وہ فصل بن عمر کی بات ابھی نہیں کر رہے۔

ایک آدمی کھڑا تھا اُس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو۔ انہوں نے کہا مَیں چھٹے امامؑ کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں، اَب یہ جو ایمان نہیں لائیں گے بات اُن کی ہو رہی ہے۔

ایک دُشمن آلِ محمدؐ نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو۔

کہنے لگا امامؑ کی زیارت کرنے کے لئے۔

معلوم ہوا آنکھیں نہیں ہیں مگر گیا زیارت کے لئے ہے۔

آنکھوں سے دیکھنا ضروری نہیں۔

اویس قرنیؓ نے آنکھوں سے نہیں دیکھا۔

ان سے محبت کا معیار یہ بنائیں نہ۔ ضروری نہیں ہیں کہ ان کو آنکھیں دیکھیں آنکھیں بند بھی ہوں تو یہ نظر آئیں۔ یہ معیار بنائیں۔

اب مَیں کیا کروں اُس نے جو کہا اُسی کی طرف سے لفظ کہتے ہیں کہا ایک نابینا معاذ

Presented by Ziaraat.Com

اللہ دوسرے نابینا کی طرف جا رہا ہے۔ایسے لوگ بھی تھے جن کے لئے ہے کہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔پھر اعلان کر کے کہتا ہے اوئے لوگو یہ جادوگر کے پاس جا رہا ہے۔ایسے تھے یہ لوگ۔

یہ شکر نہیں اللہ کا کہ ہم اس دور میں آ کے ان کو ایسے پہنچاننے والے ہیں۔یہ تو لفظیں سننا بھی گوارا نہیں ہیں یہ ہی تو ایمان کی نشانی ہے ان کی پہچان کی نشانی ہے،اور وہ برملا کہنے لگا۔لوگو یہ جادوگر کے پاس جا رہا ہے یہ ابو ہارون کہتا ہے۔

مَیں آنکھوں سے نابینا تھا مَیں رونے لگ گیا اور سارا رستہ روتا گیا۔

امام علیہ السلام کی بارگاہ میں مَیں نے سلام کیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا روتا کیوں ہے۔

مولا ؑ ایسا ایسے راستے میں ایک شخص ہے یہ مجھے کہا ہے۔

فرمایا۔۔اُس نے میرے خلاف بات نہیں کی۔توحید کے خلاف بات کی ہے۔مَیں لفظیں دِکھا سکتا ہوں انہوں نے پھر لکھ دیا لفظ اُس نے یہ میرے خلاف بات نہیں کی۔اُس نے توحید کے خلاف بات کی ہے۔

معلوم ہوا جو امامِ زمانہ کے خلاف بات کرے گویا وہ توحید کے خلاف بات کر رہا ہے۔

خُدا کی قسم ترجمے میں لکھا ہے۔

اور جو توحید کے خلاف بات کرے اُسکا رہے گا کچھ۔

سرکارؑ نے فرمایا۔۔۔آنکھوں سے وہ نابینا ہو گیا ہے۔ہم نے تجھے بینا کر دیا۔

فرمایا تو بینا ہو گیا ہے وہ نابینا ہو گیا ہے اور یہ ہی ہوا۔

اَب امامؑ نے ایک تحریر دی کہا پڑھو اِسے تیری تسلی کے لئے۔

Presented by Ziaraat.Com

مولا ؑ مَیں دیکھ سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔

فرمایا ہم دیکھیں ہم نے بھی ہم کیوں کہ سمجھتے ہیں۔ہاں یہ کمال ہے یہ نظر دینے والے کا کمال ہے آپکو نظر دی ہے نہ کس نے دی ہے اللہ نے۔

لیکن اللہ نے نظر دی ہے ہر اچھی بُری شے دیکھنے کے لئے۔

اَب جو امام ؑ نے نظر دی ہے نہ اُسے فرمایا تو ہر اچھی شے دیکھے گا بُری نہیں دیکھے گا۔یہ انسان ہے یا نہیں ہے۔

نظر بھی ہو اور اچھی بُری شے نظر بھی نہ آئے۔یہ کیسی نظر ہے؟

اللہ کی نظر میں ہر شے نظر آتی ہے۔امام ؑ کی نظر میں فقط خیر ہے۔

شر ہے ہی نہیں۔

آنکھ دیکھنے والی بھی ہو،اور صرف خیر دیکھے شر نہ دیکھے ہے ایسا تصور۔

خُدا جانے وہ کونسا پردہ امام ؑ نے ہٹا دیا۔خیر ہی خیر ہے شر ہے ہی نہیں۔

یار یہ ہیں خیر جو جتنی جب چاہیں کسی کو نیک بنانا چاہیں ہو سکتا ہے فرمایا وہ نابینا ہو گیا وہ جو گیا تو بینا ہو گیا مَیں گھر گیا تو سارے لپٹ گئے مجھے ہائے آنکھیں مل گئیں مَیں نے کہا ہاں۔

اچھا کسی کے سامنے آنکھیں مل ہیں یا نہیں۔

مَیں آپ سے پوچھ رہا ہوں اگر آپ کے سامنے کوئی کسی کو آنکھیں ملی ہیں۔جسے اللہ نظر دے وہ ہر شے دیکھے گا۔

جسے امام دے نظر وہ صرف اچھی شے دیکھے گا۔

پھر امام ؑ کی عنایت کیا ہوئی کہ بُری شے دیکھے اب وہ نابینا ہو گا تھا دوسرا شخص اُس کی

Presented by Ziaraat.Com

آنکھیں بغضِ علیؑ میں گئی۔

وہ کہتا مَیں روز اُس کو دیکھتا اور خوش ہوتا یہاں تک کہ وہ بالکل مفلوک الحال ہو گیا۔

کہ سڑک پہ بیٹھ کر مانگنے لگا۔اور مانگتے ہوئے جو بھی گزرتا کہتا کسی پہ تان نہ کیا کرو۔کسی کو طعنہ نہ دیا کرو ورنہ پکڑے جاؤ گے۔

یہ کیوں نہ کہتا تھا کہ علیؑ کے خلاف نہ کرو، ورنہ اِسی طرح ہو جاؤ گے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو کبھی بھی انہیں مانیں گے نہیں تو اب امامؑ کو بھیجنے کی غرض اطاعت ہے ورنہ معیارِ اطاعت ان کے لئے جتنا آپ کر سکتے ہیں۔

اتباع اور ہے اور اطاعت اور ہے۔

اطاعت تسلیم کا نام ہے۔

مَیں دل کی بات آج کر رہا ہوں انہیں تسلیم کریں۔

ویسلمو تسلیما ۔ایسے نہیں یا علیؑ یا علیؑ

ایسے نہیں یہ تو زبانی ہے۔

خُدا کی قسم۔۔۔۔!اگر انہیں تسلیم کریں دیکھیں دیواریں شک ہو جائیں گئیں۔یہ معیار رکھیں انہیں تسلیم کرنے کا۔

انہیں زبانی نہ مانیں انہیں دِل میں لے آئیں جب بھی سانس آئے علیؑ نکلے ہر سانس میں علیؑ علیؑ نکلے۔

آ بھی رہا ہو تو علیؑ ، جا بھی رہا ہو تو علیؑ ،سو بھی رہا ہو تو علیؑ ،تسلیم دل کا نام ہے دل تسلیم کرتا ہے۔

زبان نہیں۔زبان اقرار کرتی ہے۔تسلیم نہیں کرتی۔

Presented by Ziaraat.Com

ذکرِ مصائب

آ گئے زہراؑ کا بیٹا اور بیٹیاں دربار یزید سے بازار کوفہ میں۔

آوازیں آنے لگی **ھذہ زینب ؑ بنت علی** ۔

کہ جب یہ آواز ہوئی ہوگی تو آپ اندازہ کریں کہ جناب زینبؑ عالیہ پر کیا گزری ہوگی کہ لوگو آؤ دیکھو علیؑ کی بیٹیوں کو دیکھو آؤ۔

بازاروں میں لائے ہیں۔۔

جب یہ آواز بلند ہوئی۔۔۔کہ آؤ آ کے دیکھو۔

روایت میں ہے کہ ایک شخص ہے۔اُس وقت میری شہزادی نے اشارے کئے جب لوگوں کا رجحان جو ادھر بڑھا۔

اُس وقت بی بی پاکؑ نے فرمایا۔۔۔۔

حُسینؑ نیزے پر قرآن کی تلاوت کرو۔سُبحان اللہ

جب حُسینؑ نے قرآن کی تلاوت شروع کی۔

ایک ہنگامہ برپا ہوا۔ایک شخص ہے جس کا نام مسلم جساس لکھا ہے یہ مکانات بناتا تھا۔

یہ اندر سے مومن ہے۔جب یہ شور بلند ہوا تو اس نے کہا خدا خیر کرے یہ شور کیسا ہے۔

مَیں نے آدمیوں سے کہا کہ تم کام کرو مَیں ذرا بازار جا کے پتہ کرتا ہوں اسے معلوم نہیں تھا کہ بازار میں زاہرہؑ کی بیٹیاں آئیں ہیں۔

یہ کہتا ہے کہ جب مَیں بازار آیا اور امامؑ کے سر سے مَیں نے قرآن سنا تو میں تصویر حیرت ہو گیا۔کہ ایسا قرآن میں نے زندگی میں سُنا ہی نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مَیں نے سپاہی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں، اُس نے کہا اجازت نہیں بتانے کی ہاں پیچھے ایک قیدی آ رہا ہے وہ قیدی ان کا واقف ہے مجھے نہیں پتہ یہ کون ہیں مَیں واقف نہیں وہ قیدی بتائے گا یہ کہتا مَیں کھڑا ہو گیا مَیں نے دیکھا ایک سر جھکا ہوا ہے۔

اُس کے گلے میں وزنی طوق ہے پاؤں میں بیڑیاں ہیں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہیں وہ آ رہا ہے اور جب آہستہ آہستہ آیا۔ اَب میں ان کے قریب آیا۔

مَیں نے اُنہیں سلام کیا۔

بس سلام کیا کرنا تھا اُس قیدی نے کہا تم پہلے آدمی ہو جس نے یہاں ہم پہ سلام کیا ہے یہ کہتا ہے مَیں گھبرا گیا۔ اس نے کہا آپ کون ہیں۔

سرکار ؑ نے فرمایا۔۔۔۔ تو ایسے نہیں پہچان سکے گا۔

اُس نے کہا آپ میری طرف دیکھیں تا کہ مَیں غور کروں آپ کون ہیں ؟

کمر جھکی ہوئی تھی۔

امام ؑ نے فرمایا تو ذرا جھک کے مجھے دیکھ۔

جب امام ؑ نے اپنے آپ کو پہنچوانا چاہیں تو لوگ پہچان لیتے ہیں۔

مسلم کہتے ہیں اب جو مَیں جھکا نہ اَب جھک کے فرمایا مجھے دیکھو۔

امام ؑ نے آیت پڑھی۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیراً۔۔۔۔

اے شخص اہل بیت ؑ کو جانتا ہے کہتا جب یہ آیت پڑھی تو ایسے لگے ایک نور سامنے آیا اور ایسے لگا جیسے مَیں نے چوتھے امام ؑ کو پہچان لیا اور پہچان کے کہا۔

Presented by Ziaraat.Com

مولا ؑ آپ کیا علی زین العابدین تو نہیں ہیں ؟

اب میرے امامؑ نے فرمایا۔۔۔ہاں مسلم تو نے صحیح پہچانا میں تیرا چوتھا امام ؑ ہوں۔

خُدا گواہ ہے جب امامؑ نے مسلم کا نام لیا تو مسلم نے منہ پیٹ لیا۔

مولا ؑ آپ اور قیدی۔

بابا کہاں ہیں۔

سرکارِ عباس ؑ کہاں ہیں

جنابِ علی اکبر ؑ کہاں ہیں؟

یہ کہہ کہ کیا مولا نے کہا یہ جو سر دیکھ رہا ہے یہ نوک نیزہ پہ جو سر ہے یہ میرے بابا ؑ حسینؑ کا سر ہے۔اَب اُس نے اپنا منہ پیٹا۔

مَیں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔ہ جب دیکھا بیبیاں ہیں جو برہنہ سر ہیں۔

آقا یہ بیبیاں کون ہیں ؟

فرمایا۔۔۔آنکھیں بند رکھو یہ زاہرا ؑ کی بیٹیاں ہیں۔

اسی طرح یہ کہتا ہے کہ مَیں مدہوش ہو گیا۔یہ کیا میں منظر دیکھ رہا ہوں

یہ پیچھے پیچھے چلتا رہا۔یہاں تک کہ اِبن زیاد کے دربار تک یہ سر گیا اور ابن زیاد کے تحت کے نیچے زینے پہ امامؑ کا سر رکھا گیا مَیں مدہوش کھڑا ہوں ایک وقت آیا کہ اِبن زیاد نے امام ؑ کے سر سے رومال ہٹا کے سوٹی لیکر امام ؑ کے دندان مبارک پہ جب پھیرنا شروع کیا یہ کہتا ہے مَیں نے اپنا سر پیٹ لیا۔

کہا : ابنِ زیاد مَیں نے اِن لبوں کو رسول ؐ کو چومتے دیکھا ہے۔

تجھے شرم نہیں آتی کہ دندانِ رسول پہ سوٹی پھیر رہا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

بس اس نے کہا آگے بڑھوا سے کوڑے مارنے شروع کرو۔

جب کوڑے مارے جارہے تھے امام کے قریب آ کر سلام کیا،

بولا مَیں آپ کا ماننے والا ہوں۔

جب کوڑھے لگے تو کہتا ہے مجھے رسول خدا سلام کررہے ہیں

مجھے جناب علیؑ سلام کررہے ہیں۔

جملہ کہوں جب آئی نہ بی بی ؑ پاک پردے میں اس نے اپنے منہ پہ تماچے مارنے شروع کردیئے شہزادی۔ کہا کہ جناب فاطمہ زاہرہ ؑ مجھے سلام کررہی ہیں۔

آخر تلوار چلی اور یہ شہید کردیئے جاتے ہیں۔۔

☆☆☆☆☆

سجدے میں ضرب کھا کہ شہِ ممکنات نے
مسجود کی حیا کا سامان کر دیا
مَیں کامیاب ہوگیا، کہہ کر امیرؑ نے
خود موت کی شکست کا اعلان کردیا

☆☆☆☆☆

التماس برائے سورہ فاتحہ

سید ابرار حسین کاظمی کی رُوح کے ایصالِ ثواب کے لئے

ایک بار سورہ الحمد اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

چوتھی مجلس:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واشھد انک کنت نورا فی الاصلاب الشامخة ولا رحام المطھرة لم تنجسک الجاھلیة بانجاسھا ولم تلبسک من مدلھمات ثیابھا ۔(زیارت وارثہ)

زیارت وارثہ امام حسین علیہ السلام آج ہم ان جملوں پر پہنچے ہیں کہ امام کی طرف نسبت دے کر انہیں سلام کرتے ہوئے یہ جملے پڑھے جاتے ہیں۔

اشھد میں گواہی دیتا ہوں جو زیارت پڑھ رہا ہے وہ گواہی دے رہا ہے ظاہر ہے گواہی دینے والا مومن ہے غیر مومن تو پڑھتے ہی نہیں ہیں۔

کنت نُور تو نُور رہا ہے **کنت** مسلسل ہے تو نُور رہا ہے۔ کہاں نُور رہا ہے۔

اسلاب سُلب کی جمع ہے۔

ان اسلاب میں ان نسلوں میں اس خاندان میں تو نُور رہا ہے۔

مَیں آج کی خاص بات سنانا چاہتا ہوں ۔یہ بحث آج تک کسی نے نہیں کی۔اللہ کرے کے مَیں سمجھا سکوں کیونکہ بات بڑی مشکل ہے۔

اب امام حُسینؑ سے کہا جا رہا ہے کہ تو نور رہے گا نہیں تو نُور رہا ہے۔

کنت فعل ماضی ہے۔

تو نُور رہا ہے ۔

یعنی جہاں بھی رہا ہے نُور رہا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

معلوم ہوتا ہے۔۔۔

کوئی زمانہ ہے کوئی وقت ہے کوئی Period ہے کہ جس میں تو نُور رہا ہے۔

ان نسلوں میں ان خاندانوں میں تو نُور رہا ہے، کہ جو شَامِخَا معنی جو پہاڑوں کی چوٹی کی طرح بلند تھے۔

شاما کہتے ہیں بلند چوٹی کو۔

خُدا جانے وہ پہاڑ کیسے بنائے ہیں ؟

معلوم ہوتا ہے ان کی عظمتیں دکھانے کے لئے پہاڑ بنائے گئے۔

اب ایک نتیجہ ہمیں یہ بھی ملا کہ اگر پہاڑوں سے مثال دی جارہی ہے اگر یہ اونچے نہ ہوتے تو ہمیں اونچائی کا تصور کیسے ہوتا۔

پہاڑ اونچے ہیں کیونکہ خالق نے اونچائی کا تصور بذریعہ پہاڑ بتایا ہے۔

اسکا مطلب ہے یہ انہی کی اونچائی کی دلیل ہے۔

اب ان اسلاب میں سُلب کی جمع ہے۔

سُلب کہتے ہیں نسل کو، خاندان کو، اور یہاں سلب ایسے خاندان کی طرف اشارہ ہے کہ جس کی شکل وصورت میں ہیت میں تغیر نہ ہو۔

جو سلب کا پہلے دن سے تصور ہے وہ ہی برحق ہے۔

وہاں شکل وصورت میں اُس میں تغیر نہ ہو۔

امکانِ تغیر نہ ہونہ۔

یعنی جتنے زمانے گزر جائیں۔ان کی کیفیت ایک رہے۔اوران کو پھر اسلاب کے ساتھ لفظ لگائی شامخاۃ۔

Presented by Ziaraat.Com

اونچائی اور آگے لفظ آئی۔اور تم ان رحموں میں رہے (رحم) کی جمع ہے

یہاں (رحم) نہیں۔رحم کی جمع ارحام ہے۔

رِحم کے معنی ہے رشتہ۔قرابت۔رشتہ دار۔

تو اس کے رِحم میں رشتے کا تعلق ہو۔

سُلب میں نسلوں اور خاندانوں کا تعلق ہے اور یہ فرق مَیں آپ سے عرض کر دوں

سُلب مراد سے منسوب ہوتا ہے اور رحم مستور سے منسوب ہوتا ہے۔

مرد کا جو آئے گا اُس میں سُلب کی لفظ آئے گی۔

مستور میں رِحم کی لفظ آئے گی۔

اِس لئے جب مستور کی لفظ آئے وہاں **مطھرا** کا لفظ کہا۔

معلوم ہوا طہارت کا تعلق رحم سے ہوتا ہے سُلب سے بلندی کا تصور ہوتا ہے۔

اب وہ گواہی دیتا ہے کہ آپ کے جو ارحام ہیں وہ ارحام **مطھرا** تھے۔

اَسلاب کیا تھے شامخا تھے۔

یعنی مردوں کا کمال اتنا تھا کہ انتہا نہیں اور مستورات کی طہارت اتنی تھی کہ انتہا نہیں۔

اب اسے ذرا پھیلا کے بیان کرتے ہیں۔

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسین علیہ السلام تیرا نُور۔

یعنی تم تمام کا نُور یہاں رہا ہے۔اَب جب سُلب کی جمع اسلام لگائی ہے جمع لگائی ہے تو

پھر صفت کو بھی تو جمع آنا چاہیے تھا نہ۔

شامخا تو واحد ہے شامخا کی جمع ہوتی ہے شامخات۔پچھلی لفظ جمع ہے موصوف جمع

ہے صفت جو ہے وہ واحد ہے۔**اسلاب شامخا**۔صحیح آنا چاہیے تھا شامخات آنا

Presented by Ziaraat.Com

چاہیے تھا نہ۔ لیکن آئی کیا ہے شاخاً واحد آئی ہے۔

اسلاب کیا ہے جمع۔ اسلام جمع میں اور شاخاً واحد۔

صفت یہ ایک ہے۔

اَب یہاں سے پتہ لگتا ہے اسلاب کے افراد زیادہ میں حقیقت ایک ہے۔

ہیں چودہؑ مگر ہو کے محمدؐ ہیں۔۔۔۔ (حیدری)

ان کی حقیقتِ محمدیہؐ ہے صحیح وہ ایک ہے۔

چونکہ حقیقتِ محمدیہ کو شاخاً سے کیوں تصور دیا ہے۔ پہاڑ کی بلندی سے کیوں تصور دیا۔

خُدا گواہ ہے کہ اِن کی حقیقت میں اِتنا وزن ہے کہ جسے سوائے توحید کے کوئی بیان کر سکتا ہی نہیں۔

اِس لئے اللہ نے اتنے پہاڑوں کے برابر اِن کی حقیقت کو بیان کر دیا۔

چونکہ اتنی بلند ہیں۔ اِن کی بلندی کس کے بعد ہے۔

توحید کے بعد۔ توحید کے بعد سب سے بڑی بلندی ان کی ہے حقیقتِ محمدیہ کی ہے۔

تو حقیقتِ محمدیہ ؐ میں کتنے آتے ہیں۔

چودہؑ۔ فرمایا میرا پہلا بھی محمدؐ ہے آخری بھی محمدؐ ہے درمیانہ بھی محمدؐ ہے ہماری حقیقت ایک ہے فرد چودہؑ ہیں اسلاب خاندان چودہؑ کا ہے حقیقتِ محمدیہ ؐ ایک ہے۔

تو معلوم ہوتا ہے جہاں جہاں یہ چلے آ رہے ہیں ان کی حقیقت ایک ہے۔

اور ہیں کتنے فرد 14 (چودہؑ)۔

خاندان کتنے ہیں چودہؑ نسل کتنے چودہؑ ہیں۔

اور حقیقت کیا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

ایک۔ یہ چودہؑ ہو کے ایک ہیں۔

چودہؑ بھی رہے اور واحد اصل بھی رہے۔

اسی ایک رہنے میں آپ کو بھی فائدہ ہے ہمیں بھی فائدہ ہے۔

وہ فائدہ ابھی بیان کرونگا کہ یہ کب سے ایک ہو کے آئے اور کب جا کے دو ہوئے۔

اب یہ کیا ہے **قل اسلام شا مخا** ۔اسلام جمع اور کمال صفت واحد ہے۔

حقیقت میں واحد ہیں۔افراد میں چودہؑ ہیں۔

پھر آ گیا ارحمل مطہرا۔

ارحام جمع کی لفظ ہے لیکن مطہرا جو ہے واحد ہے صفت۔

معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔

یہ رشتے میں چودہؑ ہیں عصمت وطہارت میں ایک ہیں۔

جو مرکزِ عصمت کا مقام ہے وہی دوسرے کا ہے وہی تیسرے کا چوتھے کا ہے۔

یہ تمام کی بھی ماں ہیں یہ 9 اماموں کی بھی ماں ہیں ہر ایک کی ماں بھی الگ ہے۔

جنابِ سیدہؑ کتنوں کی ماں ہیں ؟

گیارہ اماموںؑ کی ماں ہیں یا نہیں ہیں۔

جب گیارہ اماموں کی ماں ہو کے بھی پھر 9 اماموںؑ کی ماں الگ ہے۔

امام حسینؑ کے علاوہ جتنے باقی معصومینؑ ہیں ان کی ماں تو جناب سیدہؑ نہیں ہیں نہ۔

جنابِ علی زین العابدینؑ کی ماں تو اور ہیں، امام باقرؑ کی ماں اور ہیں۔

بارہویں امامؑ کی ماں اور ہیں نہ۔

اصل ماں تو بی بی پاکؑ ہے وہ تو اور تصور ہے نہ۔

Presented by Ziaraat.Com

لیکن تو مائیں تو الگ الگ ہیں نہ۔ لیکن مائیں الگ ہو کے بھی عصمت کا معیار ایک ہے۔

عصمت وطہارت کا معیار ان کا۔ اس لئے مَیں نے پہلی مجلس میں کہا کہ جناب فاطمہؑ کے بعد **یبنا خدیجه الکبری** ۔کہا گیا۔

جناب خدیجہ الکبریٰ کی عصمت کا مقام کتنا بلند ہے۔ کہ جہاں خود سیدہؑ آ کے پرورش پاتی ہیں تو یہاں مائیں الگ ہو گئیں اور ارحام الگ ہوئے۔

اب یہ نظام آگے بڑھا۔ اب آگے بات بڑھائیں۔

یہ سُلبوں میں چلے سُلب نسل ہوتی ہے۔ اب یہاں یہ نسلوں میں چلے یا ایک کوئی نظام ہے اُس میں یہ چلے۔

جب سے۔۔۔۔ انوار ارحامِ سُلب سے چلا آ رہا تھا جناب آدم علیہ السلام تک۔

جاہلیت کی نجاست نے تمہیں نجس نہیں کیا۔ لم معنی نہیں ہیں **نجسک** معنی تیرے نور کو، کا معنی حضرت امام حسینؑ سے مخاطب ہیں۔ اس نور کو نہیں نجس کیا۔

یہ جاہلیت کیا ہے ؟ جاہلیت فاعل بن رہا ہے تو نجس کا۔

جاہلیت نے نجس نہیں کیا تم کو۔

بہ نجاستہ جاہلیت کی نجاست میں یعنی جاہلیت کی نجاست نے تمہیں نجس نہیں کیا۔

جاہلیت کی نجاست جہالت کی ہیں جاہلیت اور ہے جہالت اور ہے۔ جہالت علم کی ضد ہے جہاں علم نہیں ہوگا جہالت ہوگی۔ جاہلیت کی ضد کیا ہے،

عرفان۔ پھر جب عرفان ہی نہیں ہے یہ بالکل گرہ باندھ لیں۔

اِسی عرفان کے نہ ہونے کا نام انکار ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آلِ محمدؑ کی معرفت کا نہ ہونا انکار ہے جاہلیت کی ضد کیا ہوئی انکار۔۔۔(صلوٰۃ)۔

جاہلیت اور جہالت کی ضد علم ہے۔

جاہلیت کی ضد انکار ہے۔

معلوم ہوا تیرے نُور کے انکار کی نجاست نے تیرے نُور کو نجس نہیں کیا۔

یعنی جب تک تیرا نُور رہا انکار نہیں رہا۔

یعنی جب تک تیرا نور رہا تمہاری ولایت کا انکار ہی نہیں رہا۔

یعنی جب تک تمہارا اسلاب اور ارحام میں نُور رہا تب تک۔

تمہاری ولایت کے انکار کی نجاست سے تمہارے نور کو نہیں چھوا۔

یعنی اس وقت تک کسی نے تمہاری ولایت سے انکار ہی نہیں کیا۔

نجس کے کیا معنی ہیں ناپاک،

اللہ تو پہلے کہہ چکا ہے نجس سے تو تو ہے دور،

ہم نے اپنی لفظیں اپنے مطلب کے لئے لینی ہیں۔

جاہلیت کی نجاست نے تمہیں نہیں کیا۔

معلوم ہوتا ہے ولایت کا انکار کرنا ہی نجاست ہے۔

وہی نجس ہے جو منکرِ ولایت ہے۔۔۔(نعرہ حیدری)

اَب جو بھی منکر ہے وہ نجس ہے۔ جو بھی مومن پاک ہے، پر جاہلیت نے اپنی نجاست سے تمہیں نجس نہیں کیا۔ تمہیں لباس نہیں پہنایا یعنی تیرے نُور کو لباس نہیں پہنایا۔

مدلاھم کہتے ہیں تاریکی کو۔ سخت اندھیرا۔

خُدا کی قسم یہ سخت تاریکی اس بات کی دلیل ہے کہ علیؑ کا انکار کرنے والا سخت تاریکی

Presented by Ziaraat.Com

میں ہے۔

سب سے تاریک ہے کون ؟

جو امام مبین کو نہیں مانتا۔ وہی تو تاریکی میں ہے اور وہ تاریکی کس کی ہے جاہلیت کی انکار کی تاریکی ہے جہالت کی نہیں۔

اِس لئے فرمایا اے امام تیرے نُور کو نہیں پہنایا لباس کس نے اُسی جاہلیت نے۔ آنے والی پچھلی جاہلیت نے۔

اُس جاہلیت نے اپنے کپڑوں کی سیاہی ہے مرد ہے گندگی۔

گندا ہی وہی ہے جو علیؑ کو نہیں مانتا۔ نبیؐ کو نہیں مانتا۔

اُس سیاہی کا لباس تمہیں نہیں پہنایا یعنی جب سے جب تک تم رہے تو تمہاری ولایت کا وہاں تک انکار نہیں ہوا، اِنکار کہاں سے شروع ہوا۔

اَب یہ اسلاب وارحام کیا ہوتے ہیں بالکل نئی بات مَیں کر رہا ہوں یہ جوان کا نزول ہے اس نور کا نزول جسے کہتے ہیں۔ نیچے اس دنیا میں آنا۔ ہم تک آئے ہیں یا نہیں یہ جو نُور ہم تک آئے ہیں ان کی اس نزول کے جتنے مراتب ہیں وہی اسلاب وارحام ہیں۔

عالم کتنے ہیں۔ پہلا عالم ہے لاہوت جو اس کا عالم ہے۔

اُس کے بعد آتا ہے عالم جبروت اُس کے بعد عالم ملکوت۔

پھر عالم ملک۔ پھر آتا ہے عالم ناسوت۔ جس میں اب ہم ہیں۔

جس میں ہم ہیں یا کیا عالم ہے عالم ناسوت

پھر اس سے اوپر عالم ملک پھر عالم ملکوت

Presented by Ziaraat.Com

پھر عالم جبروت پھر عالم لاحوت اور سب سے اوپر عالم لاہوت ہے۔

ان عالمین میں یہ جو نزول فرماتے آئیں ہیں عالم بالا ایک ہے عالم بالا۔

یہ جو درجے ہیں نہ جو میں نے بیان کیا ہے۔

ایک عالمِ بالا۔ایک عالم پست، یا عالم بائیں۔

پہلے عالم بالا ہے عالم لاہوت اُس سے بائیں کیا ہے عالمِ جبروت پھر عالم جبروت کیا بن جائے گا بائیں معنی پست۔اب پھر یہ پست ہو کے دوسرے کے مقابل میں جب ان کے نور کا نزول ہوتا ہے پھر یہ کیا بن جاتا ہے اعلیٰ۔اب عالم ملاکوت۔پھر بائیں۔پھر عالم ملاکوت بائیں جہاں تھا پھر نزول آگے جاتا ہے یہ اعلیٰ بن جاتا ہے

عالم ملک بائیں بن جاتا ہے۔

پھر عالم ملک اعلی بن جاتا ہے۔

عالم ناسوت بائیں بن جاتا ہے۔اب یہاں یہ کلیہ یہ ہے کہ ہر بالا بائیں کے مقابلے میں بالا۔

ان کا سُلب کہلاتا ہے بائیں رحم کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ جو بالا ہوتا ہے نہ یہ کس کی حیثیت رکھتا ہے سُلب کی پھر عالم بائیں کی بنا۔ان کا رحم۔

کیونکہ وہاں سے نزول ہو رہا ہے نہ یہ جو ان کا نزول ہے اوپر ہے۔

یہ نزول جو ہے یہاں رحم کی حیثیت رکھتا ہے۔وہ سُلب کی حیثیت رکھتا ہے۔

پھر یہاں سے جو آگے نزول ہوتا ہے پھر یہی جو معبود تھا رحم تھا یہ رحم ہو کے کیا بنا۔سُلب کی حیثیت ہے۔

پھر اگلا رحم بنا۔وہ پھر سُلب بنا۔پھر رحم بنا۔

Presented by Ziaraat.Com

اَب سب سے پہلے آل محمدؑ کا نزول کہاں سے ہوا۔

اَب جہاں سے ان کا نزول ہوگا وہ ان کا سُلب بنے گا۔

جہاں سے یہ چلیں گے اختر ہوا۔ جدا ہونگے جہاں سے جدا ہونگے وہ ان کا سلب بنے گا۔ پھر جب سُلب بنا تو پھر یہ آل بنے گے نساُن کی۔۔۔۔(نعرہ حیدری)

یارا جب جدا ہو گئے تو اللہ کہاں ہے۔

اللہ نے جو اِن کو اپنے نور سے جدا کیا تو اللہ کہاں ہے ؟

یہ تو جدا ہونے سے اللہ اللہ ہے۔ یہ تو دلیل بنے کہ اللہ، اللہ ہے جبھی تو جدا ہوئے۔

اَب جہاں سے یہ آئے ہیں اور جہاں ان کو پہلا مقام ملا ہے۔ وہ مقام ان کا ہوگا بمنزلت رحیم۔ جہاں سے یہ جدا ہونگے یہ کہاں سے جدا ہوئے؟

توحید سے ہوئے ہیں نہ۔

اَب میں ایک جملہ کہہ دوں جب توحید سے جدا ہوئے اللہ نہیں ہے۔

تو اللہ نے ان کو کہاں سے جدا کیا ؟

اللہ ہے کیا عین عالم۔

اللہ نے اپنی ذات اَنانیت سے انہیں جدا کر دیا وہ نُور کس کا ہے جہاں سے یہ جدا ہوئے۔ اللہ نے اپنے نُور کیا نہ۔

اللہ، اللہ ہی ہے بس یہ جدا ہو گئے اللہ نے اپنی ذاتی نور سے جدا کیا۔

پھر مرکز کون بنا اس کا۔ ذات الٰہی۔

ذات الٰہی ہی ان کا مرکز پہلا۔ وہ اَنانیت جس کا نام ہے میں۔

میں چھپا ہوا خزانہ تھا۔ مَیں نے چاہا مَیں پہنچایا جاؤں۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ نے کیا فرمایا کہ مَیں نے چاہا مَیں پہچانا جاؤں۔

تو اَنانیت سے ان کو جدا کیا، یا نہیں۔۔

اَب اس اعتبار سے جب ایک عالم اعلیٰ ہو جائے گا۔

اَب یہ کیا بنے گا مقام سَلب۔ تو ان کو جو پہلا مقام ملا ہے اُس کا نام ہے مقام محمودہ۔

اَب یہ مقام محمودہ بحیثیت رحم کے ہے ان کے اس میں آ کے انہوں نے بھی حمد کی۔

بنانے والے نے بھی حمد کی۔

اُس نے بنا کے حمد کی انہوں نے بن کے حمد کی۔

اَب یہ کیا بن گیا ان کا مقامِ محمودہ۔ ان کا پہلا مقام ہی پہلا مقامِ محمودہ ہے۔

تو اَب یہ سلب پہلی سلب کہاں سے چلی ؟

ذاتِ توحید سے انہیں جدا کر کے انہیں سلب کی ابتدا کہاں سے ہوئی۔

اس نور کی ذاتِ توحید کی اسی نور سے اِسی لئے یہ چودہؑ کہتے ہیں ہم ہی آلِ اللہ ہیں۔

جہاں یہ آلِ محمدؐ ہیں وہاں آلِ اللہ بھی ہیں۔

اللہ نہیں ہے یار، اللہ نہیں ہیں۔

اَب جو ان کو مقام محمودہ ملا یہ مقام محمودہ ہے یہ مراتب عظمیٰ کہلاتا ہے ۔اسی مراتب العظمیٰ کے کمال کا نام ہے **اُم ابیہا** ۔

اُم ابیہا کبھی سنا آپ نے۔ اب یہ سلسلہ اب عالم کا نام ہم سلب رکھ رہے ہیں۔

اب اُس کا نام عالم لاہوت ہے۔

اب عالم لاہوت سے کہاں نزول ہوا۔

اسلاب سے ارحام تک۔ کہاں پہنچ گئے۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ مقام محمودہ پر۔ یہ مقام محمودہ ابتداء ہے عالم جبروت کی۔ عالم لاہوت اس کا عالم ہے
عالم جبروت آل محمدؑ کا عالم ہے وہ ذات کا عالم ہے وہ صفات کا عالم ہے۔
اب یہ جبروت آ گئے۔ یہ جبروت ان کے لئے رحم کی منزلت ہے کیونکہ بائیں ہے۔
اب کہاں پہنچے مقام محمودہ جو عالم جبروت ہے پھر یہ مقام سُلب بنا۔
اعلیٰ بنا۔ ان کے نور نے نزول کیا دوسرے عالم کی طرف۔ کتنے ہزار سال اس میں
رہے وہ ابھی بحث کریں گے۔ پھر یہ عالم جبروت سے عالم ملاکوت کی طرف آئے۔
یہ جوان کا منتقل ہونا ہے اب عالم ملاکوت ان کا کیا بن گیا رحم۔
یہ بمنزلت رحم۔ اور وہ کیا بن گیا۔ منزلت سلب۔
یہ کہاں پہنچ گئے جناب عالم ملاکوت میں۔
اب یہ عالم ملاکوت سے یہ چلتے ہیں عالم ملک کی طرف۔
اب عالم ملکوت کیا بن گیا سلب اور عالم مَلک کیا بن گیا بہ منزلت رحم۔
اب یہ عالم ملک سے پھر یہ عالم سلب بنا اور آگے عالم ناسوت رحم بنا
اب یہ جو عالم ناسوت ہے یہاں تک اب یہ پہنچے اب کہا جا رہا ہے ان تک پہنچنے میں
تمہاری انکار ولایت کی نجاست نے تمہیں چھوا ہی نہیں۔
کتنے عالم کروڑوں سال کے گزرے مگر کسی نے بھی تمہاری ولایت کا انکار ہی نہیں کیا۔
انکار ولایت کی نجاست تمہارے نُور کے ساتھ نہیں لگی۔
یعنی عالمِ لاہوت کی مخلوق ہے۔
ملاکوت کی مخلوق ہے کوئی بھی ہوں تمام نے تمہاری ولایت کا اقرار کیا کوئی شے ایسی
نہیں ہے یعنی جب تک نظامِ الٰہی رہا انکار ولایت کا تصور ہی نہیں۔ جب یہ انکار

Presented by Ziaraat.Com

ولایت کا مقام یہاں پہنچا تو اَب اللہ نے اس عالمِ ناسود کو آگے چلانے کے لئے دو کا

ایک نور ملا کے **انا ولی من نور واحد** ۔

جناب آدمؑ کی تخلیق کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ کیا ہو گے، ایک

اب جناب آدم افضل بشر تھے اب عالم ناسود شروع ہوتا ہے اس عالم ناسوت میں

آ کے کیونکہ اختیارات شروع ہو جائیں گے لہٰذا اب انکار ولایت کا تصور اب یہاں

سے شروع ہو گا۔

یہ مَیں پہنچ گیا اپنے مطلب پہ۔

اب جو انکار ولایت کا تصور آتا ہے۔ اس سے پہلے اللہ نے اس سے پہلے جناب آدمؑ

تیار ہیں۔ اب جب تیار ہوئے اب اللہ نے پہلے سے کہہ دیا ہے ان کی آمد سے پہلے

کہہ دیا تھا۔

حبیب یاد ہے نہ کہ مَیں زمین میں اپنا جانشین بنانے والا ہوں۔

کس نے کہا اللہ نے، اور گواہ کس کو بنایا۔

سرکارِ دو عالمؐ کو۔

ملائکہ نے کیا کہا۔۔۔

دیکھیں فساد کرنا اور ہے، اِنکار ولایت کرنا اور ہے۔

پھر اللہ نے کیا کہا کہ جو مَیں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

اور پہلے کیا ہوا تم نہیں بن سکتے جسے مَیں نے بنایا ہے اُس کے کمال کو مَیں ہی بہتر جانتا

ہوں۔

مجھ سے زیادہ تم نہیں جانتے۔ جسے مَیں نے بنایا ہے وہ ہی خلیفہ ہو گا۔

Presented by Ziaraat.Com

اَب خُدا جانے کتنے دن وہ ان کے سامنے بنتے رہے۔ انتظار رہا یا نہیں۔

ماننے والے انتظار میں رہے ماننا یا نہ ماننا تو اختیار میں ہے۔

اب اللہ نے کہا کہ ہم انہیں بنا رہے ہیں کیونکہ یہ بھی ملائکہ میں ایسا شامل ہو گیا کہ عبادت کرتے کرتے ملائکہ میں شامل ہو گیا۔ اب حکم تخلیب کا ہوتا ہے الگ سے اکیلے کو حکم نہیں دیا جائے گا۔

جب ساروں کو حکم ہے تو اُس میں یہ بھی شامل ہے تخلیب۔۔۔ کا حکم جو ہوتا ہے اب جسے یہ آدمی بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کوئی اور بیٹھا ہے تو اس کو اکیلے کو تو نہیں الگ سے بلایا جائے گا۔

تو پھر الگ سے کہنا دلیل ہے کہ حکم تو پھر وزن والا نہ ہوا۔

وزن ساروں میں موجود ہے۔

فرمایا جب تک مَیں ان میں رُوح نہ پھونک دوں اُس وقت تک سجدہ کرنا نہیں۔ جب مَیں پھونک دوں رُوح وہ رُوح کون ہے۔

اَب اِسی آدم ؑ کو ان کے نُور کا امین بنانا ہی معارضِ امتحان ہوا۔

آلِ محمدؑ کے نور کو سُلب بنا کے رِحم بنا کے نہیں۔ سیّدہ کا نور یہاں ودیعت نہیں ہوا۔

سلُب کا نور ہوا، رِحم کا نہیں ہوا۔

جنابِ سیّدہؑ کا نور مبارک کہاں چلا گیا ؟

جنت میں بطور سیب بن گیا نہ۔

معراج کرایا ہی اسی لئے گیا ہے تا کہ سید کی آمد آئے۔

جنابِ سیدہ طاہرہ ؑ سلب آدم ؑ میں نہیں آئیں ان کو بھی اسلاب میں ودیت

Presented by Ziaraat.Com

کیا۔امانت بنائی امانت شیطان نے سجدہ نہیں کیا جو نتیجہ نکلا۔آپ کے سامنے ہے کہا
کہ جن میں ہم نے ان کو امانت کیا ہے اگر جو اسے نہیں مانے گا۔
اُسکا حشر تم نے دیکھ لیا۔جب یہ خود آئیں گے نہیں مانے گا تو کیا ہوگا۔۔؟
اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔
اَب جناب آدمؑ کی پیشانی مبارک پر ان کا نور واحد اصل ہو کر امانت میں آیا۔
منتشر ہو کے امانت میں نہ آیا یہ لفظ میری یاد رہے۔یہ نور نور واحد الاصل ہو کے انبیا
کی جبینوں میں آیا پشتوں میں نہیں۔
یہ نُور جناب آدمؑ کی پیشانی میں آیا۔۔۔
یہ نُور جناب آدمؑ کی پیشانی میں جسے اُس نے جہاں رکھنا چاہا وہ بہتر جانتا ہے۔
ہر جبین سے جبین کی طرف گیا۔
پیشانی میں ایک نُور ہو گیا یہاں ارحام کا تصور نہیں ہے۔
جبینوں میں منتقل ہوتا ہوتا۔
کہ ساجدین میں تمہارے نور کو منتقل کرتے کرتے۔
یہ جبینوں میں منتقل ہوتا آتا ہے۔
جب ان کی آمد کا وقت قریب آیا خالق نے ایسی مثال بنا دی جناب عیسیٰؑ کی۔
بغیر باپ کے اُسے بنا دیا۔
باپ بھی نہیں ہے۔بنا بھی دیا ہے۔
کس سے بنایا۔۔۔اَمر سے ۔
مادہ تولید سے نہیں بنایا۔

Presented by Ziaraat.Com

رُوح پھونکی عیسیٰ امر سے وجود آئے۔

ان کا رشتہ رحمی چلا نسلی نہیں۔

مریم کا بیٹا کہلایا عیسیٰ کی ماں نہیں کہلائی۔

جب بھی تعارف کرایا اللہ نے کہ یہ مریم کا بیٹا ہے یہ نہیں کہا یہ عیسیٰ کی ماں ہے۔

عیسیٰ کی ماں کہے تو پھر باپ کا ہونا لازم ہے،

عیسیٰ کی ماں کہیں قرآن میں نہیں ملے گا۔

معلوم ہوتا ہے رحم سے رشتے کو آگے بڑھایا۔ رحم کا تعلق مستور سے ہوتا ہے۔

یہ کس کا بیٹا ہے جناب مریم کا بیٹا ہے۔

باپ کا یہاں تصور ہی نہیں ہے۔ یعنی اُلقاء فرمایا نہ۔

اب یہ جو چودہ آ گئے۔

یہ سارا نُور واحد الاصل ہو کے پیشانی جناب عبدالمطلبؑ میں ایک نُور ہو گیا۔

جبینوں سے چلتے چلتے نُور کس پیشانی میں پہنچا۔

جناب عبدالمطلبؑ کی پیشانی میں پہنچا۔ جن جن پیشانیوں میں یہ جاتا تھا جہاں سے وہ گزرتے تھے درخت سجدوں میں ہوتے تھے۔ درخت کرتے تھے سجدہ یا نہیں۔

تسبیحات کی آوازیں آ رہی ہیں سلام کی آوازیں آ رہی ہیں۔

کس کی وجہ سے کرتے تھے ؟

اس نُور کی وجہ سے۔

ہاتھی نے کیوں سجدہ کیا تھا ابرہہ کے۔ ابرہہ جو ہاتھی لے کے آیا تھا کہ دیکھیں میرے پاس بھی ایسے ہاتھی ہیں وہ سجدے میں چلا گیا یا نہیں۔ اور اُسے اللہ نے قوت گویائی

Presented by Ziaraat.Com

عطا کر کے سلام کیا جناب عبدالمطلبؑ کو۔
اُس نے آتے ہی کہا یہ آپ کو حُسن کہاں سے ملا ہے۔ پیشانی میں جو نور دیکھا۔
آپؑ نے فرمایا:
یہ حُسن ہماری موروثی ہے۔ ہماری وراثت میں ملا ہوا ہے۔
اَب یہ نور کہاں رہا پیشانی میں۔ توجہ فرمائیں!
نہ نور چلتا چلتا کہاں آیا جناب عبدالمطلب علیہ السلام کی پیشانی میں۔
پشتوں میں نہیں آیا۔ یہاں پہنچ کر اب اس نُور کے دو حصے کر دیئے ایک حصہ پیشانی
جناب عبداللہؑ میں آیا۔
اور ایک حصہ پیشانی ابو طالبؑ میں آیا۔
پیشانی میں آیا، پشت میں نہیں۔
یہ پیشانی سے منتقل ہوا۔ اِسی لئے تو اللہ نے جناب مریمؑ کی مثال دی تھی تو ان کا جب
بھی ایسے معصوم کا رشتہ چلتا ہے تو رحم سے چلتا ہے۔
جتنا ان معصومینؑ کا نور مُبارک آیا ہے یہ پیشانیوں میں آیا ہے اور واحدالاصل ہو کے
آیا ہے۔
لیکن پھر جب یہ نور منتقل ہوا آگے جس طرح جناب مریمؑ کے ہاں منتقل ہوا،
یہ نور صرف اور صرف ان کی اپنی حقیقی ماں کے رحم میں منتقل ہوا۔
کسی اور ماں کے رحم میں یہ آیا ہی نہیں۔
یہ نور کہاں آ کے منتقل ہوا ؟
صرف اپنی ماں میں جو کہ ان کی حقیقی ماں تھی۔ اُس ماں میں اللہ نے اُسے رحم بنا کے۔

Presented by Ziaraat.Com

اُس سلب سے نکل کے جبین پدر سے نکل کے کہاں آتے ہیں۔ شکمِ مادر میں اور جبین سے شکم میں آتے ہیں یہ Human Process سے نہیں آتے ۔

اِس کی مثال اللہ نے جنابِ مریمؑ کی پہلے سے دے دی۔

یہ مثال اس لئے دے دی کیونکہ یہ آنے والے تھے ۔اور اُس مثال کو اب بھی برقرار رکھا تا کہ آخری تک برقرارر ہے یا نہیں ہے۔

کیوں بیٹھے ہوئے ہیں جناب عیسیٰ علیہ السلام صرف منتظر ہیں ،بارھویں امامؑ تک اُس کی مثال برقرارر ہے یا نہیں ہے۔ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں جناب عیسیٰؑ صرف منتظر ہیں بارھویں کی آئے تصدیق کریں گے Human Process کے بغیر اس دُنیا میں آیا ہے وہ منتظر ہے بارھویں کا۔

جب بارھواں (امام زمانہؑ) آئے گا نہ تو کہے گا آؤ نہ نماز پڑھائیں وہ کہے گا میری آپ کے پیچھے نماز نہیں وہ گی تو یہ صرف اپنی حقیقی ماں کے ذریعے نور منتقل ہوتا ہے۔

یہ نور ماں کے رحم میں آتا ہے یہ شکم مبارک میں آتا ہے۔ کسی اور کے رحموں میں یہ نہیں آتا۔ اور پھر یہ نور پیشانیوں میں منقلب ہوتا ہے۔

اَب جب یہ آتے ہیں تو اپنی والدہ کے شکم میں۔

اَب جناب عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف کس سے ہوتا ہے۔ ماں سے۔ جناب عیسیٰؑ کا تعارف سُلب سے نہیں ہوتا۔ رِحم سے ہوتا ہے۔

تعارف اس لئے مثال بنائی تا کہ ان کا تعارف رِحم کے ذریعے ہے سُلب کے ذریعے نہیں ہے۔ سارے سُلب چادرِ تطہیر میں موجود ہیں تعارف رِحم سے کیوں شروع ہوا۔۔۔۔

Presented by Ziaraat.Com

جب پوچھا گیا۔ یا رب و من تحت الکساء ۔بتا تو صحیح چادر کے نیچے ہیں کون ؟

سلب سے تعارف کرائیں نہ۔کہیں یہ رسولؐ کی بیٹی ہے یہ نہیں کہا رِحم سے تعارف کرایا یہ فاطمہؑ کا باپ ہے۔

تعارف کس سے ہوا رِحم سے ہوا یا نہیں۔یہ فاطمہؑ کا باپ ہے۔یہ فاطمہؑ کا شوہر ہے یہ فاطمہؑ کے بیٹے ہیں۔

بیٹوں کا تعارف بھی رحم سے ہے شوہر کا تعارف بھی رحم سے۔

تو معلوم ہوتا ہے جب یہ آتے ہیں فقط ماں کے رحم میں آتے ہیں غیر عورت میں تو یہ آتے ہی نہیں ہیں،

جب غیر رحموں میں یہ جاتے ہی نہیں ہیں تو نجاست کا تصور کہاں ؟

اِن کے لئے نجاست کا تصور ہے ہی نہیں۔تو وہاں ان کی جہالت نے جا کے ان کو مَس نہیں کیا۔انکارِ ولایت کو کس مَس نہیں کیا۔

اور ان کے لئے کہاں تھا۔ یطھرو کم تطھیر ۔تمہیں ایسا طاہر رکھے جیسا کے طاہر رکھنے کا حق ہے۔

آج مجھے کسی نے کہا کہ آج جنابِ ابوذرؓ کی شہادت پڑھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

ذکرِ مصائب

ابوذر کی مثال میری اُمت میں عیسیٰ ابنِ مریمؑ جیسی ہے کیسے ؟

صحابہ کرام گزر گئے جناب ابوذرؓ جیسے شام سے جب بھیجے گئے نہ واپس مدینے میں چل نہیں سکتے تھے۔ پھر بھی جناب علیؑ کا نام لے کر چلتے تھے۔

حکم ملا کہ ان کو ربزہ کے صحرا بھیج دیا جائے۔ ابوذر کہتے ہیں کہ ایک دن مَیں رسول خدا کے پاس حاضر تھا حضور مجھے دیکھ کر رونے لگے۔ کہا آقا مجھے دیکھ کے کیوں روتے ہیں ۔رسولؐ اور رونے لگے فرمایا مَیں تجھے دیکھ کر نہیں رو رہا۔

مَیں تیری 4 سال کی بچی کو دیکھ کے رو رہا ہوں۔

کہ تیرا لاشہ ربزہ کے صحرا میں پڑا ہے اور وہ تیرے لاشہ کے گرد چکر کاٹ رہی ہے۔

مولاؐ اُس وقت میرا کیا قصور ہوگا،

فرمایا : صرف علی علیہ السلام کی محبت ہوگی۔

علی علیہ السلام کی اعلان ولایت کی وجہ سے تجھے نکالا جائے گا۔

آخر نکال دیا جناب ابوذرؓ کو۔ لیکن چھوڑنے کے لئے کہا تھا کہ کوئی شخص نہ جائے۔ لیکن کون کون گیا جناب علیؑ جناب حسنؑ جناب حسینؑ جب گئے تو دو خطبے پڑھے میرے امامؑ نے۔ جناب ابوذرؓ کو الوداع کرتے ہوئے۔

روایت میں ہے کہ جناب حسنینؑ لپٹ کے کہتے تھے ہائے چچا۔

ابوذرؓ اپنی داڑھی جناب حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کے قدموں میں لگاتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مولاؑ آپ نہ روئیں۔

فرمایا ہم دیکھ رہے تھے ایک چار سال کی بچی جو رو رہی ہے۔

وہ ہمیں رولا رہی ہے۔ راستے میں ابوذر کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔

بھیڑ بکریاں مری ایک دن بچی نے کہا بابا۔

چار دن گزر گئے، مَیں نے کھانا نہیں کھایا۔ جب بچی نے یہ کہا،

ابوذر اُٹھتے ہیں چلنے لگے لیکن چل نہیں سکتے تھے بیٹھ گئے ۔ بیٹھ نہیں سکتے تھے بیٹے ۔ جب لیٹ گئے تو ریت کی ڈھیری بنائی جب نزع کا عالم طاری ہوا بچی نے دیکھا کہ بابا کا وقت آ گیا ہے اور تو کچھ نہیں کہا بابا کو دوڑ کر کہنے لگی بابا مجھے کس کے آسرے پر چھوڑے جا رہے ہو۔

بابا میری کون خبر گیری کرے گا، کون مجھے تسلیاں دے گا۔

مولاؑ آئے سینے سے لگایا کہا گھبراؤ نہیں تم صابرین کی ماننے والی ہے گھبراؤ نہیں بیٹا۔

میرا انتقال ہونے والا ہے جب مَیں چلا جاؤں میرے اوپر چادر ڈال کے اس ٹیلے پر بیٹھ جانا۔

تیرا چچا مالک اشترؓ آئے گا۔

اُسے آواز دینا آ کے وہ مجھے غسل و کفن دے گا۔

انتقال ہو گیا کافی دیر بیٹھ کے روتی رہی جب دیکھا چادر ڈالی بوسیدہ تھی،

اپنا دوپٹہ اُتار کے لاشے پہ ڈالا۔

کہا بابا مجھ جیسا کوئی غریب ہے تیرے کفن کے لئے بھی میرے پاس کچھ نہیں۔

جب دیر ہوئی کوئی قافلہ نہیں آیا اب اُسی ٹیلے پہ آ کے بیٹھ گئی۔

Presented by Ziaraat.Com

دعائیں مانگی اے اللہ میری یتیمی کا واسطہ۔ قافلہ جلدی آ جائے مَیں اکیلی ہوں۔ بس یہ دُعا مانگی تھی کہ قافلہ نمودار ہوا۔

اس بچی نے کھڑے ہو کر سر پہ ہاتھ رکھ کے یتیموں کی طرح آواز دی۔

قافلے والو!!

اِس غریب کا انتقال ہو گیا ہے۔ آؤ نمازِ جنازہ کے لئے۔

جب اتنا کہا تو میرے امامؑ نے فرمایا۔۔۔

مالک مساد غریب ۔کی آواز آئے میں نے دیر نہیں لگائی دوڑ کے پہنچنا ہے مولاؑ کیا فرمایا وہ ابوذر کی بیٹی کی آواز ہو گی۔

جب آئے نہ قریب کہا کون ہے آواز دینے والا۔

کہا چچا اشتر میں ابوذر کی بیٹی ہوں کہا آؤ نہ ادھر، کہا کیسے آؤں میرے سر پہ چادر نہیں ہے۔

وہ مَیں نے بابا کے لاشے پہ ڈال دی ہے اَب ابوذرؓ اتنا غریب ہو گیا ہے۔

کفن کا انتظام ہوا لوگ کافی دیر روتے رہے۔

کفن ساتھ تھا۔ غسل ملا، کفن ملا، دفن بھی ہو گئے۔

مَیں کہوں ابوذرؓ تیری بڑی اچھی قسمت ہے۔

تین دن رہے جناب مالکؓ۔

کہا بچی تجھے ہم مدینے پہنچانا چاہتے ہیں۔ کل ہم چلیں گے مدینے پہنچانے۔

جب جانے کا وقت آیا تو ان کے خیمے میں آئے دیکھا۔

بچی خیمے میں نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اَب جب ڈھونڈنے نکلے دیکھا،

باپ کی قبر سے لپٹ کے کہہ رہی ہے بابا مَیں مدینے جارہی ہوں۔

بابا میرا آخری سلام۔

مَیں کہوں گا ابوذرؓ کی بیٹی تیری بڑی اچھی قسمت ہے۔

بابا دفن ہوگئے اور تو بھی مدینے پہنچ گئی۔

مگر سکینہؑ بنت الحسینؑ تیرا بابا دفن بھی نہیں ہوا۔ اُنہیں کفن بھی نہیں ملا۔

تجھے تماچے مارے گئے۔

تمہیں قیدی بنا کر کوفہ لے جایا گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہے رازِ ھُو اِسے سینے میں تمام کر رکھو
اگر ہو مست اَلَست اس کو برملا نہ کہو
بس اِس لئے مَیں علیؑ کو خُدا نہیں کہتا
کہ خود علیؑ نے کہا ہے مجھے خُدا نہ کہو

کلام : میر احمد نویدؔ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

پانچویں مجلس:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ اَلاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِيُ الْمَهْدِيُّ ۔(زیارت وارثہ)

زیارتِ وارثہ سرکار امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے حوالے سے ہم آج ان جملوں تک پہنچے ہیں۔

اور یہ اِس درس کا آج آخری درس بھی ہے۔کوشش کریں گے کہ اس میں ساری باتیں تو پوری نہیں ہو سکتی لیکن جتنی نتیجہ ہوگا مَیں چاہتا ہوں کہ نتیجہ بیان کر دیا جائے۔

آج امام علیہ السلام کی زیارت میں یہ جملے کہے جا رہے ہیں **واشھد** اور مَیں گواہی دیتا ہوں،

مَیں سے مراد ہر فرد گواہی دے رہا ہے جو بھی زیارت پڑھ رہا ہے ہر پڑھنے والا یہ گواہی دے رہا ہے،اور گواہی دینی چاہیے گواہی کیا دے رہا ہے **اشھد انک** مَیں گواہی دیتا ہوں اور جب امام کی بارگاہ میں کھڑے ہو کے گواہی دی جائے گی تو پھر سچی گواہی ہو گی۔وہاں جھوٹی نہیں ہو گی۔کیونکہ خطاب کس سے ہے امامؑ سے کیونکہ سامنے امامؑ ہےاور ظاہر ہے نماز کے بعد ہی مصلہ عبادت پر کھڑے ہو کے آگے پیچھے بھی ہے لیکن زیادہ تر۔

نماز کے بعد ہوتا ہے۔پھر جگہ بھی مسجد ہوتی ہےاور ہر اعتبار سے باوضو ہوتا ہے تو وہاں

Presented by Ziaraat.Com

نظام شہادعت جو ہے یقین اپنی ان پوری صلاحیتوں کے ساتھ ہونا اشھد انک میں

گواہی دیتا ہوں کہ آپ انک کے معنی آپ پہ امام حسین علیہ الصلوات والسلام ہیں

آپ کیا ہیں صلی اللہ محمد و آل محمدؐ **من دعائم الدین۔**

اے امامؑ آپ پورے دین کا سہارا ہیں۔

دعائم۔د ، ع ، ا ، ی م ۔

یہ دیعام کی جمع ہے دعائم دعائم کے معنی ہیں دعاما یدعم یہ باب بنتا ہے دعمن معنی ہے یعنی یہ ہمارے باب ہوتے ہیں عربی میں صرف کے باب ہیں۔اس میں یدعم کے معنی ہوتا ہے۔دعام کے معنی ستون یہ ستون کھڑے ہیں اسے بھی دعما کہتے ہیں۔

یہ مسلہ دیواریں شہتر ہوتے ہیں جولینٹر ہیں ان کو کیا کہتے ہیں دعام۔

دعام وہ ہوتا ہے کہ جس کے سہارے ہر عمارت کھڑی ہو۔

عمارت نہ گرے جس کے سبب سے اُسے دعام کہتے ہیں۔

یعنی دین کا دعام۔امام حسین علیہ السلام ہیں۔

غور نہیں فرمارہے جس کے سہارے پے دین قائم ہے اُسے حسین علیہ السلام کہتے ہیں یعنی اور سہارا بھی ایسا کہ ہر طرح کی اسے جیسے پرانا مکان ہونا اُسے کہتے ہیں۔

بیعت مدعم۔یعنی بہت ہی شکست مکان آپ نے دیکھا ہوگا پرانے مکان کو سہارا دیتے ہیں۔

شکست مکان کو گرنے سے بچانے کے لئے سہارا دینا۔

خدا جانے دین کتنا گر جاتا اگر حسین علیہ السلام نہ ہوتے۔۔۔(صلوٰۃ)

یہ ذات کتنی بڑی عظیم ہے جس نے دین کو سہارا دیا۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ من جو آیا ہے نا من اگر اس کو جز کہے تو اس کا مقصد ہے امامؑ بھی دین کا سہارا ہیں لیکن جتنی خطاب آپؑ امامؑ سے ہے آپؑ نے دین کو سہارا دیا ہے۔ دین کو گرنے نہیں دیا دین کو مکمل کیا ہے۔ ان کون آتے ہیں۔ امام حسین علیہ الصلوات السلام آپؑ کیا ہیں دین پورا دین۔ جسے دین کہا جاتا ہے۔

چونکہ دین کے لفظ ہیں دین کے کیا ہیں دعام،

اَب دین کو کسی بھی شے کی ضرورت تو ہوگی۔ امامؑ نے اُسے مہیا فرمایا ہے۔

مَیں بہت بڑی بات کر رہا ہوں۔ چونکہ مختلف مرحل ہیں دین تو آخر رسول خُدا کے زمانے سے دین چلا آرہا ہے۔ دین تو شروع سے چلا آرہا ہے لیکن جو بانی دین ہے وہ رسول خداؐ ہیں شریعت تو رسولؐ ہوتا۔

اب وہاں سے جو دین چلا ہے۔ یہ ضرورت کی شے رسولؐ نے مہیا کی ہوگی کل کسی مجلس میں مَیں نے عرض کیا کہ جو شریعت میں حکم دیا ہے۔

رسولؐ نے اُسے عملاً کر کے دکھایا ہے پھر حکم دیا۔

شریعت کا کوئی حکم۔ حکم کی حیثیت رکھتا ہو اور رسولؐ نے اُسے عملاً نہ کر کے دیکھایا ہو اس لئے شریعت مکمل ہوئی لیکن مکمل ہوئی دین رسولؐ کے بعد لگتا ایسے ہے رسولؐ کے بعد دین کا جو سہارا ہے رسولؐ تک تو چلو خطرے کا تصور تھا یا نہیں تھا ؟

لیکن یہ لفظ بتا رہی ہے کہ رسولؐ کے بعد دین کو کوئی خطرہ ہوا ضرور ہے۔

مَیں کیا کہتا ہوں رسولؐ جو بانی ہیں دین کے اس کے زمانے میں اگر کوئی خطرناک ہے بھی وہ خدا جانے خاموش کیوں رہے۔

یا تو یہ قربِ رسالت تھا، یا توحید کی مرضی تھی۔ لیکن یہ دعام دین سہارا دین کا بتاتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

اگر دین کو ضرورت ہے جان کی تو جان دے گا، کون امام حسین علیہ السلام دین کو ضرورت ہے مال کی تو مال صَرف کون کرے گا۔

دین کو ضرورت ہے خون کی مَیں کیا کہہ رہا ہوں۔

چونکہ دعام دین امام ہے۔

دین کو سہارا دینے والا امامؑ ہے جو ہر طرح کا سہارا جو دین کو ہر ہر ماحول وقت میں ضروری تھا مہیا کیا ہوگا یا نہیں ؟

اگر مَیں ایک جملہ کہہ دو تو اِس کو آپ لوگ پڑھتے ہیں اور پڑھنا بھی چاہیے۔

تو اگر دین کو کسی کی چادر کا ہونا ضروری تھا تو اسی لئے بہنوں کو ساتھ لے جانا دلیل ہے۔

تو یہ بھی چادر تطہیر کا سہارا بھی ضروری تھا۔

ورنہ بیبیوں کو ساتھ لے جانے کا تصور اب عِلم ہوا امامؑ کیا ہوسکتا ہے۔

اَب ہم ان کی مصلحت کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔

تو معلوم ہوتا ہے دین کی حفاظت کے لئے جہاں مَردوں کا کردار موجود ہے وہاں مستورات کا کردار بھی شامل ہے۔ مستورات کے کردار میں سب سے بڑے کردار کا نام جناب زینبؑ ہے۔

اس دین اسلام کا سہارا کون بنا جناب زینب عالیہؑ ۔۔۔(صلوٰۃ)

جب یہ دین کا سہارا ہیں اَب دین کا ایسا سہارا ہے حسینؑ کہ اب دین کو قیامت تک کے لئے گرنے کا خطرہ ختم ہوگیا، تو جو فرمائیں ذرا۔۔

اگر گرنے کا خطرہ موجود ہے پھر تو۔ اب میں ایک جملہ کہہ دوں دین کو سب سے بڑا

Presented by Ziaraat.Com

خطرہ کیا تھا۔

دین کو سب سے بڑا خطرہ بیعت کا تھا۔

معلوم ہوتا ہے امامؑ کا بیعت نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے نہ پہلے بیعت ہوئی نہ بعد میں۔

یزید (نجس) کیا لینا چاہتا تھا بیعت۔

تو دین کو سب سے بڑا خطرہ کیا تھا۔ بیعت کا۔ اگر یہ بیعت کر دی جاتی دین کہاں رہتا۔ اور امام حسین علیہ السلام سے بیعت کا مطالبہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے بیعت نہیں ہوئی اگر کوئی کہے کہ جناب علی علیہ السلام نے بیعت کر لی تھی،

تو پھر امام حسینؑ سے کیوں مطالبہ ہے۔

اگر یہ بیعت کر لیں تو نہ زمین رہے گی نہ آسمان رہے گا۔

قرآن میں تو آیت موجود ہے۔

تو یہ امامؑ کیا ہو گیا، سہارا ہو گیا، اَب قیامت تک کے لئے بیعت کا کوئی بھی مطالبہ نہیں کرے گا۔ اور نہ کسی نے کیا۔ یہ بھی دلیل مَیں عرض کر دوں 11 ویں سے 12 ویں امام تک۔

بارھویں (امامؑ) سے کون بیعت کا مطالبہ کرے گا۔

گیارہ تک جیلوں میں رکھنا اور ہے مطالبہ اور ہے۔

بیعت کے مطالبے کی ہمت کسی کی نہیں ہوئی۔

امامؑ نے وہ سہارا دے دیا کربلا میں اتنا بڑا سہارا دے دیا تو سب سے بڑا سہارا کون ہوا حسینؑ۔

Presented by Ziaraat.Com

دین کے سہارا دینے میں سب سے بڑا کمال ہی حسینت کا ہے۔ بہت بڑی بات ہے۔
حُسینت نے کتنی بڑی قربانی دے کر دین کو ایسا سہارا دیا۔
اب ان کے بعد مزید سہارے کی ضرورت نہیں ۔مزید حفاظت کی ضرورت ہے
سہارے کی ضرورت نہیں۔

اشهد انک من دائم دین۔

کہ آپ دین کے ایسا سہارا ہیں کہ اُسے گرنے سے آپ نے بچالیا۔
معلوم ہوتا ہے گرنے کا تصور تھا جب ہی سہارے کی ضرورت تھی۔
مَیں ایک جملہ کہہ دوں تو بے جا نہ ہوگا۔
اگر دین کا سہارا امام حسین علیہ السلام نے کہا دین تو اللہ کا ہے جو توحید کو سہارا دے وہ
ہی حسین علیہ السلام ہے۔

اب کوئی کہے حقا کہ بنا لا الہ است حسین

اسی پہلو سے کچھ تو اس نے درست کہا ہے۔ کچھ تو اس کا پہلو ہمیں سمجھ آیا کہ مکنع دین
کون ہے۔
رسولؐ مبلغ دین ہے۔امام محافظ دین ہے مکنع دین نہیں ہیں۔
مکنن تو اللہ ہے اب جس کے قانون کو حسین علیہ السلام نے بچایا پھر احسان نبی پر نہیں
کیا۔احسان اللہ ہوا اگر اللہ اپنی ساری خدائی دے دے تو اس نے کیا احسان کیا پہل
تو حسین علیہ السلام نے کی۔۔۔۔۔۔(نعرہ حیدری)
اب دائم دین کون ہوا ؟
مجھے کچھ کہنا ہے آپ سے ۔اسی لئے یہ گوشے رمزوں کے مَیں نکال رہا ہوں کہ آپ

Presented by Ziaraat.Com

کے ذہن میں حسینیت ایک باوقار، اُس کی عظمت آپ کے ذہنوں میں کم نہ ہو زیادہ ہو۔

دین کی حفاظت حسینیت نے کی۔

اَب صرف دائم دین ہیں۔**وارکان المومنین ۔**

اور مومنین کا بھی ارکان ہے۔ارکان رکن کی جمع ہے۔

رکن کے معنی سہارا۔رکن بھی ستون کو کہتے ہیں۔

اصل رکن وہ ہوتا ہے کہ ایسا جزو کہ جس کے بغیر وہ شے تمام نہ ہو۔

جب تک کہ وہ شامل نہ ہو جائے

رکن الصلوٰۃ ۔رکن وضو۔وہ رکن جس سے وضو تمام ہوا سے رکن کہتے ہیں۔

اگر وضو نہ ہو تو وہ رکن نہیں ہوگا۔

رکن کہتے ہیں وہ جزو ہوتا ہے اُس شے کا جو اس کے ہمیشہ ساتھ رہ کر مقصد تک اُسے پہنچائے۔

وہ ہوتا ہے رُکن۔

تو معلوم ہوا۔۔۔

امام حسینؑ مومنین کا رُکن ہیں، یعنی مومنین کو جنت تک خود جا کے پہنچائے۔

امامؑ ساتھ ہوتا ہے کہ نہیں۔

حجت خلق کے ساتھ ہے اَب بھی ساتھ ہے ہمارے لیکن فرق یہ ہے کہ یہاں رکن کے حوالے سے میں ایک جملہ کہوں کہ قرآن کے پاس قول ہے عمل نہیں قرآن حکم دیتا ہے عملاً کر کے نہیں دیکھتا۔

Presented by Ziaraat.Com

نماز کا حکم دیا کبھی نماز خود قرآن نے نہیں پڑھی۔

رسولؐ کے پاس قول بھی ہے عمل بھی ہے۔

اور اس لئے میں ایک جملہ کہوں۔۔۔قرآن کے پاس فقط قول ہے عمل نہیں، یہ وہ ہے جو عمل بھی ہے قول بھی۔یعنی قرآن بیٹھ کے راہ بتا تا ہے ساتھ تو نہیں چلتا۔

آلِ محمدؐ وہ ہیں حکم بھی دیتے ہیں ساتھ چل کے منزل تک پہنچاتے ہیں۔

کہ اب آپ نے جیسے لبرٹی جانا ہو گا تو آپ کہتے ہیں مَیں نے نہیں دیکھی مجھے پہنچا دیں۔اب جس نے لبرٹی دیکھی ہو گی وہ ہی پہنچائے گا نہ۔

جس نے منزل ہی نہیں دیکھی وہ رہبر کیسے بنے گا۔؟

اگر وہ جانے والا یہ کہے سیدھے چلے جائیں آگے ایک چوک آجائے گا پھر چوک سے پھر موڑیں گے پھر چوک آجائے گا پھر چوک ہے پھر موڑیں گے پھر چوک آئے گا پھر آگے بائیں طرف موڑیں گے پھر لبرٹی آجائے گی۔

اَب جانے والے کی نظر کس پہ ہو گی۔راہ پر۔

اگر راہ گم ہو گی تو گمراہ ہو جائیں گے۔

جانے والے کی نظر راہ پر ہو گی۔

اَب جو ساتھ لے جانے والا ہو گا پھر اس کی نظر اب راہ پہ نہیں ہو گی۔رہنما پر ہو گی۔

یہی فرق ہے قرآن اور آلِ محمدؐ میں۔

قرآن بیٹھ کے راہ بتلاتا ہے یہ ساتھ چل کے منزل تک پہنچاتے ہیں۔

یہ ایسے ارکانِ مومنین ہیں ان کے قریب تو ہو جائیں دیکھیں کیسے پہنچاتے ہیں منزل تک۔

Presented by Ziaraat.Com

اور یہ رُکن کا لفظ قرآن میں بھی موجود ہے۔

جناب شعیب علیہ السلام کے پاس جب آئے تھے آدمی۔

لوط علیہ السلام کا جو پتہ ہے آپ کو اتنا تو جانتے ہیں آپ کی۔ جب وہ آئے تو شعیب علیہ السلام نے فرمایا کاش کے مجھے تمہارے برابر کی قوت ہوتی۔ اور یا میں پناہ لیتا ایسے رُکن کی جو عزتوں کا محافظ ہے۔ اَب یہ رُکن یہاں کس کی طرف اشارہ کیا۔

ارکانِ المومنین امام حسینؑ مومنین کا ارکان ہیں۔

تو پھر عزتوں کا محافظ کون ہے مومنین کا۔

وحلال وحرام میں مومنین کی عزتوں کا محافظ ہو،

اُسے حسین علیہ السلام کہتے ہیں۔

اگر یہ اُس دن ایسا نہ ہوتا تو مومنین کی عزت عزت ہی نہ رہتی پھر۔ بہن کو بہن بھائی کو کس نے بنایا ہے۔ باپ بیٹا بنانے والا کون ہے کہ کیا ہو جاتا اگر حسینؑ مداخلت نہ فرماتے۔ اب جناب ہمارے لئے کیا ضروری ہے۔ اب ہم اس حسینیت کو کہاں تک محفوظ بنائیں۔ دین تو مضبوط ہوا ہی حسینیت کو کہاں تک محفوظ بنائیں۔

دین تو مضبوط ہوا ہی حُسینیت سے ہے۔ دین تو مضبوط ہوا ماتم داری سے۔

دین تو مضبوط ہوا کربلا سے۔

دین ہوا شام کے بازار اور۔ دیکھیں کتنی بڑی قربانی ہوئی۔ دین کی اس پوری قربانی نے دو ہمیں مقصد دیئے۔

ایک نجات۔ ایک کامیابی۔

ایک ہوتی ہے نجات، ایک ہوتی ہے کامیابی۔ جنت چاہتے ہیں آپ؟

Presented by Ziaraat.Com

کل تو جنت ملنے کے علان کی رات ہے۔

غدیر ہے نہ کل۔

اگر آج زیادہ زور سے کہیں گے کل جلدی مل جائے گی۔اور ملنی چاہیے۔

ایک شخص نے سرکار جعفر علیہ السلام سے کہا کہ سرکار آپ دُعا فرمائیں کے مجھے جنت نصیب ہو۔

مَیں ایسے واقعہ خدا جانے پڑھنے سے پہلے میں کتنی دفعہ دیکھتا ہوں کہ کہنے والے نے کیا کہا ؟

لفظیں کیا ہیں ؟

ترجمہ کیا کیا ؟

اس نے یہ کہا کہ دُعا فرمائیں کہ جنت مجھے نصیب ہو۔

امامؑ نے مسکرا کے فرمایا۔

جنت میں تو تم خود موجود ہو مجھ سے دُعا یہ کرواؤ۔ کہ کوئی تمہیں اِس جنت سے نکال نہ دے۔ایسا پختہ یقین رکھے جب موجود ہو تو نصیب ہونے کی کیا دُعا کروں۔حیران ہو کے وہ کہتا ہے مولا جنت میں مَیں کیسے ہوں ؟

فرمایا۔۔۔میری ولایت اور محبت ہی تو جنت ہے۔۔۔۔۔(نعرہ حیدری)

اَب دوسری بات سناؤں جو امامؑ نے فرمائی۔پتہ نہیں مَیں نے اس کو کتنی مرتبہ پڑھا کہ شاہد میری آنکھیں اس کو صحیح نہ دیکھ رہی ہوں شاید مَیں بھول رہا ہوں۔

ہمار بیان کو سن رہے ہوتے ہیں وہ۔ہم بھی کوشش کرتے ہیں صحیح بولیں صحیح کہیں۔

امامؑ نے فرمایا۔۔

Presented by Ziaraat.Com

کہ تمہارا ہماری ولایت کا اقرار کرنا اُس اقرار کا پہلا تحفہ ہی جنتا ہے۔

اِسی وجہ سے ایک ہوتی ہے کامیابی اور ایک ہوتی ہے نجات۔

نجات اور ہے کامیابی اور ہے۔ نجات عربی کی لفظ ہے۔

فوز کے معنی کامیابی۔

یہ فوز کی تعریف ہے۔ ظفر معنی کامیابی فتح۔

سلامتی کے ساتھ خیر کو حاصل کر لینے کا نام کامیابی ہے۔

اور اصطلاح علم کی اصطلاح میں فوز کہتے ہیں اُس کامیابی کو کہ جس کے بعد کوئی حسرت حصول ہی نہ رہے۔ کہ جس کے بعد کسی اور شے کو حاصل کرنے کی حسرت ہی نہ رہے۔ اس کو کہتے ہیں فوز۔

ایک فوز المبین ہے قرآن میں۔ ایک فوز الکبیر ہے۔ اک فوزِ العظیم ہے۔

ابھی بحث کرتے ہیں۔

تو اَب جناب نجات اور ہوتی ہے اور کامیابی اور ہوتی ہے۔

اب مَیں ایک مثال دیتا ہوں۔

ایک بادشاہ کے دربار میں دو آدمی بیک وقت پیش ہوئے۔ ایک ملزم ہے اور ایک نجومی۔

نجومی سے کہا گیا کہ ہم تم سے امتحان لیں گے اگر کامیاب ہوا تو ہم تمہیں اپنا رکن بنا لیں گے۔ نورتن سنیں ہونگے نہ۔

ہم امتحان لیں گے شاہی سواری عہدے بھی دیں گے۔

وہ آگے بیٹھ گیا۔ ابھی ملزم نہیں لایا گیا۔

Presented by Ziaraat.Com

کہنے لگے یہ جو ملزم ابھی آئے گا بتائیں مَیں اس کو رہا کروں گا یا پھانسی دوں گا۔؟

انہوں نے کہا سرکار کاغذ منگوائیں مَیں لکھ دیتا ہوں میرا یہ جواب آپ اپنے فیصلے کے بعد دیکھ لینا۔ اس نے لکھ دیا، اور لکھ کے کاغذ بادشاہ کو دے دیا۔

مجرم منگوایا گیا کیس شروع ہو گیا۔ اُس پہ پھر کیس ثابت ہو گیا۔ جج صاحبان تشریف رکھتے ہوں گے۔ انہیں بھی معلوم ہے کہ کیس کی نوعیت دوران سماعت کیسے کیسے ہوتی ہے۔ اور اُس نے حکم دیا کہ اِس پہ جرم ثابت ہے لہٰذا پھانسی۔

جب یہ حکم دیا تو اُس کی ماں روتی ہوئی آئی۔

اور وا ویلا کیا، کہ خُدا کے لئے اِسے معاف کر دو۔

اَب جب اس نے رحم کی اپیل کی، بادشاہ نے اُس کی رحم کی اپیل کو مانتے ہوئے اُسے رہا کر دیا۔

سزا معاف کر دی۔ یہ سزا معاف ہونا نجات ہے۔

تکلیفوں سے نجات ہوئی یا نہیں ہوئی اُسے۔

معلوم ہوتا ہے ہم گنہگار ہیں۔

دین میں ہے سہارا حسین علیہ السلام

ہماری بھی رحم کی اپیل ہو جائے گی جناب نجات۔

اَب ملزم کو کیا ملی کامیابی نہیں ملی، نجات ملی

اَب جو وہ ملزم سے فارغ ہو گئے کہا نجومی والا کاغذ لاؤ۔

اَب جو کاغذ لایا تو اُس نے یہی لکھا تھا کہ بادشاہ پہلے آپ اسے سزا کا حکم دیں گے بعد میں اس کی ماں روئے گی تو آپ اِسے معاف کر دیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

اَب جب یہ آیا تو یہ ہے کامیابی نجومی کی کامیابی ہے اور ملزم کے لئے نجات تھی۔

معلوم ہوتا ہے کامیابی میں عہدہ ملتا ہے نجات میں خلاصی ہوتی ہے۔

وہ جو گناہوں کا بوجھ ہوگا وہ ختم۔

اسی کو شفاعت کہتے ہیں اب آگے ہے مقصد حصول۔

اس میں کیا ہے کامیابی اور اس کے لئے اسی طرح کا ایکوریٹ علم ہونا ضروری ہے،

معرفت ہونا ضروری ہے۔

عرفان ہونا ضروری ہے۔

جب اس معیار کا عرفان ہوگا۔

100 نمبر لگیں گے۔ کامیاب۔ اسے عہدہ مل گیا رتن کا۔ ہاتھی پہ بھی بیٹھا ہوا ہے۔

اب یہ جو کامیابی ہے اس کو فوز کہتے ہیں اب قرآن نے کامیابی کے لئے تین لفظیں استعمال کی ہیں۔

پہلا فوز المبین ہے۔ کھلی کامیابی۔

مبین معنی واضح۔ چھپی ہوئی نہیں۔

نجات ہوگی وہ ڈھکی چھپی نہیں ہوگی واضح ہوگی، پورا محشر دیکھے گا کن کو نجات ملی ہے کوئی تو ہونگے نہ جن کے لئے دیکھانا مقصود ہوگا۔

جنہوں نے ان کو نہیں مانا ان کو دکھایا جائے گا کہ دیکھو۔۔۔!۔

خدا کی قسم منبر پر بیٹھ کے کہہ رہا ہوں کہ اتنا یقین ہے حق الیقین ہے بھی زیادہ اطمینان ہے۔ اگر پھر بھی شک کیا تو ہر شے گئی۔

شک نہیں کرنا اب۔ ان کو بھی مانیں اور پھر جہنم کا خوف بھی۔ پھر ماننے کا کیا

Presented by Ziaraat.Com

ہوا۔۔۔(نعرہ حیدری)

اب جناب پہلی ہے فوز المبین اب قرآن میں سورہ انعام میں اللہ فرماتا ہے۔

اب یہ فوز المبین پہلی کامیابی ہے۔قیامت تک پہلی کامیابی کا نام فوز المبین ہے یہ فقط اور فقط عقیدے کی بنیار پہ ہوگی۔

عمل کی بنا پہ نہیں۔یہ جو فوز المبین ہوگی جو قیامت کی پہلی کامیابی ہوگی یہ عقیدے کی کامیابی ہے۔اگر عقیدہ ہی صحیح نہیں تھا تو کامیابی کہاں ہوگی۔اس لئے یہاں سب سے پہلے عقیدہ صحیح کر کے پھر موت آئے۔

صحیح عقیدے پہ موت آئی پہلے ہی مرحلے پہ کامیابی قل میرا حبیب کہہ تو رسول ؐ کو اس لئے کہا تا کہ بات ہم تک پہنچے۔آنے والی نسلوں کو سنایا جا رہا ہے۔

تم کہہ دو میں ڈرتا ہوں اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو میں ڈرتا ہوں وہ قیامت کے عظیم دن کے عذاب سے میں ڈرتا ہوں۔

رسول سے کبھی کوئی نافرمانی ہوئی ؟

معاذ اللہ یہ تو صرف ہمارے لئے ہے نہ بابا۔

اگر نافرمانی کی تو عذاب عظیم تو ہوگا۔

جن سے یہ ہٹا لیا جائے گا یہ عذاب ہٹا لیا جائے گا اُس دن فقط ان پر رحمت ہوگی انہیں توفیق دے دی گئی ہوگی عقیدے کے صحیح بنانے کی۔

یہ جو رحمت کی بنیاد پہ ہی اس کی کامیابی ہو رہی ہے تو رحمت کیا ہے توفیق۔توفیق کس کی ہے صحیح عقیدے کی۔

یسرف کے معنی جن پہ ہے یہ عذاب ہٹا لیا جائے گا۔یہ عذاب ہٹے گا عقیدے کی بنا پر

Presented by Ziaraat.Com

معلوم ہوتا ہے عذاب آنا بھی عقیدے کی بنا پر ہے ہٹنا بھی عقیدے کی بنا پر ہے۔

اگر کسی پہ پتھر گرے گا تو عقیدے کی بنا پر گرے گا۔

اگر حارث بن نعمان پہ پتھر گرتا ہے تو عمل کی بنا پر نہیں گرا۔

حالانکہ رسولؐ موجود ہیں اور خدا کہتا ہے کہ جب تو موجود ہے تو میں عذاب نہیں کرونگا لیکن اگر علیؑ کے متعلق عقیدہ خراب ہے زندگی میں بھی عذاب آسکتا ہے۔ اوپر سے پتھر آیا نیچے سے نکل گیا بہت اچھا ہوا ہمیں تو خوشی ہو رہی ہے۔

تو اسی وجہ سے صرف اُس توفیق کے نتیجے کا نام ایمان ہے۔ اگر معصوم کی طرف ہو تو اس توفیق کے نتیجے کا نام عصمت ہے ہماری طرف ہو تو اُسے ایمان کہتے ہیں ان معصوم کی طرف ہو تو اسے اطمینان کہتے ہیں۔ انبیاء کی طرف ہو تو اُسے یقین کہتے ہیں۔

یہ ہو گیا فوز المبین۔ جو پہلی منزل میں پیچھے رہ گیا اگلی کیسے ملے گی۔

جس عقیدے پہ موت ہوئی اُسے پہ اٹھنا ہے ہر ایک کو اپنے امامؑ سے اُٹھایا جائے گا۔

امامؑ آگے ہوگا ماموم پیچھے ہونگے۔

فرشتوں کو۔۔۔۔ ہو جائے گی دیکھنے میں وہ ہمیں نہیں دیکھیں گے وہ آگے والے کو دیکھیں گے۔ جن کا امامؑ آگے ایسا ہو نجات ہے یا نہیں ؟

یہی مثال ہمیں جناب موسیٰؑ کا دریائے نیل میں گزرنے میں دیر ہوگئی۔

جناب موسیٰؑ کے سہارے پار ہو گئے فرعون کے سارے غرق ہو گئے۔

نجات امامؑ پہ ہوتی ہے اُمتی پہ نہیں ہوتی۔

اب فوز المبین کے بعد آئی فوز الکبیر۔

اس فوز الکبیر میں عمل ہوتا ہے کبیر کا مطلب بڑی کامیابی 33 تو ہو گے نہ اب

Presented by Ziaraat.Com

70 فیصد نمبر۔

شاید آپ کے لئے آدھے نمبر تو اُسی دن ہی لگ جائیں گے۔ان کے لئے دگنے ہونگے شاید 50 یا 65۔

اگر وہ نہ ہوئے تو پھر 33 بھی نہیں ملیں گے 13 سے بھی کم ہو جائیں گے۔

سادات کے لئے جہاں رعایت دگنی ہوگی وہاں عذاب بھی دُگنا ہوگا۔

خدا کے لئے نسبت کی لاج رکھیں۔ ہر پہلو میں اس کی لاج رکھیں۔اب فوز الکبیر۔

پہلے **امنو** ہے۔اب ایمان بھی لے آئیں اور نیک عمل بھی کریں شرائط کتنی ہیں ؟

کامیابی اگر کبیر چاہتے ہیں فوز الکبیر۔

اس کے لئے اطاعت الٰہی۔اطاعتِ رسولؐ اور اطاعت اولی الامر کی یہ ہیں تسلیم

اس کے بعد عمل صالح کہاں سے شروع ہوتا ہے۔فاز ۔۔۔۔۔جو کہتے جائیں گے مانتے جائیں گے۔

تسلیم۔ایمان اگر صحیح ہے جتنی بھی نہیں نہیں کر دلکھی جائے گی۔

اگر ایمان ہی صحیح نہیں جتنی نمازیں پڑھو منہ پہ آئیں گی۔

مثقالاً ذرۃ من خردل۔

چھوٹے خشخاش کے دانے کی طرح۔یہ ذرہ سادانہ ہوتا ہے۔

اگر خشخاش کے دانے جتنی بھی نیکی کریں گے تو قبول ہوگی۔موجود ہوگی اس لئے کہ عقیدہ صحیح ہے۔

اب عقیدہ کے بعد جب آپ اطاعت الٰہی، اطاعت رسول، اور اولی الامر کرلیں گے تو پھر جانی، مالی، روحانی، جہاد اور اُس میں لفظ ہجرت بھی آتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اس میں جسمانی، روحانی، ہجرت بھی آتا ہے ہجرت کے معنی ذہن میں جو ساری خلشیں ہو وہ ساری نکال کے ایسے مقام پر پہنچ جائیں۔

جہاں آپ کا مقصد حاصل ہو جائے۔

پھر ایسے مقام پر رہیں جہاں آل محمدؑ کا تذکرہ ہو رہا ہو۔

جسمانی ہجرت روحانی ہجرت۔

اس کے بعد ہے جسمانی جہاد اور رُوحانی جہاد۔

جہادِ اکبر اور جہادِ اصغر۔ اس کے آگے ہے جناب صبر۔

صبر فوز الکبیر کے لئے شرط ہے۔ صابر ہو اس لئے فرشتوں کو صابر نہیں کہا گیا۔

اس لئے جنت میں فرشتے نہیں جائیں گے۔

جنت تو مکلفین کے لئے ہے۔ جو نماز روزہ پڑھتے ہیں ان کے لئے ہے۔

فرشتے کارندہ جنت ہیں۔ مالک جنت نہیں ہیں جیسے جیل میں جو کام کرتے ہیں وہ قیدی ہوتے ہیں ؟

سپاہی وغیرہ نہیں نہ وہ تو کارندے ہیں نہ۔

کام کے چلانے کے لئے ہوتے ہیں۔ فرشتے کام چلانے والے ہیں جنتی نہیں ہیں۔

صبر کے بعد آتا ہے خشیت اللہ۔ خشوع۔ خشوع اپنے کمال تک پہنچتا ہی تب ہے جس سے تقویٰ شروع ہوتا ہے جب اس میں ولایت علیؑ شامل ہو۔

مدد مانگو نماز اور صلوٰۃ سے نماز رسولؐ ہے صلوۃ علیؑ ہے۔۔۔۔(نعرہ حیدری)

یہ فوز الکبیر ہے اس میں آخری کیا ہوتا ہے صدق صادق ہو۔ سچا ہو۔

اللہ سے ڈرو تقویٰ اختیار کرو سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

Presented by Ziaraat.Com

ہم مومن ہو کے بھی سچے نہیں ہیں۔

اب ہمارا کمال دینت کیا ہے ؟

سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اُن کے ساتھ ہو جائیں سچے نہیں۔

آگے آتا ہے جناب فوز العظیم۔

28ویں پارے کی مَیں آیت پڑھ رہا ہوں۔

ایمان لے آؤ اللہ پہ اور رسول پر۔ یہ کن کو کہا جا رہا ہے

وہ تو پہلے ہی مان چکے ہیں۔ اللہ جانے ان کے ماننے میں کتنی کمی ہے جو اللہ کو بار بار کہنا پڑھ رہا ہے کہ مانو مانو ایمان لے آؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر۔ اور سبیل کون ہے۔

اپنی جانیں بھی دے دو مال بھی دے دو۔

مال جو آپ خرچ کر رہے ہیں یہی تو ہے یہ جو ان کی راہ میں صرف ہو رہا ہے یہی جہاد ہے۔ یہ آپ کا آنا آپ کے نفسوں کا جہاد ہے۔

خرچ کرنا آپ کے کمال کا جہاد ہے۔ یہ سینما پہ بھی تو خرچ ہو سکتے تھے۔

پھر یہ کہا کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کاش کہ تم جانو۔ جانتے آگے ہے اللہ تمہارے سارے گناہ بخش دے گا۔

پھر تمہیں ایسی جنت میں داخل کرے گا جنت کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

اچھا یقین کریں مَیں نے اسے ایسے آنکھیں بند کریں اور کہا مولا کتنی بڑی نہریں ہو گی۔ معلوم ہوتا ہے وہ جگہ اچھی ہے جہاں نہریں ہیں۔ جہاں دھواں ہی دھواں ہے۔

اور ہر ایک مومنین کے گھر ہوں گے جنت عدن میں ان کے مکان بھی طیب ہونگے۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ عدن معصومین کی جنت ہے یہ عظیم کامیابی ہے۔ یہ فوز العظیم ہے۔

خُدا کے لئے دنیا بس اب ان کو مانے۔ جنہوں نے نہیں مانا۔

نہ ماننے والے نہیں مانیں گے۔

مفضل ابن عمر یہ سرکار کا صحابی ہے جابر بن۔۔۔ جعفی یہ نام سنا ہوگا یہ خاص صحابی ہے یہ امام جعفر صادق کا۔۔۔۔ (صلوٰۃ)

یہ جب سرکار کوفے آئے ہوئے تھے یہ منصور کے زمانے میں امام جعفر باہر نکلے تو ایک آدمی رو رہا تھا۔

اُس کا گدھا مَر گیا۔ سامان بھی گرا پڑا۔

مفضل نے امامؑ سے کہا غریب آدمی ہے بچارا اس کا گدھا اگر آپ زندہ کر دیں تو دُعا کرے گا بیچارہ۔

سرکارؑ نے مسکرا کے فرمایا دُعائیں نہیں دے گا یہ بھی کوفے میں جا کے ہمارے خلاف کہے گا یہ بڑے جادوگر ہیں۔

مفضل بھاگتا ہوا گیا کہ اگر آپ کا یہ گدھا اگر ہم زندہ کر دیں اُس نے اوپر سے نیچے دیکھا۔ گدھا زندہ کر دیں کوفے میں جا کے ہمارے بارے میں تو کچھ نہیں کہو گے نہ۔ وہ یہ میں سمجھ رہا جو آگے والی بات جانتا ہے وہ کہہ کون رہا ہے۔

کوفے میں ہمارے خلاف ہمیں جادوگر تو نہیں کہو گے اُس نے کہا کہ ایسا نہیں ہے آپ اتنا بڑا مجھ پہ احسان کریں گے اور مَیں کوفے میں جا کے آپ کے خلاف کہوں کہ بڑا جادوگر ہے۔

پھر دوبارہ کہا۔

Presented by Ziaraat.Com

شریعت میں عہد تین دفع اس لئے کہا تا کہ پکا ہو جائے۔

اس نے کہا نہیں بس آپ زندہ کر دیں۔

تیسری دفعہ جب پوچھا اس نے کہا بس نہیں کہوں گا۔

آ کے کہا مولاؑ۔ وہ وعدہ کرتا ہے نہیں کہے گا۔

سرکار نے کہا پھر دیکھ لینا۔ خدا گواہ ہے آپ لفظیں دیکھیں۔

سرکار قریب آئے اور کہا اپنے گدھے کی رسی کھینچو۔

بس کھینچنا تھا کہ زندہ ہو گیا گدھا۔۔۔۔ (نعرہ حیدری)

اب وہ خوش ہو گیا۔ اس نے سارا سامان باندھ لیا کوفے کی طرف۔

جونہی یہ کوفہ کی گلی میں داخل ہوا

رولا ڈال دیا اوئے یار مدینے سے کوئی جادوگر آیا ہے یہ میرے گدھے کو جادو سے زندہ کیا۔ معاذ اللہ۔ وہ جس گلی سے گزرتا ہے سب کو یہی کہتا ہے۔

سرکارؑ نے کہا اس نے میرے خلاف یہ جسارت کی ہے میرے خلاف نہیں توحید کے خلاف کہی ہے۔ ابھی جا کے دیکھو مفضل اس کے جو آنکھوں کے ڈھیلے ہیں یہ بہہ گئے ہیں پگھل کے نکل گئے ہیں۔

اس کے ہاتھ کٹ چکے ہیں اور زبان سے بھی گونگا ہو گیا۔

کانوں سے بھی بہرہ ہو گیا ہے۔

مفضل ابھی جا کے دیکھو وہ اُسی گدھے پہ بیٹھ کر اُسے ساری دنیا کو دکھا رہے نہیں جو ایسا کرے گا اُس کے ساتھ ایسا ہوتا ہے۔

جو ہمارے خلاف پرچار کر رہا تھا اس کا یہ انجام ہوا گیا۔

Presented by Ziaraat.Com

مفصل دیکھا اس کو گدھے پہ بیٹھا کر سب کو دیکھا رہے ہیں یہ دیکھو کہ کہتا ہے کہ مَیں نے اس کو دیکھ کر شکر کیا کہ ہم اس کے ماننے والے ہیں۔

ان کی ولایت کے اقرار کا نام نجات بھی ہے کامیابی بھی ہے۔

ان کا جو کمال ولایت ہے ان سے جو کمال محبت ہے اس کمال محبت میں ہمیں بہت کچھ مل جائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

ذکر مصائب

ھل من ناصر ینصرنا

دین کو سہارا دینے والے نے آواز دی۔

معلوم ہوتا ہے کوئی سہارے کی ابھی مزید ضرورت تھی۔ دین کو سہارے کی ضرورت تھی۔

امامؑ نے یہ آواز دی کہ کوئی ہے مدد کرنیوالا۔

نظر امام کی خیمے پر ہے یہاں دو روایتیں ہیں کہ یہاں جناب سجادؑ سے پردہ غیبت ہٹا۔ یہ دسویں کے دن عصر کے وقت امامؑ نے فرمایا نہ۔

جب پردہ ہٹا تو کون بیٹھی ہیں جناب زینبؑ باپ کی آواز سُنی نہ تو کہا پھوپھی اماں یہ میرے بابا کی آواز ہے مدد کے لئے بلاتے ہیں کہاں مدد کے لئے۔

علی اکبرؑ کہاں گیا۔ عباسؑ کہا گئے ؟

شہزادی نے کہا سجاد اب تو رہ گیا ہے۔

اس وقت امامؑ نے فرمایا پھوپھی اماں مجھے تلوار دو۔

تلوار دے کے جونہی امامؑ بارہ نکلے نہ وہی ہے۔

امامؑ نے فرمایا۔۔۔

بہن زینب امامؑ کو روک لو۔

یہ جناب زینبؑ کے ہاتھوں میں وہ طاقت آئی امامت کو روکنے۔

دوسری دفعہ پھر کہا۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ کس بچے کے لئے ہے جو چھے ماہ کا گھوارے میں ہے۔

اس کی بھی ضرورت تھی دین کو سہارا دینے کے لئے اس کے خون کی بھی ضرورت ہے۔

روایت میں ہے جناب امام حسین علیہ السلام تشریف لائے کہا رونے کا سبب کیا ہے

انہوں نے کہا جب آپؑ نے آواز دی۔

اس چھ ماہ کے بچے نے خود کو جھولے سے گرا دیا یہی کہا بابا میں چل نہیں سکتا۔

تیری نصرت کے لئے تیار ہوں۔

امامؑ نے گود میں لیا اور میدان میں جا کر اس بچے کو بلند کر کے یہ جملہ کہا۔

تین دن سے پیاسا ہے ایک قطرہ پانی کا دے دو۔

انہوں نے کہا یہ حجتِ خدا کا بیٹا ہے یہ خود مانگے پانی۔

میرے امامؑ نے فرمایا :

علی اصغرؑ پانی مانگو۔

اَب جو منہ کھولا اور ان سوکھے ہونٹوں پہ سوکھی زبان پھیرنی شروع کی۔

یہ منظر جو فوج نے دیکھا جگر پکڑ لیا۔

ایک قطرہ پانی کا دے دو بچے کے لئے لیکن عمر سعد کہتا ہے حرملا،

امامؑ کے قول کو قطع کرو۔

اس نے تیر ڈالا گر گیا۔

تیسری مرتبہ جو گرا اُس نے کہا تیرا تیر گرا کیوں ہے ؟

یہ ملعون گھبرا کے کہتا ہے جب مَیں تیر چھوڑتا ہوں ایسے لگتا ہے کنعات کے پیچھے بچے کی ماں بیٹھی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

یا بہن بیٹھی ہے آواز آتی ہے تیرا تیر وزنی ہے بچے کا گلا نازک۔

آخر تیر آیا۔ لگا گلے میں۔

امامؑ نے جو کھینچا انّا للّٰہ ۔چند قطرے خون کے، نہ آسمان نے قبول کیا نہ زمین نے۔

آخر وہ امامؑ نے کہاں ملے داڑھی پہ مَل کے امام چلتے ہیں پھر آخر امامؑ نے فیصلہ فرمایا بچے کو دفن کرنا ہے۔

ٹیلے کے قریب جا کے امام علیہ السلام نے قبر کھودی۔

اب جو بچے کو لحد میں اُتارنے کا اِرادہ فرمایا تب امامؑ نے نام لیا عباسؑ۔

حبیب ابنِ مظاہر۔کوئی ہوتا تو مَیں اپنے ناناؐ کی سنت پر عمل کر لیتا۔

کہ باپ بیٹے کو لحد میں نہ اُتارے۔جب امامؑ نے یہ جملہ کہا۔

شہدا کی لاشیں ہلنے لگیں۔

مولا دوبارہ زندگی دِلوا دے اب جب امامؑ نے لحد میں اُتارا پر اوپر سے قبر نہیں بنائی بس برابر کر دیا۔

جب سر گنے گئے تو حُرملا نے کہا وہ بچہ جس کو مَیں نشانہ بنایا اُس کا سر مجھے نہیں معلوم ہو رہا ایک ملعون کہتا ہے مَیں نے امام حسینؑ کو دیکھا وہ اُسے لے گئے ہیں خالی واپس آئے۔اُس جگہ پہ جا کے کیسے تلاش کیا۔

روایت میں ہے کہ لمبے لمبے نیزے لے کر زمین میں مارنا شروع کیے۔

ایک نیزہ لگا اور اُس نیزے پر سرکارِ علی اصغرؑ کا لاشہ بلند ہوا۔

بس اُدھر بلند ہوا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

ادھر خیمے سے جناب سکینہ ؑ نے دیکھا۔

فرمایا۔۔۔صغیر۔

بھائی علی اصغر بہن کا سلام۔

تو ایک مرتبہ نہیں 2 مرتبہ شہید ہوا ہے

یہ سہارا بن رہا ہے دین کا جو امام حسین علیہ السلام نے بچایا۔

ولایت عقیدہ رکھنے والوں کے لئے چند کتابوں کے نام

معرفتِ محمد و آلِ محمد ؑ (حافظ تصدق حسین)

اللہ کیا ہے چودہ ؑ کیا ہیں (حافظ تصدق حسین)

نمازِ آلِ محمد ؑ ایڈیشن 3 (علی ولی اللہ نماز والی کتاب)

عترتِ رسول ؑ (علامہ محمد یعقوب حیدری کاظمی)

حقائق الوسائط (علامہ بشیر فاتح ٹیکسلا)

تفسیر فرات (فاضل جلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی)

تحقیق حق ولایت علی ؑ (محقق ظہور اختر خاں روکھڑی)

تسکین قلبِ حسین ؑ (علامہ غضنفر عباس تونسوی)

اُم ابیہا ؑ (علامہ غضنفر عباس تونسوی)

نہج الاسرار، اُردو ترجمہ (کمپیوٹر کمپوزنگ امپورٹڈ پیپر پر پہلی بار پاکستان میں)

☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com